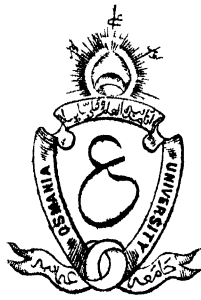


TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188145

UNIVERSAL
LIBRARY



۹۲۲۵۹۷۲

۲ - ۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طبقات کبیر

جزو سادس

طبقہ انصار اوی

تصدیق

محمد بن سعد کاتب الواقدی

ترجمہ

مولانا عبد اللہ العماوی ضا

(سابق رکن سررشتہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ)

۱۳۶۳ھ م ۱۳۵۳ھ م ۱۹۳۲ء

طبع دار الفکر بیروت

فہرست مضامین

طبقات ابن سعد جزو سادس (طبقہ انصار اولیٰ)

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	۱	۲	۱
۳۴	ابو عبس بن جبر	۲	سعد بن معاذ
۳۵	مسعود بن عبد سعد الحلفاء بنی حارثہ	۱۸	عمر بن معاذ
۳۶	ابو بردہ بن نیار	۱۹	حارث بن اوس
۳۷	قتادہ بن نعمان	۲۰	حارث بن انس
۳۸	عبید بن اوس	۲۱	سعد بن زید
۳۹	نضر بن حارث الحلفاء بنی ظفر عبد اللہ	۲۲	سلمہ بن سلامہ
۴۰	بن طارق	۲۳	عباد بن بشر
۴۱	مقتب بن عبید	۲۴	سلمہ بن ثابت
۴۲	بشر بن عبد المنذر رفاعہ بن عبد المنذر	۲۵	رافع بن یزید بنی عبد المطلب بن حشم
۴۳	ابو لعیابہ بن عبد المنذر	۲۶	کے حلفاء محمد بن سلمہ بن سلمہ
۴۴	سعد بن عبید	۲۷	سلمہ بن سلمہ عبد اللہ بن ہسل
۴۵	عذیم بن ساعدہ	۳۰	حارث بن خرمہ
۴۶	ثعلبہ بن حاطب	۳۱	ابو الہثم بن الیہان
۴۷	حارث بن حاطب رافع بن عجمہ	۳۳	عبید بن الیہان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	۱	۲	۱
۶۲	بنی حجاب بن کلفہ بن عوف بن عمرو ابن عوف، منذر بن محمد، بنی انیف ابن جشم بن عامر اللہ کہ ملی میں سے حلفائے بنی حجاب بن کلفہ تھے، ابو عقیل بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف، عبد اللہ ابن جبیر	۴۸	عبید بن ابی عبید، بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف، عاصم بن ثابت۔ معتب بن قشیر
۶۴	ابن جبیر	۵۰	ابو لیل بن الارز، عمیر بن معبد، بنی عبید ابن زید بن مالک بن عوف بن عمرو ابن عوف، ایس بن قتادہ۔
۶۶	خوات بن جبیر	۵۱	بنی العجلان بن حارثہ کہ ملی قضاعہ میں سے تھے اور سب کے سب بنی زید بن مالک بن عوف کے حلفائے تھے، معن بن عدی بن الجعد۔
۶۸	حارث بن نعمان	۵۲	عاصم بن عدی ثابت بن اقرم زید بن اسلم
۶۹	ابو ضیاح، نعمان بن ابی خدمہ	۵۳	عبد اللہ بن سلمہ، ربعی بن رافع بنی معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو ابن عوف، جبر بن عتیک
۷۰	ابو حنہ، سالم بن عمیر	۵۴	حارث بن قیس، حلفائے بنی معاویہ ابن مالک، مالک بن نمیلہ
۷۱	عاصم بن قیس	۵۵	نعمان بن عمر، بنی حش بن عوف بن عمرو بن عوف کہ اہل مسجد قباد تھے، سہل بن حنیف۔
۷۲	بنی غنم بن اسلم بن امرئ القیس، سعد بن خثیمہ	۵۶	
۷۳	منذر بن قدامہ	۵۷	
۷۴	مالک بن قدامہ، حارث بن عرفجہ، تیمم مولائے بنی غنم بن اسلم۔ خرزج اور بنی نجار میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے، بنی نجار، بنی مالک بن نجار اور بنی غنم بن مالک ابن نجار میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے، ابو ایوب۔	۵۸	
۷۵	ثابت بن خالد	۵۹	
۷۶			

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۲	۱	۲	۱
۱۰۳	حارث بن الصمہ	۷۸	عمارۃ بن حزم
۱۰۴	سہل بن عتیک	۷۹	سراقہ بن کعب، حارثہ بن نعمان
۱۰۵	بنی عدی بن النجار، حارثہ بن سراقہ	۸۱	سلیم بن قیس، سہیل بن رافع
۱۰۶	عمرو بن ثعلبہ، محرز بن عامر	۸۲	مسعود بن اوس
۱۰۷	سلیط بن قیس، ابوسلیط		ابو خزیمہ بن اوس، رافع بن حارث
۱۰۸	عامر بن امیہ، ثابت بن خنساء، قیس	۸۳	معاذ بن حارث
۱۰۹	ابن السکن	۸۵	معوذ بن حارث، عوف بن حارث
۱۱۰	الاولاء، حرام بن بلحان	۸۶	نعمان بن عمرو
۱۱۱	سلیم بن بلحان	۸۷	عامر بن خلح، عبداللہ بن قیس
۱۱۲	حلفاء بنی عدی بن النجار، سواد	۸۸	عمرو بن قیس، قیس بن عمرو
۱۱۳	بن غزیہ		ثابت بن عمرو، حلفاء بنی غنم بن مالک
۱۱۴	بنی مازن بن النجار، قیس بن ابی مصعب	۸۹	ابن النجار، عدی بن ابی الزغباء
۱۱۵	عبداللہ بن کعب، ابو داؤد	۹۰	ودیعہ بن عمرو، عصیمہ
۱۱۶	سراقہ بن عمرو، قیس بن غلد		ابو الحمر، بنی عمرو بن مالک بن النجار
۱۱۷	حلفاء بنی مازن بن النجار، عصیمہ	۹۱	اور بنی معاویہ بن عمرو، فرزندان حدیلہ
۱۱۸	بنی دینار بن النجار، نعمان بن عبد عمرو		حدیلہ ان کی والدہ تھیں، ابی بن کعب
۱۱۹	ضحاک بن عبد عمرو، جابر بن خالد	۹۲	انس بن معاذ
۱۲۰	کعب بن زید		بنی مغالہ کہ بنی عمرو بن مالک بن النجار
۱۲۱	سلیم بن حارث، سعید بن سہیل	۹۳	میں سے تھے، اوس بن ثابت
۱۲۲	حلفاء بنی دینار بن النجار، بحیر بن ابی	۹۴	ابو شیخ، ابو طلحہ
۱۲۳	بحیر، بنی حارث بن الخزرج، اور بنی کعب		بنی مہذول میں سے کہ عامر بن مالک
۱۲۴	ابن حارث بن الخزرج، سعد بن الربیع	۱۰۲	ابن النجار تھے، ثعلبہ بن عمرو

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۲	۱	۲	۱
۱۴۰	۱۲۲ بن الحزرج تھے، ان کا پیٹ بڑا ہونے کی وجہ سے نام الجحلیٰ (حاملہ) ہوا	۱۲۲	خارجم بن زید
۱۴۲	۱۲۳ عبد اللہ بن عبد اللہ۔	۱۲۳	عبد اللہ بن رواحہ
۱۴۲	۱۲۸ اوس بن خولی	۱۲۸	خلاد بن سوید
۱۴۲	۱۳۰ زید بن ودیعہ، رفاعہ بن عمرو	۱۳۰	بشیر بن سعد
۱۴۲	۱۳۱ معبد بن عبادہ، حلفائے بنی سالم الجحلیٰ بن غنم، عقبہ بن وہب۔	۱۳۱	سہاک بن سعد، سلیم بن قیس
۱۴۶	۱۳۲ عامر بن سلمہ، عاصم بن العکیر قواقلہ بنو غنم و بنو سالم فرزند ان	۱۳۲	عبادہ بن قیس، یزید بن الحارث بنی چشم و زید فرزند ان حارث بن الحزرج جھیں تو اُم (جوڑواں) کہا جاتا تھا
۱۴۶	۱۳۳ عوف بن عمرو بن عوف بن الحزرج تھے، عبادہ بن الصامت۔	۱۳۳	دیوان میں ان دونوں کی ولدیت ایک ہی تھی یہ اس مسجد کے لوگ تھے جو السنخ میں تھی، خصوصیت کے ساتھ وہی اصحاب السنخ تھے، خبیث بن یساف
۱۴۸	۱۳۵ نعمان بن مالک	۱۳۵	سفیان بن نسر، عبد اللہ بن زید
۱۵۰	۱۳۶ مالک بن الدخشم، نوفل بن عبد اللہ	۱۳۶	حریث بن زید، بنی جدارہ بن عوف
۱۵۱	۱۳۸ عتبہ بن مالک	۱۳۸	ابن الحارث بن الحزرج، تمیم بن یحییٰ
۱۵۲	۱۳۹ طیل بن وبرة، عصمتہ بن الحصین	۱۳۹	یزید بن المزین، عبد اللہ بن غمیر
۱۵۳	۱۴۰ ثابت بن ہزال، ربیع بن ایاس	۱۴۰	بنی الابجر خدرہ بن عوف بن الحارث
۱۵۴	۱۴۱ وذنتہ بن ایاس، القواقلہ کے وہ حلفا جو بنی غنیمہ میں سے تھے کہ بنو عمرو بن	۱۴۱	ابن الحزرج، عبد اللہ بن الربیع، حلفائے بنی الحارث بن الحزرج، عبد اللہ بن حبس۔
۱۵۵	۱۴۲ عمارہ تھے، غنیمہ ان کی والدہ تھیں جن کی طرف وہ منسوب ہوئے، محمد بن زیاد	۱۴۲	عبد اللہ بن عرفطہ، بنی عوف بن الحزرج اور بنی الجحلیٰ جو سالم بن غنم بن عوف
۱۵۶	۱۴۳ عجمہ بن الحکماس	۱۴۳	

مضمون	نہا	مضمون	نہا
۱	۲	۱	۲
۱۴۶	تیمم مولائے خراش	۱۵۴	بحاث بن ثعلبہ، عبداللہ بن ثعلبہ، عقبہ بن ربیعہ۔
۱۴۷	حبیب بن الاسود، بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ جو (دیوان میں) علحدہ پکارے جاتے تھے، بشر بن البراء	۱۵۸	عمرو بن ایاس، بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج المنذر بن عمرو۔
۱۴۸	عبداللہ بن ابجد	۱۵۹	ابو دجانہ
۱۴۹	سنان بن صفی، عقبہ بن عبداللہ، طفیل بن مالک۔	۱۶۱	ابو اسید الساعدی
۱۵۰	طفیل بن النعمان، عبداللہ بن عبد جابر بن عبداللہ۔	۱۶۳	مالک بن مسعود، عبدالرب بن حتی
۱۵۱	خلید بن قیس، یزید بن المنذر معقل بن المنذر، عبداللہ بن النعمان، جبار بن صخر۔	۱۶۴	حلفائے بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج، ضمہ بن عمرو، بسبس بن عمرو۔
۱۵۲	ضحاک بن حارثہ، سواد بن رزن، حلفائے بنی عبید بن عدی اور ان کے موالی، حمزہ بن الحکمیر	۱۶۵	کعب بن حمزہ، بنی جشم بن الخزرج کہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارح بن تیزید بن جشم تھے، بعدہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ، عبداللہ بن عمرو بن حرام۔
۱۵۳	عبداللہ بن الحکمیر، نعمان بن سنان، بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ، قطیبہ بن عامر۔	۱۶۹	خراش بن الصمہ۔
۱۵۴	یزید بن عامر، سلیم بن عمرو۔	۱۷۰	عمر بن خرام، عمر بن الحکام۔
۱۵۵	ثعلبہ بن عثمہ، عبس بن عامر، ابوالیسر	۱۷۱	معاذ بن عمرو، معوذ بن عمرو
۱۵۶	عبد کعب بن عمرو تھا۔	۱۷۲	خلاد بن عمرو، حباب بن المنذر
۱۵۷		۱۷۳	عقبہ بن عامر۔
۱۵۸		۱۷۴	ثابت بن ثعلبہ
۱۵۹		۱۷۵	عمیر بن الحارث، حرام بن کعب کے موالی

مضمون	۴	مضمون	۴
۱	۲	۱	۲
۲۱۴ خالہ بن قیس، رخیلہ بن ثعلبہ	۱۹۰	سہل بن قیس	۱۹۰
بنی جیب بن عہد حارثہ بن مالک	۱۹۱	بنی سواد بن غنم کے مولیٰ، عترة مولائے	۱۹۱
بن غضب بن اخضر ریح، رافع	۱۹۲	سلیم، بقیہ بن سلمہ، سعید بن قیس	۱۹۲
۲۱۵ بن مصلیٰ، ہلال بن مصلیٰ	۱۹۳	عبد اللہ بن قیس، عمرو بن علق -	۱۹۳
انصار کے وہ بارہ نقیب جنھیں	۲۰۲	معاذ بن جبل	۲۰۲
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۰۳	بنی زریق بن عامر بن زریق بن عہد	۲۰۳
منی میں شبِ حقبہ منتخب فرمایا	۲۰۴	بن حارثہ بن مالک بن غضب بن	۲۰۴
۲۱۶ بقاع کا نام و نسب اور ان کے	۲۰۵	جشم بن اخضر ریح، قیس بن حصن	۲۰۵
صفات و وفات، اسید بن اخصیر	۲۰۶	حارث بن قیس، جبیر بن ایاس	۲۰۶
ابو الہثیم بن الہیمان، بنی غنم بن	۲۰۷	ابو عبادہ، عقبہ بن عثمان	۲۰۷
اسلم بن امرئ القیس بن مالک	۲۰۸	ذکوان بن عبد قیس	۲۰۸
بن الاوس میں سے حسب ذیل	۲۰۹	مسعود بن غلدہ، عباد بن قیس	۲۰۹
۲۲۲ ایک صحابی تھے، سعد بن خیمہ	۲۱۰	اسعد بن زید، خاکہ بن نسر	۲۱۰
خضر ریح کے نو نقیب تھے جن میں	۲۱۱	معاذ بن ماعص، عامر بن ماعص	۲۱۱
بی البخار کے حسب ذیل ایک تھے	۲۱۲	مسعود بن سعد، رفاعہ بن رافع	۲۱۲
۲۲۳ اسعد بن زرارہ	۲۱۳	خلاد بن رافع	۲۱۳
بنی الحارث بن اخضر ریح کے	۲۱۴	عبید بن زید، بنی بیاضہ بن عامر	۲۱۴
حسب ذیل دو نقیب تھے، سعد	۲۱۵	بن زریق بن عہد حارثہ بن مالک	۲۱۵
۲۲۴ بن الزبیح	۲۱۶	بن غضب بن چشم بن اخضر ریح	۲۱۶
عہد اللہ بن رواحہ، سعد بن عبادہ	۲۱۷	زباد بن لبید	۲۱۷
مقدربن عمرو بنی سلمہ بن سعد علی بن	۲۱۸	خلیفہ بن عدی	۲۱۸
اسد بن سارہ بن زید بن چشم بن	۲۱۹	فردہ بن عمرو	۲۱۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طبقة انصار اولیٰ

انصار میں سے جو لوگ بدر میں حاضر ہوئے، وہ اس و خرمج، حارثہ کی اولاد میں سے تھے، حارثہ ہی کو غنمہ کہتے تھے، ابن عمر و مزینہ بن عامر عمرو کا خطاب ماہ السمان تھا، ابن حارثہ، حارثہ غطفانی مشہور تھے، ابن امری القیس بن ثعلبہ بن مالک بن الازد، ان کا ام درہ بن الخوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان بن بکاء، عامرہ انھیں کو کہتے تھے، سبا اس لیے نام رکھا گیا کہ وہ سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے قیدی گرفتار کیے۔ جس کی وجہ سے انھیں عبد شمس پکارا جاتا تھا، ابن شجیبہ ابن یحرب جو المرف بن یقطن کہ قحطان تھے، اور قحطان تک میں کا اتفاق ہے۔

جو لوگ انھیں اسماعیل بن ابراہیم علیہما الصلاۃ والسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ کہتے ہیں، قحطان بن الہیثم بن تیمن بن نبت بن اسماعیل بن ابراہیم، ہشام بن محمد بن اسد البکلی اسی طرح اپنے والد سے ان کا نسب بیان کرتے اور اپنے والد سے ذکر کرتے کہ اہل علم و اہل نسب قحطان کو اسماعیل بن ابراہیم کی طرف منسوب کرتے تھے۔

جو لوگ کسی اور کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ کہتے ہیں، قحطان بن فالح بن عابر بن شامخ بن ارمش بن سام بن نوح علیہ السلام، اس و خرمج کی والدہ قبیلہ بنت کابل بن عدہ بن سعد بن زید بن لیث بن سوہ بن اسلم بن الحاف بن قضاہ تھیں، سعد کی پرورش ایک حبشی غلام نے کی جس کا نام ہذیم تھا، وہ ان پر غالب آگیا اور انھیں سعد بن ہذیم کہا جانے لگا۔

ہشام بن محمد بن السائب الکلبی نے کہا کہ میرے والد محمد بن السائب الکلبی اور دوسرے اہل نسب قید کا نسب اسی طرح بیان کرتے تھے، بدریں انصاریں سے وہ لوگ حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا غنیمت و ثواب میں حصہ مقرر کیا، یہ لوگ اوس کی شاخ بنی عبدالاشہل بن ابشہم بن حارث بن خزرج بن عمرو میں سے تھے اور وہ کنیت ابن مالک بن اوس تھے۔

سعد بن معاذ

ابن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل کنیت ابو عمرو تھی والدہ کبشہ بنت رافع بن معاویہ بن عبید بن ابجر تھیں جو خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج تھے، کبشہ مباہیات (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی عورتوں) میں سے تھیں،

سعد بن معاذ کی اولاد میں عمرو و عبداللہ تھے، ان دونوں کی والدہ ہند بنت سماک بن عتیک بن امر القیس بن زید بن عبدالاشہل تھیں، وہ بھی مباہیات میں سے تھیں، سعد نے ان سے اپنے بھائی اوس بن معاذ کے بعد نکاح کیا، وہ اسید بن حضیر بن سماک کی بیوی تھیں، عمر بن سعد بن معاذ کی اولاد میں نولہ کے اوتین لڑکے تھیں، جن میں سے عبداللہ بن عمرو یوم حرہ میں شہید ہوئے، آج سعد بن معاذ کی اولاد ہے۔

واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر کا اسلام مصعب بن عمیر العبدری کے ہاتھ پر ہوا، مصعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے عقبہ آخرہ کے شتر اصحاب سے پہلے مدینہ آئے، لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور انھیں قرآن پڑھایا، جب سعد بن معاذ اسلام لائے تو اس روز نبی عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کوئی شخص بغیر اسلام لائے نہ رہا، نبی عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کا پہلا مکان ہے جہاں عورت اور مرد سب کے سب اسلام لے آئے، سعد بن معاذ نے

مصعب بن عمیر اور ابو امامہ اسعد بن زرارہ کو اپنے مکان میں منتقل کر لیا، دونوں اسعد بن معاذ کے مکان میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے، اسعد بن معاذ اور اسعد بن زرارہ دونوں خالد بن بھائی تھے، اسعد بن معاذ اور اسید بن حفص بن عبد اللہ کے بت توڑتے رہے۔

ابن ابی عون سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن معاذ اور اسعد بن ابی وقاص کے درمیان عقد موافقہ کیا، لیکن محمد بن اسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن معاذ اور ابو عبیدہ بن الجراح کے درمیان عقد موافقہ کیا، بس اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ ان میں سے کیا تھا۔

عمر بن الحصین سے مروی ہے کہ بدر کے دن ان کا جھنڈا اسعد بن معاذ کے پاس تھا، جنگ اُحد میں شرفِ ہمرکابی حاصل تھا، جس وقت لوگ پشت پھیر کے بھاگے تو وہ آپ کے ساتھ ثابت قدم رہے، غزوہ خندق میں بھی حاضر ہوئے۔

۳ ابو متوکل سے مروی ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخارا کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جس کو وہ ہوگا تو دوزخ سے اس کا حصہ ہو جائے گا، اسعد بن معاذ نے اُس کو اپنے رب سے مانگا، دعا قبول ہوئی اور بخارا انھیں ہو گیا، اور اس وقت تک ان سے جدا نہ ہوا تا وقتیکہ وہ دنیا سے جدا نہ ہوئے۔ عائشہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خندق میں گھر سے نکل کے لوگوں کے نشان قدم پر چل رہی تھی کہ پیچھے آہٹ سنی، پلٹ کے دیکھا تو اسعد بن معاذ تھے، ہمراہ ان کے پیچھے حارث بن اوس بھی ڈھال لیے ہوئے تھے، میں زمین پر بیٹھ گئی اور سعد رجز پڑھتے اور کہتے ہوئے گزر گئے۔

لَيْتَ قَلِيلًا يَدْرِكُ الْهَيْجَا حَتَّىٰ مَا أَحْسَنَ الْمَوْتَ إِذَا حَالَ الْأَجَلُ

راۓ سعد) غور ہی دیکھیں جاؤ تو حگ کو برپا پائیں گے
کیسی اچھی موت ہے جب وقت آجائے
سعد کے بدن پر ایک زرہ تھی جس سے ہاتھ سروپاؤں باہر تھے، مجھے

ان کے ہاتھ اور پاؤں کا اندیشہ تھا، سعد بڑے اور لانے آدھی نچے میں کھڑی ہوئی اور ایک باغ میں گھس گئی جس میں مسلمانوں کی ایک جماعت تھی جن میں عمر بن الخطاب رحمہ اللہ اور ایک اور شخص خود پہنے ہوئے تھے، عمر نے جو جھاکہ آپ کو کیا چیز لائی، واللہ آپ بڑی بے خوف ہیں، بھاگنے اور مصیبت کے وقت آپ کو کیا چیز امن دے گی۔

وہ مجھے برابر ملامت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں آرزو کر رہی تھی کہ اسی وقت زمین پھٹ جائے اور اس میں سما جاؤں اس شخص نے اپنے چہرے سے خود ہٹا دیا، دیکھا تو طلحہ بن عبید اللہ تھے انہوں نے کہا کہ اے عمر تم پر افسوس ہے، ملامت آج ضرورت سے زیادہ کر دی، سو اے اللہ کے اور کہاں بھاگنا یا بچنا ہے،

مشرکین قریش میں سے ایک شخص جس کا نام ابن العرقہ تھا سعد کو تیر بار ہاتھ اس نے کہا، اے لو میں ابن العرقہ ہوں، وہ ان کے ہاتھ کی رگ (اکل) میں لگا، سعد نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دے جب تک کہ تو بنی قریظہ سے میرا دل ٹھنڈا نہ کر دے بنی قریظہ جاہلیت میں ان کے موالی و علفاء تھے۔

سعد کا زخم بند ہو گیا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے مشرکین پر آنکھیں بھیج دی، جنگ میں مومنین کے لیے اللہ ہی کافی ہو گیا، اور اللہ بڑا زبردست اور بڑی قوت والا ہے، ابوسفیان مع اپنے ہمراہیوں کے تنہا مہم چلا گیا، عیینہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ نجد چلا گیا، اور بنو قریظہ واپس ہو کر اپنے قلعوں میں محفوظ ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے واپس ہوئے، آپ نے خیمہ کا حکم دیا جو مسجد میں سعد بن معاذ کے لیے نصیب کیا گیا، آپ کے پاس جبریل آئے جن کے چہرے پر عذاب تھا اور کہا کہ کیا آپ نے ہتیار رکھ دیے حالانکہ ملائکہ نے اب تک ہتیار نہیں رکھے، بنی قریظہ کا ارادہ فرمائیے اور ان سے جنگ کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ پہنی اور لوگوں کو کوچ کا حکم دیا۔

بنی غنم کے پاس تشریف لائے جو مسجد کے پڑوسی تھے، اور پوچھا کہ تمہارے پاس سے کون گذرا، لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس سے وحی اکملی گذرے ہیں، وحی کی ڈار بھی اور ان کا چہرہ جبریل علیہ السلام کے مشابہ تھا۔

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کے پاس آئے اور پچیس دن ان کا محاصرہ کیا، جب محاصرہ شدید ہو گیا اور ان پر سخت مصیبت آگئی تو کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اتر آؤ، انھوں نے ابولبابہ بن عبدالمطلب سے مشورہ کیا تو انھوں نے ان سے اشارہ کیا کہ ذبح (طے شدہ ہے، تم لوگ اس سے بچ نہیں سکتے، لہذا قلعہ سے نہ اترو) ان لوگوں نے کہا کہ ہم سعد بن معاذ کے حکم پر اتریں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا سعد بن معاذ ہی کے حکم پر اترو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا، سعد ایک گدھے پر جس پر کھجور کی چھال کا چار جامہ تھا سوار کیے گئے، انھیں ان کی قوم نے گھیر لیا، لوگ کہنے لگے کہ ابو عمرو، بنی قریظہ تمہارے حلفاء و موالی ہیں، مصیبت زدہ ہیں اور وہ لوگ ہیں جنہیں تم جانتے ہو، لہذا ان کے ساتھ رعایت کرنا، مگر وہ کچھ جواب نہ دیتے تھے، جب ان لوگوں کے مکانات کے قریب ہوئے تو قوم کی طرف انتہات کیا اور کہا کہ میرے لیے وہ وقت آگیا ہے کہ میں اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کروں۔

ابن سعد نے کہا کہ جب سعد نظر آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ اٹھ کر اپنے سردار کی طرف جاؤ اور انھیں اتار لو عمر نے عرض کی کہ ہمارا سردار اللہ ہے، فرمایا، انھیں اتار لو فوراً تعمیل ہوئی اور لوگوں نے انھیں اتار لیا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا کہ بنی قریظہ کے بارے میں حکم دو، انھوں نے کہا کہ سپاہی قتل کر دیے جائیں، عورتیں اور بچے قید کر لیے جائیں اور ان کا مال مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ اس کے بعد سعد نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ اگر تو نے اپنے نبی پر قریش

کی کوئی جنگ باقی رکھی ہو تو مجھے بھی اس کے لیے باقی رکھ، اور اگر تو نے آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جنگ منقطع کر دی ہو تو مجھے اپنی طرف اٹھالے پھر ان کا زخم پھٹ گیا حالانکہ وہ اچھا ہو گیا تھا، اور سوائے خفیف نشان کے کچھ نظر نہیں آتا تھا، وہ اپنے خیمے کی طرف آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے نصب کر دیا تھا۔

سعد کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر آئے عائشہ نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے میں ابو بکر کے رونے کو عمر کے رونے سے امتیاز نہ کر سکی حالانکہ میں اپنے حجرے میں تھی، وہ لوگ اسی طرح تھے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”سَحَابٌ مِّنْهُمْ“ (آس میں رحل)، راوی نے کہا کہ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کیفیت تھی، فرمایا، آپ کی آنکھ کسی پر نہ روتی تھی، لیکن جب آپ کو رنج ہوتا تھا تو آپ صرف اپنی ڈاڑھی پکڑ لیتے تھے۔

عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ سعد کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے، جب آپ بیدار ہوئے تو ایک فرشتہ یا جبریل آئے اور کہا کہ آپ کی امت کا جو آدمی رات کو مر گیا، اس کی موت سے اہل سماء خوش ہوئے کہ ان میں ایک ایسا پاکیزہ شخص مل گیا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں سوائے سعد کے کسی کو نہیں جانتا جن کی شام بحالت بیماری ہوئی، سعد کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ ان کا تو انتقال ہو گیا، ان کی قوم آئی اور انھیں اپنے مکان اٹھا لے گئی،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی اور روانہ ہوئے، ہمرکاب اور لوگ بھی تھے، آپ نے لوگوں کو چلنے میں تھکا دیا یہاں تک کہ ان کی جوتیوں کے تسمے پاؤں سے نکلے جاتے تھے اور چادریں شانوں سے گری پڑتی تھیں، ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے تو لوگوں کو تھکا دیا، فرمایا، مجھے اندیشہ ہے کہ ہم سے پہلے ان کے پاس ملائکہ نہ جائیں جیسا کہ ہم سے پہلے وہ حنظلہ کے پاس آگئے تھے۔

عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن مساذ انھیں مقامات میں سے کہیں اس حالت میں

دیکھے گئے کہ ان کے شانے پر زہ تھی اور کہہ رہے تھے: لا بائیں بالملوت اذا حان الاجل، جب وقت آگیا تو موت کا خوف نہیں۔

ابی میسرہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کی اکمل (ہاتھ کی رگ) میں تیر مارا گیا، خون نہ بند ہوتا تھا، بنی علی (ع) صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ نے ان کی کلائی پکڑ لی، خون ان کے بازو کی طرف چڑھ گیا، راوی نے کہا، سعد کہہ رہے تھے کہ اے اللہ مجھے موت نہ دے تاوقتیکہ بنی قریظہ سے میرا دل ٹھنڈا نہ کر دے بنی قریظہ کے لوگ ان کے حکم پر قلعہ سے اترے بنی علی (ع) صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد ان کے بارے میں حکم دو، انھوں نے کہا، یا رسول اللہ مجھے اس امر کا اندیشہ ہے کہ میں ان کے بارے میں اللہ کے حکم کو نہ پہنچ سکوں گا، آپ نے پھر فرمایا کہ ان کے بارے میں تمھیں فیصلہ کرو، انھوں نے کہا کہ فیصلہ یہ ہے کہ ان کے سیاہی قتل کیے جائیں اور ذریت قید کی جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کے بارے میں اللہ کے حکم کو پہنچ گئے، پھر دوبارہ خون جاری ہو گیا جو بند نہ ہوا یہاں تک کہ ان کی وفا ہو گئی، وصی اللہ عندہ۔

عبداللہ بن یزید انصاری سے مروی ہے کہ جب یوم قریظہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کو بلاؤ کہ وہ اپنے غلاموں کے بارے میں حکم دیں، آپ کی مراد سعد بن معاذ سے تھی، وہ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ حکم دو، انھوں نے کہا کہ مجھے اس امر کا اندیشہ ہے کہ میں ان کے بارے میں اللہ کے حکم کو نہ پہنچ سکوں گا، فرمایا، تمھیں حکم دو، انھوں نے حکم دیا تو آپ نے فرمایا کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو پہنچ گئے۔

ابی سعید الخدری سے مروی ہے کہ بنی قریظہ جب سعد بن معاذ کے حکم پر اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلا بھیجا، وہ ایک گدھے پر آئے جب قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سب سے بہتر یا اپنے سردار کی طرف اٹھ کر جاؤ، پھر فرمایا کہ اے سعد یہ لوگ تمھارے حکم پر اترے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں ان لوگوں کے بارے میں یہ حکم دیتا ہوں کہ سیاہی قتل کیے جائیں اور ذریت قید کی جائے، فرمایا، تم نے بادشاہ (اللہ) کے

فیصلے کے مطابق حکم دیا۔

عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ بنی قریظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اترے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو بلا بھیجا، وہ ایک گدھے پر سوار کرا کے لائے گئے، یوم خندق میں اس زخم کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ کی رگ اکھل نہیں لگا تھا وہ بالکل صاحب فراش تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کے بیٹھ گئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو، انھوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ ان کے بارے میں اللہ نے آپ کو جو حکم دے دیا ہے آپ اسی کے مطابق کرنے والے ہیں فرمایا ہاں، لیکن تم ہی ان کے بارے میں مجھے مشورہ دو، انھوں نے کہا کہ اگر ان کا معاملہ میرے سپرد کیا جائے تو میں ان کے سپاہیوں کو قتل، ذریت کو قید، اور اموال کو تقسیم کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم نے مجھے ان کے بارے میں وہی مشورہ دیا جس کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے۔

عائشہ سے مروی ہے کہ یوم خندق میں سعد کو مصیبت پہنچائی گئی، قریش کے ایک شخص نے جس کا نام جان بن العرقہ تھا ان کی رگ اکھل میں تیر مار دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کے لیے خیمہ نصب کر دیا کہ قریب سے ان کی عیادت کریں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے واپس آئے تو ہتیار رکھ کے غسل کیا، آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے جو اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے، انھوں نے کہا کہ آپ نے ہتیار رکھ دیئے، مالا کہ ہم نے ابھی نہیں رکھے، ان لوگوں کی طرف تشریف لے چلیئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہاں (روانہ ہوں) انھوں نے کہا، اس مقام پر اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف روانہ ہو گئے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اترے، آپ نے ان کا فیصلہ سعد بن معاذ کے

سپر کیا، انھوں نے کہا کہ میں فیصلہ کرتا ہوں کہ سپاہی قتل کئے جائیں، بچے اور عورتیں قید کی جائیں، اور ان کے اموال تقسیم کر دیے جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ان کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔

سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ جب سعد بن معاذ نے بنی قریظہ کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں جو مرد ہیں، اور ان کے مال تقسیم کر لیے جائیں اور ان کی عورتیں بچے قید کیے جائیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھوں نے ان کے بارے میں اللہ کے اس حکم کے مطابق فیصلہ کیا جو اس نے سات آسمانوں کے اوپر سے کیا ہے۔

عائشہؓ سے مروی ہے کہ سعد کا زخم خشک ہو کے اچھا ہو گیا تھا، مگر انھوں نے دعا کی کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے اس قوم سے تیری راہ میں جہاد سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں جس نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور انھیں رکھ دے، نکالا، اے اللہ! میرا گمان ہے کہ تو نے ہمارے اور قریش کے درمیان جنگ موقوف کر دی ہے، اگر قریش سے کوئی جنگ باقی ہو تو مجھے بھی ان کے لئے باقی رکھ کہ تیری راہ میں ان سے جہاد کروں، اور اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ موقوف کر دی ہے تو اس زخم کو پھاڑ دے اور میری موت اسی سے کر دے، زخم اسی شب پھٹ گیا، ان کے ہمراہ مسجد میں بنی غفار کے لوگ بھی خیمے میں تھے، خون نے انھیں خوف زدہ کیا جو ان کی طرف بہ رہا تھا تو ان لوگوں نے کہا کہ اے خیمے والو! یہ خون کیسا ہے جو تمھاری طرف سے ہمارے پاس آ رہا ہے، دیکھا تو سعد کے زخم سے خون بہ رہا تھا، اسی سے ان کی وفات ہو گئی۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ جب سعد کے ہاتھ کا خون پہننے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر ان کی طرف گئے، انھیں گلے سے لگا لیا حالانکہ خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ اور ڈاڑھی پر بہ رہا تھا، جس قدر زیادہ کوئی شخص آپ کو خون سے بچانا چاہتا تھا اسی قدر زیادہ آپ ان کے قریب ہوتے جاتے تھے، یہاں تک کہ وہ قضا کر گئے۔

اسماعیل بن ابی خالد نے ایک انصاری سے روایت کی کہ جب سعد نے

بنی قریظہ کا فیصلہ کر دیا اور واپس آئے تو ان کا زخم بھٹ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ ان کے پاس آئے، ان کا سر لے کر اپنے آغوش میں رکھ لیا اور انھیں سفید چادر سے ڈھانک دیا گیا، جب وہ ان کے چہرے پر کیچنچ دی گئی تو ان کے پاؤں کھل گئے، وہ گورے مولے تازے آدمی تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! سعد نے تیری راہ میں جہاد کیا، تیرے رسول کی تصدیق کی اور جو ان کے ذمے تھا اُسے ادا کر دیا، لہذا ان کی روح کو اُسی خیر کے ساتھ قبول کر جس کے ساتھ تو نے کسی کی روح قبول کی ہے۔

سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا تو اپنی آنکھیں کھولیں اور کہا، اسلام علیک یا رسول اللہ، دیکھئے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، سعد کے گھر والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ان کا سر اپنے آغوش میں رکھ لیا تو وہ ڈرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا کہ سعد کے گھر والوں نے جب دیکھا کہ آپ نے ان کا سر اپنے آغوش میں رکھ لیا تو وہ اس سے ڈر گئے، فرمایا، جس تعداد میں تم لوگ گھر میں ہواتے ہی میں اللہ سے ملا کہ مانگوں گا کہ وہ سعد کی وفات میں حاضر ہوں، ان کی ماں رورہی تھیں اور کہہ رہی تھیں۔

ویل لامک سعداً حرامۃ وجداً

(اے سعد تیری ماں کی خرابی ہے، باعتبار خرم کے بھی اور بلحاظ خیدگی کے بھی)
ان سے کہا گیا کہ تم سعد پر شعر کہتی ہو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں چھوڑ دو، کیونکہ ان کے سوا دوسرے شعرا، جھوٹے ہیں۔
محمود بن لبید سے مروی ہے کہ یوم خندق میں جب سعد کی رگ اکھل میں زخم لگ کر شدید ہو گیا تو انھیں لوگوں نے ایک عورت کے پاس منتقل کیا جس کا نام رقیہؓ تھا اور زخمیوں کا علاج کرتی تھی، نبی علیہ السلام جب ان کے پاس سے گزرتے تو پوچھتے کہ تم نے رات کس طرح گزاری، صبح کے وقت آپ

تشریف لے جاتے تو پوچھتے کہ تم نے کس طرح صبح کی، وہ آپ کو حال بتاتے جب وہ رات ہوئی جس میں ان کی قوم نے انھیں منتقل کیا ان کی تکلیف میں شدت ہو گئی اور لوگ انھیں بنی عبدالاشہل کے مکانوں میں اٹھالے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح پوچھا کرتے تھے، اسی طرح پوچھنے کے لئے آئے، لوگوں نے کہا کہ بنی عبدالاشہل انھیں لے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے، ہم لوگ بھی ہمراہ تھے، آپ نے اپنی رفتار اس قدر تیز کر دی کہ ہماری جوتیوں کے تسمے ٹوٹ گئے اور چادریں کندھوں سے گر پڑیں، اصحاب نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ آپ نے ہمیں چلنے میں تھکا دیا، فرمایا، مجھے اندیشہ ہے کہ ملائکہ ہم سے پہلے ان کے پاس پہنچ کر انھیں غسل نہ دے دیں، میں اس لئے حنظلہ کو غسل دے دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں وہاں پہنچے کہ انھیں غسل دیا جا رہا تھا اور ان کی والدہ کہہ رہی تھیں:

ویل ام سعد سعداً خرامۃ وجداً

(سعد کی وفات سے سعد کی ماں کی خرابی آگئی - دورانہ شجی کی بنا پر بھی اور نجد کی کیفیت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے ام سعد کے ہر نوحہ کرنے والی جھوٹی ہے۔)

آپ انھیں لے کے نکلے، قوم نے، یا ان میں سے کسی نے، جس کو اللہ نے چاہا، آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم نے کوئی میت ایسی نہیں اٹھائی جو سعد سے زیادہ ہلکی ہو، فرمایا، تم پر ہلکا ہونے سے کون روک سکتا ہے، حالانکہ اتنے اتنے ملائکہ اترے ہیں، (آپ نے تعداد کثیر کا نام لیا تھا مگر میں اسے یاد نہ رکھ سکا) جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترے تھے، وہ بھی تمہارے ساتھ اٹھائے ہوئے ہیں، سلمہ بن اسلم بن حریس سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ ہم لوگ دروازے پر کھڑے ہوئے آپ کے پیچھے اندر جانا چاہتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے،

گھر میں سوائے سعد کے کوئی نہ تھا وہ چادر سے ڈھکے ہوئے تھے، میں نے آپ کو چلتے ہوئے دیکھا، جب میں نے آپ کو دیکھا تو رُک گیا آپ نے بھی میری طرف اشارہ کیا کہ ٹھہرو تو میں ٹھہر گیا اور پیچھے ہٹا، آپ تھوڑی دیر بیٹھے، پھر نکلے تو عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے کسی کو نہیں دیکھا حالانکہ آپ چل رہے تھے، فرمایا، میں اس وقت تک مجلس پر قادر نہ ہوا تا وقتیکہ ملائکہ میں سے ایک فرشتے نے اپنا ایک بازو میرے لئے نہاٹا لیا، پھر میں بیٹھ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے ابو عمر تمہیں مبارک ہو، اے ابو عمر تمہیں مبارک ہو، اے ابو عمر تمہیں مبارک ہو، عامر بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں پہنچے کہ ام سعد رو رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں:

ویل ام سعد سعداً جلد لا وجداً

سعد کی وفات سے سعد کی ماں کی خرابی ہے بہادری و جلاوت کے لحاظ سے بھی اور غیدگی کے اعتبار سے بھی
عمر بن الخطاب نے فرمایا، بس کرو، اے ام سعد! سعد کا ذکر نہ کرو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بس کرو، اے عمر! کیونکہ سوائے ام سعد کے ہر رونے والی جھوٹی بنا ہی گئی ہے، وہ جو نیک بات کہیں تو وہ جھوٹی نہیں ہیں۔
جابر سے مروی ہے کہ یوم احزاب میں سعد کو تیرا گیا، ان لوگوں نے ان کی رگ انھل کاٹ ڈالی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے آگ سے داغ دیا جس سے ان کا ہاتھ پھول گیا، آپ نے ان کا خون نکالا پھر دوبارہ اسے داغ دیا۔
جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے زخم کو داغ دیا۔

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ کے پاس گئے جو اپنی جان دے رہے تھے، فرمایا، اے سردار قوم! اللہ تمہیں جزائے خیر دے، تم نے اللہ سے جو وعدہ کیا اُسے پورا کر دیا، اللہ بھی تم سے اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔

سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ جب سعد کا جنازہ نکالا گیا تو منافقین میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ سعد کے جنازے یا سعد کے تابوت کو کس نے ہٹا کر دیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستر ہزار فرشتے، کہ آج سے پہلے کبھی انھوں نے زمین پر قدم نہیں رکھا تھا، اترے ہیں اور سعد کے جنازے یا تابوت پر حاضر ہیں۔

جس وقت انھیں غسل دیا جا رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، آپ نے اپنا گھٹنہ سمیٹ لیا اور فرمایا کہ ایک فرشتہ آیا جس کے لیے جگہ بنتی میں نے اس کے لیے گنجائش کر دی، ان کی والدہ رورہی تھیں اور کہہ رہی تھیں،
وَيْلٌ لِّأُمِّ سَعْدٍ سَعْدًا ۖ بَرَاءَةٌ وَجَدْنَا بِعَدَايَاهُ لَالَهُ وَجَدْنَا بِمَقْعَدِهَا شَدِيدًا مَسَدًا

(سعد کی وفات سے سعد کی ماں کی خرابی ہوئی۔ اعلیٰ کارگزاری میں بھی اور بہادری میں بھی۔ اس نے کیسے کیسے احسان کیے تھے اور کیسی بزرگ مثنیٰ ظاہر کی تھی ان سب کے بعد یہ انجام کتنا افسوسناک ہے۔ وہ ایسا بیشوا و پیش رو تھا کہ اپنے آپ سے ہر ایک حل کی بندش کر دی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے ام سعد کے تمام رونے والیاں جھوٹی ہیں۔

حسن سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ موٹے نازے اور بھاری بھر کم آدمی تھے، وفات ہوئی تو منافقین جو ان کے جنازے کے پیچھے چل رہے تھے کہنے لگے کہ ہم نے آج کی طرح کسی آدمی کو اس قدر ہلکا نہیں دیکھا، جانتے ہو کہ ایسا کیوں ہے یہ ان کے بنی قریطہ کے فیصلے کی وجہ سے ہے، بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا، قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ان کا جنازہ ملا لگا اٹھائے ہوئے ہیں۔

نافع سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سعد بن معاذ کے جنازے میں ایسے ستر ہزار ملا لگا موجود تھے جو زمین پر کبھی نہیں اترے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے ساتھی کو دبا یا گیا پھر انھیں چھوڑ دیا گیا۔

ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بندہ صالح

کے لیے فرمایا جس کے لیے عرش ہی گیا آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے اور ایسے ستر ہزار لاکھ نازل ہوئے جو اس سے پہلے زمین پر نازل نہیں ہوئے تھے کہ اسے دبایا گیا، پھر چھوڑ دیا گیا، یعنی سعد بن معاذ کو۔

سعید القبری سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو دفن کیا تو فرمایا کہ اگر تنگی قبر سے کسی کو نجات ملتی تو ضرور حکم کو بھی نجات ملتی حالانکہ انھیں پیشاب کے اثر کی وجہ سے (یعنی جو بے احتیاطی سے پیشاب کرنے میں چھینٹیں پڑ جاتی ہیں ان کی وجہ سے) اس طرح دبایا گیا کہ ان کی ادھر کی پسلیاں اُدھر ہو گئیں۔

جعفر بن برقان سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا آپ جب سعد کی قبر کے پاس کھڑے تھے کہ انھیں دبایا جا رہا ہے۔ اگر عمل کی وجہ سے کسی کو اس سے نجات ملتی تو سعد کو بھی ضرور ملتی۔

ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کی قبر پر چادر بچھائی یا چادر اس وقت بچھائی گئی کہ آپ موجود تھے۔

عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد بن معاذ کے جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

نبی عبدالاشہل کے شیوخ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کے جنازے کو ان کی کوٹھڑی سے دو پایوں کے درمیان سے اٹھایا یہاں تک کہ آپ نے اُسے مکان (دار) سے نکالا، محمد بن عمر نے کہا کہ داتیس ہاتھ کا ہوتا ہے (یعنی پندرہ گز کا)۔

رُج بن عبدالرحمن بن ابی سعید الخدری نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے بقیع میں سعد کے لیے قبر کھودی تھی، ہم جب مٹی کا کوئی حصہ کھودتے تو مشک کی خوشبو آتی، یہاں تک کہ ہم لحد تک پہنچتے۔

محمد بن شریک بن حسنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے سعد کی قبر کی مٹی میں سے ایک مٹھی بھری، وہ اسے لے گیا، پھر اسے دیکھا تو وہ مشک تھی۔

محمد بن شریک بن حسنہ سے مروی ہے کہ جس دن سعد بن کعب گئے تو ایک شخص نے ان کی قبر کی مٹی میں سے ایک مٹھی لے لی بعد کو اسے کھولا تو وہ مشک تھی۔

(تمتہ روایت ابو سعید الخدری) انھوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نظر آئے، ہم اس کے کھودنے سے فاسخ ہو گئے تھے، اور کچی اینٹیں اور پانی قبر کے پاس رکھ دیا تھا ہم نے اُروز دار عقیل کے پاس ان کے لیے قبر کھودی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نظر آئے، آپ نے سعد کو ان کی قبر کے پاس رکھ دیا اور ان پر نماز پڑھی، میں نے اتنے آدمی دیکھے جنھوں نے بقیع کو بھر دیا تھا۔

عبدالرحمن بن جابر نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب لوگ سعد کی قبر کے پاس پہنچے تو اس میں چار آدمی اترے، حارث بن اوس بن معاذ، اسید بن حضیر، ابیہ بن کعب بن سلامہ اور سلمہ بن وقش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قدموں کے پاس کھڑے تھے، جب وہ اپنی قبر میں رکھ دیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا، آپ نے تین بار تسبیح کہی تو مسلمانوں نے بھی تین مرتبہ تسبیح کہی بقیع کو گونج گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ تکبیر کہی اور آپ کے اصحاب نے بھی تین مرتبہ تکبیر کہی یہاں تک کہ بقیع کی تکبیروں سے گونج گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہم نے آپ کے چہرے میں تغیر دیکھا اور آپ نے تین مرتبہ تسبیح کہی، فرمایا: تمھارے ساتھی پر قبر تنگ ہو گئی اور انھیں دبایا گیا، اگر اس سے کسی کو نجات ہوتی تو سعد کو ضرور ہوتی، پھر اللہ نے اسے کشادہ کر دیا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ سعد کو حارث بن اوس بن معاذ، اسید بن حضیر اور سلمہ بن سلامہ بن وقش نے غسل دیا، وہ پانی ڈال رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، پہلا غسل پانی سے دیا گیا، دوسرا پانی اور بیری سے، اور تیسرا پانی اور کافور سے، انھیں تین صحاری (سوتی) چادروں میں کفن دیا گیا جن میں انھیں لپیٹ دیا گیا، تابوت لایا گیا جو البیٹ کے پاس تھا اور مردے اس پر اٹھائے جاتے تھے، انھیں تابوت میں رکھ دیا گیا، جس وقت انھیں مکان سے لے چلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گیا کہ تابوت کے پالیوں کے درمیان سے انھیں اٹھائے ہوئے تھے۔

مرو بن رفاعہ قرظی سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کی والدہ سعد کو لحد میں دیکھنے آئیں تو لوگوں نے انہیں واپس کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں چھوڑ دو، وہ آئیں اور قبل اس کے کہ سعد پر اینٹ مٹی لگائی جائے انہیں لحد میں دیکھا تو کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تم اللہ کے پاس ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر ان سے (والدہ سعد سے) تعزیت کی، مسلمان قبر کی مٹی ڈالنے لگے اور اسے برابر کرنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنارے بٹ کر بیٹھ گئے یہاں تک کہ ان کی قبر برابر کر دی گئی اور اس پر پانی چھڑک دیا گیا، آپ آئے اور کھڑے ہو کر ان کے لیے دعا کی، پھر واپس ہوئے۔

معاذ بن رفاعہ بن رافع ذرّقی سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کو عقیل بن ابی طالب کے مکان کی بنیاد میں دفن کیا گیا۔

عایشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابین (ابو بکر و عمرؓ) یا ان میں سے ایک کے بعد کسی کی جدائی مسلمانوں پر اتنی شاق نہ ہوئی جتنی سعد بن معاذ کی۔

حصین بن عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ گورے لائبے، اچھے خوبصورت، بڑی آنکھ والے اور حسین ڈاڑھی والے آدمی تھے، انہیں غزوہ خندق ۳۵ میں تیر مارا گیا، جس کے زخم سے انتقال کر گئے، اس روز وہ سترتیس سال کے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی اور وہ بقیع میں دفن کئے گئے۔

۱۲

ابن عمر سے مروی ہے کہ اللہ کی سعد سے طاقات کی خواہش میں عرش بل گیا اور تخت کی لکڑیاں ٹوٹ گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر پر جا کر رُک گئے، جب واپس ہوئے تو پوچھا گیا، یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے روکا، فرمایا کہ سعد کو قبر میں دبایا گیا، میں نے اللہ سے دعا کی کہ انہیں کھول دے۔

جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے عرش بل گیا۔

ابی سعید الخدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

سعد کی موت کی وجہ سے عرش ہل گیا۔

عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حج یا عمرہ سے فارغ ہو کر آئے تو ذی الحجہ میں ہمارا استقبال کیا گیا، انصار کے لڑکے اپنے عزیزوں کا استقبال کر رہے تھے، وہ لوگ اسیڈ بن حصین سے ملے، انہیں ان کی بیوی کی خبر مرگ سانی، اسیڈ نے منہ ڈھکانک لیا اور رونے لگے، میں نے کہا، اللہ تمہاری مغفرت کرے، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو، تمہیں پہلی اور قدیم صحبت حاصل ہے، یہ کیا ہوا کہ ایک عورت پر روتے ہو، انہوں نے اپنا سر کھول دیا اور کہا کہ میری جان کی قسم آپ نے سچ کہا، حق یہی ہے کہ میں سعد بن معاذ کے بعد کسی پر نہ روؤں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے جو کچھ فرمایا ہے وہ فرمایا ہے، میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے کیا فرمایا، انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ سعد بن معاذ کی وجہ سے عرش ہل گیا، عائشہؓ نے کہا کہ وہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چل رہے تھے۔

اسانبت یزید بن ننگن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کی والدہ سے فرمایا کہ کیا اس سے بھی تمہارا غم نہ جائے گا اور تمہارے آنسو نہ تمہیں گمے کہ تمہارے بیٹے سب سے پہلے شخص ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ ہنسنا اور عرش ہل گیا۔

حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد بن معاذ کی وفات کی وجہ سے ان کی ملاقات کی فرحت میں عرش رحمن ہل گیا، فرحاً بہ (فرحت میں) یحسن کی طرف سے تفسیر ہے۔

حذیفہؓ سے مروی ہے کہ جب سعد بن معاذ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد بن معاذ کی روح کے لئے عرش ہل گیا۔

۱۳ رائیثہؓ سے مروی ہے کہ جس روز سعد بن معاذ کا انتقال ہوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے قریب سے سنا کہ اگر میں آپ کے ہاتھ کی ہر کو بوسہ دینا چاہتی تو دے سکتی تھی کہ ان کے لیے عرس رحمن ہل گیا۔

یزید بن اہم سے مروی ہے کہ جب سعد بن معاذ کی وفات ہوئی اور ان کا

جنازہ اٹھایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کے جنازے کے لیے عرش ہل گیا۔

برائے سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس حریر دریشم کی ایک چادر لائی گئی اصحاب اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ نرم ہیں۔

برائے سے مروی ہے کہ حریر کی ایک چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دی گئی، ہم لوگ اسے چھو تے تھے اور تعجب کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس سے تمہیں تعجب ہے، عرض کی، جی ہاں، فرمایا جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہت اچھے اور بہت نرم ہیں۔

واقف بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ میں انس بن مالک کے پاس گیا، واقف بن لوگوں سے بڑے اور لانے تھے، انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو، میں نے کہا، میں واقف بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں، انھوں نے کہا، بے شک تم سعد کے مشابہ ہو پھر روئے اور بہت روئے اور کہا، اللہ سعد پر رحمت کرے، سعد بھی سب سے بڑے اور لانے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومہ (کے بادشاہ) اکیدر کی طرف لشکر بھیجا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دیباچ (دریشم) کا جتہ بھیجا جو سونے (کے نار) سے بنا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا تو لوگ چھوئے لگے اور اس کی طرف دیکھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس جتہ سے تم لوگ تعجب کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ ہم نے کبھی اس سے اچھا نہیں دیکھا، فرمایا واللہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال جو تم دیکھتے ہو، اس سے بہت اچھے ہیں۔

سعد کے بھائی:

عمرو بن معاذ

— محمد بن سعد —

ابن نعمان بن اسماعیل انیس بن زید بن عبداللہ اشہل، ان کی کنیت ابو عثمان تھی

والدہ کبشہ بنت رافع بن معاویہ بن عبید بن ابجر تھیں، ابجر حذرہ بن عوف بن حارث بن خزرج تھے، کبشہ، سعد بن معاذ کی بھی والدہ تھیں، عمرو بن معاذ کی بعد کو کوئی اولاد نہ رہی۔

۱۴ عاصم بن عمرو بن قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن معاذ اور عمر بن ابی وقاص کے برابر سعد بن ابی وقاص کے درمیان عقد مواخاۃ کیا لوگوں نے بیان کیا کہ عمرو بن معاذ درود اعد میں حاضر ہوئے، ہجرت کے تیسویں مہینے یوم غزوہ اعد میں شہید ہوئے، ضراب بن الخطاب الفہری نے قتل کیا، عمرو بن معاذ جس روز قتل کیے گئے، تیس سال کے تھے، عمر بن وقاص ان سے پہلے بدر میں شہید ہو چکے تھے، ان دونوں کے بھتیجے۔

حارث بن اوس

ابن معاذ بن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل کنیت ابوالاوس تھے، ان کی والدہ ہند بنت ساک بن غنیک بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل تھیں جو اسید ابن حضیر بن ساک کی پھیلی تھیں اور مباہلات میں سے تھیں، حارث بن اوس کی کوئی اولاد نہ تھی۔

عاصم بن عمرو بن قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث ابن اوس بن معاذ اور عامر بن فہیرہ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔ لوگوں نے بیان کیا کہ حارث بن اوس بدر میں حاضر اور ان لوگوں میں تھے جنہوں نے کعب بن الاشرف (یہودی) کو قتل کیا، خود انھیں کے بعض ساتھی کعب پر شہ کے وقت تلوار چلا رہے تھے کہ حارث کے پاؤں پر زخم لگا اور خون بہنے لگا اور وہی لوگ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا لائے۔ حارث غزوہ اعد میں بھی شریک ہوئے

اور اسی روز شوال میں ہجرت کے بیسیویں مہینے شہید ہو گئے، اپنی شہادت کے دن اٹھائیس سال کے تھے۔

حارث بن انس

انس وہی ہیں جو ابو الحیسر بن رافع بن امری القیس بن زید بن عبداللہ اشہل تھے، ان کی والدہ ام شریک بنت خالد بن خنیس بن لوزان بن عبدود بن زید بن شعبہ ابن خزرج بن ساعدہ خزرج میں سے تھیں، حارث بن انس کے کوئی اولاد بھی غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے، غزوہ احد میں ہجرت کے بیسیویں مہینے شوال میں شہید ہوئے، ابو الحیسر کے آئے ہمراہ بنی عبداللہ اشہل کے پندرہ نوجوان تھے، جن میں ایاس بن معاذ بھی تھے، ان لوگوں نے عمر کے کارادہ ظاہر کیا، غنیمہ بن ربیعہ کے پاس اترے، اُس نے ان کا اکرام کیا، ان لوگوں نے اس سے اور قوت سے درخواست کی کہ وہ ان سے خزرج کے قتال پر معاہدہ حلف کریں، قریش نے کہا کہ تمہارا شہر ہم سے دور ہے، ہمارے داعی کو تمہاری آواز کہاں جواب دے گی اور تمہارے داعی کو ہماری آواز کہاں جواب دے گی،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حارث کے ورود کی اطلاع پر ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کیا تمہیں اس سے بہتر چیز بتائی جائے جس کے لیے تم آئے ہو؟ انھوں نے کہا وہ کیا؟ فرمایا، میں رسول اللہ ہوں مجھے اللہ نے اپنے بندوں کی طرف مبعوث کیا ہے، میں انھیں اس امر کی دعوت دیتا ہوں کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، مجھ پر کتاب بھی نازل ہوئی ہے۔

ایاس بن معاذ نے جو فوج لڑ کے تھے، کہا، اے قوم! اللہ یہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم آئے ہو، ابو الحیسر نے ایک مٹھی بھر کنکریاں لے کر اپنے منہ پر ماریں اور کہا کہ ہمیں اس سے کس نے غافل کر دیا، اُس وقت

(ہم اس مثل کے مصداق ہوں گے کہ) ایک وفد کسی قوم کے پاس جو شریلا یا سے ہم اپنی قوم کے پاس لیجائیں گے، ہم اپنے دشمن کے خلاف قریش سے حلف طلب کرنے نکلے تھے، پھر ہم باوجود خزع نمکی عداوت کے قریش کی عداوت لے کے واپس ہوں گے۔

ابو الہشتم بن النہان وغیرہ سے مروی ہے کہ اباس جس وقت لوٹے مرنے تک باز نہ رہے، ہم نے انہیں ان کی وفات تک کلمہ پڑھتے سنا، لوگ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اس کی وجہ سے وہ مسلمان ہوئے۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ابو الہشتم اور ان کے ساتھی انصار میں سے سب سے پہلے لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی، آپ کی ان لوگوں سے ملاقات ذی المجاز میں ہوئی تھی۔

سعد بن زید

ابن مالک بن عبد بن کعب بن عبد الاشہل، ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور والدہ عمرہ بنت مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک ابن نجار خزع میں سے تھیں اور مبايعات میں سے تھیں، سعد بن زید کی اس زمانے میں اولاد تھی، وہ عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے، یہ محمد بن عمر کی روایت ہے موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق اور ابو محشر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو عقبہ میں حاضر ہوئے۔

سعد بن زید بدر واحد و خندق اور تمام شاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر کاب رہے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المشعل میں مناة کی طرف بطور سریرہ بھیجا تھا، انہوں نے اس کو منہدم کر دیا یہ رمضان شہ میں پہلے

سلمہ بن سلامہ

۱۶

ابن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل، کنیت ابو عوف اور والدہ سلمیٰ بنت سلمہ بن سلامہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ اوس میں سے تھیں یہی محمد بن سلمہ کی بیوی تھیں۔

سلمہ بن سلامہ کی اولاد میں عوف تھے ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
میسوزہ ان کی والدہ ام علی بنت خالد بن زید بن تیم بن امیہ بن میاضہ ان جادوہ میں سے تھیں جو اوس میں سے راج میں سکونت رکھتے تھے اور بنی زعوراء بن جشم کے عطا تھے۔

سلمہ بن سلامہ عقبہ اولیٰ میں شریک ہوئے اور عقبہ آخرہ میں بھی شریک
کے ساتھ حاضر ہوئے اس پر محمد بن عمر محمد بن اسحاق ابو معشر و موسیٰ بن عقبہ کا اتفاق ہے۔

عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن سلامہ اور ابی سیرہ بن ابی رہم بن عبد العزیٰ العامری عامر بن لوی کے درمیان عقد مواخاتہ کیا، لیکن محمد بن اسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن سلامہ اور زبیر بن العوام کے درمیان عقد مواخاتہ کیا واللہ اعلم کہ اس میں سے کیا تھا۔

لوگوں نے بیان کیا کہ سلمہ بن سلامہ بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، ۴۵ھ میں بصرہ متنازعہ (۶۰ سال) وفات ہوئی مدینہ میں مدفون ہوئے۔ ان کی اولاد سب مرچکی، ان میں سے کوئی نہ رہا۔

عباد بن بشر

ابن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل، محمد بن عمر کے مطابق ان کی کنیت ابو بشر تھی اور عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری کے مطابق ابو الریح تھی، ان کی والدہ فاطمہ بنت بشر بن عدی بن ابی بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف ابن خزرج نبی عبد الاشہل کی حلیف تھیں۔
عباد بن بشر کی اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی جس کے سوا ان کی کوئی اولاد نہ تھی، وہ بھی مر گئی، ان کی کوئی اولاد باقی نہ رہی۔

عبادہ بن بشر، اسید بن حفص اور سعد بن معاذ سے پہلے، مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اسلام لائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباد بن بشر اور ابی مذنیعہ بن عقبہ بن ربیعہ کے درمیان عقد موافقہ کیا، بروایت محمد بن اسحاق و محمد بن عمر۔
عباد بن بشر بدر میں شریک ہوئے، وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے کعب بن شرف (سیہودی) کو قتل کیا، احد اور خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بنی سلیم و مزینہ کے پاس صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا، ان کے پاس دس روز مقیم رہے، واپس ہو گئے بنی مصطلق سے، جو ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بعد خزاعہ میں آئے تھے، صدقہ وصول کرنے گئے، وہاں بھی دس روز مقیم رہے اور خوشی خوشی واپس ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حنین کے مال غنیمت پر عامل مقرر فرمایا، تبوک آئے اور وہاں سے کوچ کرتے تک اپنے پہرے کا عامل بنایا، وہاں آنحضرتؐ نے بیس دن قیام فرمایا تھا، جنگ ینامہ میں شریک ہوئے، اس روز ان کے لیے آزمائش اور بے پروائی، ارتکاب قتال اور طلب شہادت تھی، اسی روز

۱۲۰ء میں بعمر چھل گنج سال شہید ہوئے۔

رجیع بن عبد الرحمن ابی سعید الحذری نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ میں نے عباد بن بشر کو کہتے سنا کہ اے ابو سعید میں نے رات کو خواب دیکھا کہ آسمان میرے لیے کھول دیا گیا، پھر ڈھانک دیا گیا، انشاء اللہ مجھے شہادت ہوگی، میں نے کہا، واللہ تم نے بھلائی دیکھی۔

جنگ یمامہ میں دیکھا کہ وہ انصار کو پکار رہے تھے کہ تم لوگ تلواروں کے میان توڑ ڈالو اور لوگوں سے جدا ہو جاؤ اور کہنے لگے کہ ہم لوگوں کو چھانٹ دو، ہم لوگوں کو چھانٹ دو، انہوں نے انصار سے چار سو آدمی چھانٹ دیے جن میں کوئی اور شامل نہ تھا، آگے عباد بن بشر ابو دجانہ اور برابر بن مالک تھے۔

یہ لوگ باب الحدیقہ تک پہنچے اور نہایت سخت جنگ کی، عباد بن بشر رضی اللہ عنہ قتل کر دیے گئے، میں نے ان کے چہرے پر تلوار کے اس قدر نشان دیکھے کہ صرف جسم کی علامت سے پہچان سکا۔

سلمہ بن ثابتؓ

ابن قش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل، ان کی والدہ یحییٰ بنت الیمان تھیں، اور یمان ہی خلیل بن جابر تھے، وہ حذیفہ بن الیمان کی بہن تھیں، یہ نبی عبد الاشہل کے حلیف تھے۔

سلمہ بن ثابت بدر میں شریک ہوئے، غزوہ احد میں بھی تھے اور اسی میں شہید ہوئے، ابو سفیان بن امیہ بن حرب نے شہید کیا، یہ ہجرت کے تیسویں چھینے سوال کا واقعہ ہے،

غزوہ احد میں ان کے والد ثابت بن قش اور چچا فہر بن قش بھی شہید ہوئے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، سلمہ بن ثابت کے کوئی اولاد

ذتھی، وقش بن زعبہ کے سب لڑاکے مر گئے، ان میں سے کوئی نہ رہا۔

رافع بن یزید

ابن کرز بن سکُن بن زعوراء بن عبدالاشہل، ان کی والدہ عنقریب بنت معاذ بن نضمان بن امرئ القیس بن رید بن عبدالاشہل، سعد بن معاذ کی بہن تھیں۔ رافع کی اولاد میں اُسید تھے جو یوم حرہ میں قتل ہوئے اور عبدالرحمن تھے، ان دونوں کی والدہ عنقریب بنت سلامہ بن وقش بن زعبہ بن زعوراء، ابن عبدالاشہل، سلمہ بن سلامہ بن وقش کی بہن تھیں رافع بن یزید اور زعوراء ابن عبدالاشہل کی تمام اولاد مر چکی تھی، ان میں سے کوئی نہ رہا۔ رافع بن یزید بدر واحد میں شریک ہوئے، ہجرت کے بتیسویں مہینے شوال میں غزوہ احد میں شہید ہوئے، محمد بن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ ابو معشر اور محمد بن عمران کا یہی نسب بیان کرتے تھے جو ہم نے بیان کیا، ابو معشر و محمد بن اسحاق، رافع بن یزید کہتے تھے، عبداللہ بن محمد ابن عمارۃ انصاری نے جو نسب انصار کے عالم تھے، ان کی مخالفت کی ہے کہ بنی زعوراء میں کوئی سکُن نہیں اور سکُن صرف بنی امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل میں تھے، رافع ابن یزید بن کرز بن زعوراء بن عبدالاشہل نام تھا۔

بنی عبدالاشہل بن حشم کے حلفا

محمد بن سلمہ بن سلمہ

ابن خالد بن عدی بن محمد بن حارث بن حارث بن حارث بن عمرو

وہی البتہ بن مالک تھے جو اوس میں سے تھے، ان کی والدہ ام سہم تھیں جن کا نام خلیدہ بنت ابی عبید بن وہب بن نودان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج ابن ساعدہ بن کعب تھا، خزرج میں سے تھیں۔
محمد بن مسلمہ کی اولاد میں دس لڑکے اور چھ لڑکیاں تھیں۔

عبدالرحمن، انھیں کے نام سے ان کی کنیت تھی، ام علیی اور ام حارثہ، ان کی والدہ ام عمرو بنت سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل، سلمہ بن سلامہ کی بہن تھیں،

عبداللہ اور ام احمد، ان دونوں کی والدہ عمرہ بنت مسعود بن اوس ابن مالک بن سواد بن طغراور وہ کعب بن خزرج تھے جو اوس میں سے تھیں؛ سعد جعفر و ام زید، ان کی والدہ ثقیلہ بنت الحصین بن ضمضم بنی مرہ بن عوف میں سے تھیں جو قیس عیلان میں سے تھے،

عمر، ان کی والدہ زہراء بنت عمار بن معمر بن مرہ میں سے تھیں بصرہ بنی ضیلہ سے تھیں جو قیس عیلان سے تھے۔

انس و عمرہ، ان کی والدہ الاطبا سے تھیں جو بطون کلب میں سے ایک بطن ہے۔

قیس اور زید اور محمد، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
محمود بن کنوئی اولاد نہ تھی اور حفصہ، ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں محمد بن مسلمہ مدینے میں مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اسلام لائے، اور یہ اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ کے اسلام کے بعد ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ اور ابو عبیدہ بن الجراح کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔

محمد بن مسلمہ بدو احد میں شریک ہوئے، اس روز جب لوگ بھاگے تو یہ ان لوگوں میں تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، سوائے غزوہ تبوک کے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک گئے تو

آپ نے انھیں مدینے پر اپنا جانشین مقرر فرمایا، محمد ان لوگوں میں بھی تھے جنہوں نے کعب بن اشرف (یہودی) کو قتل کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں قرطاء کی طرف، جو بنی بکر بن کلاب میں سے تھے، اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس سواروں کے ہمراہ بطور سریہ بھیجا، وہ سلامت رہے اور غنیمت لائے، آپ نے انھیں دس آدمیوں کے ہمراہ بطور سریہ ذی القصد بھی بھیجا تھا۔

ماصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضاء کے لیے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ تک پہنچے تو آپ نے سواروں کے لشکر کو آگے کیا، جو سو گھوڑے تھے، ان پر محمد بن سلمہؓ کو عامل بنایا۔ ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ محمد بن سلمہ کہا کرتے، اے لڑکو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہد (مقامات تشریف آوری) اور موطن (مقامات سکونت) کو مجھ سے پوچھو، میں کسی عذر میں کبھی بیچھ نہیں رہا، سوائے تبوک کے کہ آپ نے مجھے مدینے پر اپنا جانشین بنا دیا تھا، مجھ سے آپ کے سرایا کو پوچھو، کیونکہ کوئی سریہ ایسا نہیں ہے جو مجھ سے پوشیدہ ہو، یا تو میں خود اس میں ہوتا، یا جس وقت وہ روانہ ہوتا میں اسے جانتا تھا۔

عباد بن رقاعہ بن رافع سے مروی ہے کہ محمد بن سلمہ کالے لائے اور بڑے موٹے آدمی تھے، بروایت محمد عسمر، معتدل (یعنی نہ موٹے نہ دبلے) تھے، چندیا پر بال نہ تھے۔

حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن سلمہ کو ایک تلوار عطا فرمائی اور فرمایا کہ جب تک مشرکین سے قتال کیا جائے تم اس سے لڑنا، جب مسلمانوں کو دیکھنا کہ ایک دوسرے کے مقابلے پر آئے ہیں تو کسی ایک کے پاس یہ تلوار لے کے جانا اور اسے اتنا مارنا کہ تلوار ٹوٹ جائے، پھر اپنے گھر بیٹھ رہنا، یہاں تک کہ کوئی خطا کار ہاتھ تمھارے پاس آئے (اور انھیں مجبور کر کے نکالے) یا فیصلہ کر لے والی موت۔

ضبیہ بن حصین ثعلبی سے مروی ہے کہ ہم لوگ خدیفہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

۲۰

انہوں نے کہا کہ میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جس کو فتنہ کچھ کم نہ کرے گا، ہم نے کہا وہ کون ہے، انہوں نے کہا کہ محمد بن مسلمہ انصاری، جب حذیفہ کا انتقال ہو گیا اور فتنہ ہوا تو میں بھی ان لوگوں کے ساتھ روانہ ہوا جو روانہ ہوئے، میں منزل پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک کنارے خیمہ نصب ہے جسے ہوا کے تھپیڑے لگ رہے ہیں پوچھا، یہ خیمہ کس کا ہے، لوگوں نے کہا کہ محمد بن مسلمہ کا، میں ان کے پاس آیا، وہ بوڑھے ہو گئے، تھے، میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے، میں آپ کو مسلمانوں کے سب سے بہتر لوگوں میں سمجھتا ہوں، آپ نے اپنا شہر اپنا مکان، اپنے عزیز، اور اپنے پڑوسی چھوڑ دیے، انہوں نے کہا کہ میں نے اسے شہر کی کراہت سے چھوڑا، میرے دل میں یہ نہیں ہے کہ میں ان کے شہروں میں سے کسی شہر میں مل کے رہوں، تا وقتیکہ شر وہاں سے دفع نہ ہو جہاں سے میں ہٹ گیا۔

محمد بن مسلمہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اے محمد بن مسلمہ، اس تلوار سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، یہاں تک کہ تم مسلمانوں کے دو گروہوں کو آپس میں قتال کرتے دیکھو، اس وقت تم اس تلوار کو پتھر پر اتنا ٹکنا کہ ٹوٹ جائے، پھر تم اپنے ہاتھ اور زبان کو روک لینا، یہاں تک کہ تمھارے پاس فیصلہ کر لے والی موت آئے یا خطا کار ہاتھ، جب عثمان قتل کر دیے گئے اور مسلمانوں کا جو حال ہوا وہ ہوا، تو وہ میدان میں کسی پتھر کے پاس بغیر اس کے نہ نکلتے تھے کہ اس پتھر کو اپنی تلوار سے مارتے تھے، اس طرح انہوں نے اسے توڑ ڈالا۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ نے بھی اسی قسم کی حدیث روایت کی اور کہا کہ محمد بن مسلمہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سوار کہا جاتا تھا، انہوں نے لکڑی کی ایک تلوار بنائی تھی اور اسے رندہ کر کے میان میں کر دیا تھا جو گھڑی ٹکی ہوئی تھی، انہوں نے کہا کہ میں نے اسے اس لیے لٹکایا ہے کہ اس سے ڈرنے والے کو ہیبت دلاؤں۔

ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ محمد بن مسلمہ کی وفات

مدینے میں مسلمان ہوئی، وہ اس زمانے میں ستر سال کے تھے، ان پر مروان بن الحکم نے نماز پڑھی۔

سلمہ بن اسلم

ابن حریس بن عدی بن مجدہ بن حارثہ، ان کی کنیت ابوسعہ اور والدہ سعد بنت رافع بن ابی عمرو بن مائد بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار خزرج میں سے تھیں، بنو حریس بن عدی کی قربت اور ان کے مکان بنی عبدالاشہل میں تھے، وہ لوگ ابتدائے اسلام ہی میں وفات پا گئے، ان میں سے کوئی نہ رہا سلمہ بن اسلم بدر واحد اور خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، عراق میں، بعد خلافت عثمان بن الخطاب، ہجرت نبوی کے چودھویں سال، جسرا بنی عبید الثقفی کی جنگ میں شہید ہوئے، اس وقت ترسٹھ سال کے تھے۔

عبداللہ بن سہل

ابن زید بن عامر بن عمر بن حشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک ابن اوس، ان کی والدہ صعوبہ بنت تیہان بن مالک، ابو الہیثم بن تیہان کی بہن تھیں۔

محمد بن عمر نے کہا کہ وہ رافع بن سہل کے بھائی تھے، یہی دونوں حمراء الاسود ان ہوئے تھے، زخمی تھے اور ایک دوسرے کو اٹھاتا تھا،

کوئی سواری نہ تھی،

عبداللہ بن سہل بدر و احد میں شریک تھے، ان کے بھائی رافع بن سہل بھی ان کے ہمراہ احد میں تھے، دونوں غزوہ خندق میں بھی شریک تھے، عبداللہ اس غزوے میں شہید ہوئے، انھیں بنی عوف کے ایک شخص نے تیر مار کے قتل کر دیا، عبداللہ بن سہل کے کوئی اولاد نہ تھی، نیز عمرو بن جشم بن حارث ابن خزرج کی اولاد بھی بہت زمانے سے مر چکی تھی، وہ لوگ اہل رائج تھے، البتہ اہل رائج میں غسان کی بھی ایک قوم تھی جو حلب بن جندہ کی اولاد میں سے تھے، آل ابی سعید ان کے حلیف تھے، اس زمرے میں ان کی اولاد ہے جو مدینے کے کنارے الصفراء میں رہتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ رافع بن سہل کی اولاد سے ہیں، ان کے چچا عبداللہ بن سہل ہیں جو بدر میں شریک ہوئے۔

حارث بن خرمہ



ابن عدی بن ابی بن غنم بن سالم بن عون بن عمرو بن عوف بن خزرج القواقلہ میں سے تھے اور بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے، ان کا مکان بنی عبدالاشہل میں تھا، حارث کی کنیت ابو بشیر تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن خرمہ اور ایاس بن ابی بکیر کے درمیان عقد موافقہ کیا، حارث، بدو واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، ہجرت کے چالیسویں سال، مدینے منورہ میں وفات ہوئی اس وقت سرسٹھ برس کے تھے، ان کی کوئی اولاد باقی نہ تھی۔

ابو الہشتم بن التیہان

نام مالک بن بلی بن عمرو بن الحاف بن فضالہ بن عبد الاشہل کے
 حلیف تھے، اس پر موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر کا
 اتفاق ہے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ انصاری نے ان لوگوں سے اختلاف کیا
 اور بیان کیا کہ ابو الہشتم اوس میں سے ہیں، ابو الہشتم بن التیہان بن مالک بن عمرو بن نید
 ابن عمرو بن جشم بن الحارث بن الخزرج بن عمرو اور وہ البیت بن مالک
 ابن الاوس تھے، ان کی والدہ لیلیٰ بنت غنیک بن عمرو بن عبد الاظم بن عامر بن
 زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن غنیک اور وہ البیت بن مالک بن الاوس تھے، ابو الہشتم
 کہا کرتے تھے کہ اگر مجھ سے لید خارج ہوتی تو میں بنی عبد الاشہل کی وجہ سے
 اپنی زندگی و موت اسی کی طرف منسوب کرتا، وہ شخص جو ان کا اور ان کی
 اکلوتی بیٹی امیمہ کا وارث ہوا وہ ضحاک بن خلیفہ الاشہلی تھا، جو الفقد میں
 بنی عبد الاشہل پر ان دونوں (ابو الہشتم و امیمہ) کے وارث ہوئے، ابو الہشتم
 اور ان کے بھائی، عمرو بن جشم کے آخری بیٹے تھے، جو مر گئے اور ان میں
 سے کوئی باقی نہ رہا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابو الہشتم زمانہ جاہلیت میں بھی بتوں کو ناپند کرتے
 اور انھیں برا کہتے تھے، وہ اور اسعد بن زرارہ توحید کے قائل تھے، دونوں
 ان انصارِ اُولیٰ میں سے تھے جو مکہ میں اسلام لائے،

اسعد بن زرارہ ان آٹھ انصار میں شمار کیے جاتے ہیں جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں ایمان لائے، یہ لوگ اپنی قوم سے پہلے مسلمان
 ہوئے، ابو الہشتم بھی ان چھ آدمیوں میں شمار کیے جاتے ہیں جن کے متعلق
 روایت ہے کہ انصار میں سے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی قدمبوسی کے میں حاصل کی، وہ بھی اپنی قوم سے پہلے مسلمان ہوئے، پھر مدینے میں آئے اور وہاں اسلام کو پھیلایا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ کچھ آدمیوں کا معاملہ ہمارے نزدیک سب اقوال سے زیادہ ثابت ہے، وہ لوگ انصار میں سے سب سے پہلے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکے میں قدمبوس ہوئے آپ نے انھیں اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہوئے، ابو الہیثم ستر انصار کے ہمراہ عقبہ میں بھی شریک تھے، وہ بارہ نقباء (اعلان کرنے والوں) میں سے ایک ہیں، اس پر سب کا اتفاق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو الہیثم بن الیتھان اور عثمان بن مظعون کے درمیان عقد موافقہ کیا، ابو الہیثم بدر واحد اور خندق اور تمام شہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کھجوروں کا اندازہ کنندہ بنا کے بھیجا تھا، انھوں نے ان لوگوں کی کھجوروں کا اندازہ کیا، یہ اس وقت ہوا کہ عبد اللہ بن رواحہ موتہ میں شہید ہو گئے۔ محمد بن یحییٰ بن جہان سے مروی ہے کہ ابو الہیثم بن الیتھان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھجور کا اندازہ کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رحمۃ اللہ نے انھیں بھیجنا چاہا تو انھوں نے انکار کیا، اور کہا کہ میں رسول اللہ کے لیے اندازہ کرتا تھا، اور جب واپس آتا تھا تو آپ میرے لیے دعا فرماتے تھے، ابو بکر نے انھیں چھوڑ دیا۔

صالح بن کبیر سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب کے زمانہ خلافت میں ابو الہیثم بن الیتھان کی وفات ہوئی۔

۲۳۳
اشیر بخ بنی عبد الاشہل سے مروی ہے کہ ابو الہیثم کی وفات سن ۲۰۰ میں مدینے میں ہوئی، محمد بن عمر نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہ ان لوگوں سے زیادہ ثابت ہے جنھوں نے روایت کی کہ ابو الہیثم علی بن ابی طالب کے ساتھ صفین میں حاضر ہوئے اور اسی روز مقتول ہوئے۔ متقدمین اہل علم میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو اسے جانتا ہو اور ثابت کرتا ہو، واللہ اعلم۔
ابو الہیثم کے بھائی،

عبید بن الیتہان



ان کے نسب کا بھی وہی قصہ ہے جو ہم نے ابو الہثیم کے حال میں بیان کیا بقول عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری عبید اور ابو الہثیم کی والدہ یلی بنت عتیک بن عمرو تھیں، محمد بن اسحاق و محمد بن عمر بھی اسی طرح عبید بن الیتہان کہتے تھے، لیکن موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری نے کہا کہ وہ عتیک بن الیتہان تھے، عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری نے کہا کہ میں نے ”وہ عتیک بن الیتہان“ داؤد بن الحصین کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے۔

محمد بن عمرو وغیرہ نے کہا کہ عبید بن الیتہان عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ شریک ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور مسعود بن الربیع انصاری کے درمیان جو اہل بدر میں سے آتھے عقد موافقہ کیا تھا، عبید بن الیتہان بدر واحد میں شریک ہوئے، یوم احد میں شہید ہوئے، عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا، یہ ہجرت کے بیسیویں چھینے شوال میں ہوا، عبید بن الیتہان کی اولاد میں عبید اللہ تھے جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اور عباد تھے، ان دونوں کی والدہ صعبہ بنت رافع بن عدی بن زید بن امیہ علبہ بن جعفہ کی اولاد میں سے تھیں، وہ لوگ ان لوگوں کے حلفاء تھے، جو سب کے سب مر گئے، عبید بن الیتہان کی کوئی اولاد باقی نہ رہی (پندرہ آدمی) کل پندرہ اصحاب :-

(بخاری حارثہ بن حارث بن خریج بن عمرو الخزرج) کہ البتہ بن مالک بن اوس تھے)



ابو عبس بن جبر

ابن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ، ان کا نام عبدالرحمن تھا اور والدہ لیلیٰ بنت رافع بن عمرو بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ تھیں۔

ابو عبس کی اولاد میں محمد و محمود تھے، ان دونوں کی والدہ ام عیسیٰ بنت مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ، محمد بن مسلمہ کی بہن تھیں اور مباہیات میں سے تھیں۔

۲۴

عبید اللہ ان کی والدہ ام حارثہ بنت محمد بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد ابن عدی بن مجدعہ بن حارثہ تھیں۔

زید و حمیدہ، ان دونوں کی والدہ کا نام مم ہے نہیں بیان کیا گیا، ابو عبس کی بہت سی بقیہ اولاد مدینے اور بغداد میں ہے، ابو عبس اسلام سے پہلے عربی لکھنا جانتے تھے حالانکہ عرب میں کتابت بہت کم تھی، ابو عبس اور ابوہریرہ نیار جس وقت اسلام لائے تو دونوں بنی حارثہ کے بت توڑ رہے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی عبس بن جبر اور خنیس بن حذافہ کے درمیان جو اہل بدر میں سے تھے اور حفصہ بنت عمرؓ بن الخطاب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے شہر تھے، عقد مواخاۃ کیا،

ابو عبس بدر و احد و خندق اور تمام مشاہدیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، وہ ان لوگوں میں بھی تھے جنہوں نے کعب بن اشرف (یہودی) کو قتل کیا، عمرو عثمانؓ انھیں لوگوں سے صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے۔

ابی عبس حارثی سے جو اہل بدر میں سے تھے، مروی ہے کہ عثمانؓ بن عفان ان کی عبادت کے لیے آئے، وہ بیہوشی کی حالت میں تھے، جب باقہ ہوا تو عثمانؓ نے کہا کہ تم اپنے کو کس حالت میں پاتے ہو، انھوں نے کہا، اچھی حالت میں،

ہم نے اپنی ہر حالت درست پائی سوائے زکوٰۃ کے ان اونٹوں کے جو ہمارے
اور عمال کے درمیان ہلاک ہو گئے، قریب ہے کہ ہم اس سے رہائی نہ پائیں۔
عبدالمجید بن ابی عبس سے مروی ہے کہ ابو عبس کی وفات سلمہ میں
پہلے خلافت عثمان بن عفان ہوئی، اس وقت وہ ستر سال کے تھے، ان پر عثمان
ابن عفان نے نماز پڑھی اور بقیع میں مدفون ہوئے، ان کی قبر میں ابو بردہ بن
نیار اور قتادہ بن ثمان اور محمد بن مسلمہ اور سلمہ بن سلامہ بن ویش آئے،
یہ سب کے سب بدر میں شریک تھے۔ ابو عبس عناق خضاب لگاتے تھے۔

مسعود بن عبدسعد



ابن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ، اسی طرح موسیٰ بن عقبہ
اور ابو معشر اور عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے بیان کیا، محمد بن
اسحاق نے کہا کہ وہ مسعود بن سعد تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ وہ مسعود بن عبد
ابن مسعود بن عامر تھے، ان کی کوئی اولاد باقی نہ تھی، سب وفات پا چکے تھے،
مسعود بدر واحد میں شریک ہوئے۔

حلفائے بنی حارثہ



ابو بردہ بن نیار



ابن عمرو بن عبید بن عمرو بن کلاب بن وہبان بن غنم بن ذہل بن عقیم

ابن ہنّی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاہ - ابو بردہ کا نام ہانی تھا۔ ان کی پس ماندہ اولاد تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی براء بن عازب کے ماموں تھے، بروایت موسیٰ بن عقبیٰ و محمد بن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمر ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے۔

محمود بن لبید سے مروی ہے کہ ہم نے جن بنی حارثہ کا ذکر کیا اور وہ بدر میں حاضر ہوئے ان میں سے یہ تین آدمی ہیں، ابو عبس، مسعود، ابو بردہ، ہم نے جو نام و نسب ان کے بیان کئے اس کی بنا پر ثبات ہے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابو بردہ بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، فتح مکہ میں بنی حارثہ کا جھنڈا اٹھانے کے پاس تھا، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ احادیث بھی روایت کیں جنھیں آپ سے یاد کر لیا تھا۔

ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ کہتے تھے کہ ابو بردہ بن نیار کی وفات خلافت معاویہ میں ہوئی۔

کل تین اصحاب :-

رکعب بن الخزرج بن عمرو بن جلد بنی ظفر کہ نسبت بن مالک بن الاوس تھے

قتادہ بن نعمان

ابن زید بن عامر بن سواد بن ظفر، ان کی والدہ انیسہ بنت قیس بن عمرو ابن عبید بن مالک بن عمرو بن عامر بن غنم بن عدی بن النہار جو خزرج میں سے تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ قتادہ کی کنیت ابو عمر تھی، عبد اللہ بن محمد بن عمارہ انصاری نے کہا کہ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی،

۲۶ قتادہ کی اولاد میں عبد اللہ اور ام عمرو ان دونوں کی والدہ ہند بنت اوس بن خزیمہ بن عدی بن ابی بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف تو اغل طلفائے بنی عبد الاشہل میں سے تھیں،

عمرو مقصد، ان دونوں کی والدہ خنساء بنت خنیس غسانی تھیں کہا جاتا ہے کہ ان کی والدہ عائشہ بنت جبرئیل بن عمرو بن عامر بن عبد رزاح بن نضر تھیں۔ عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ النضاری نے کہا کہ آج قتادہ کی کوئی پس ماندہ اولاد نہیں ہے، ان کی اولاد میں سب سے آخر میں جو لوگ رہ گئے تھے وہ عاصم و یعقوب، فرزند ان عمر بن قتادہ تھے، عاصم بن عمر علمائے سیرت وغیرہ میں اسے تھے، وہ سب وفات پا گئے، کوئی باقی نہیں۔

محمد بن عمر نے کہا کہ قتادہ بن نعمان ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر تھے، موسیٰ بن عقبہ و ابو معشر کی بھی یہی روایت ہے، لیکن محمد بن اسحاق نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو عقبہ میں حاضر ہوئے تھے۔

قتادہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر اندازوں میں بیان کیے گئے ہیں، وہ بدر واحد میں حاضر ہوئے، یوم احد میں ان کی آنکھ میں تیر بار دیا گیا، جس سے آنکھ کا دھیرا بھگنے رخصا رہے پر آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس ایک عورت ہے جسے میں چاہتا ہوں، اگر وہ میری آنکھ دیکھ لے گی تو اندیشہ ہے کہ مجھ سے نفرت کر لے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دھیلے کو اپنے ہاتھ سے لوٹا دیا، آنکھ برابر ہو گئی اور بینائی لوٹ آئی، بڑھاپے میں بھی وہ آنکھ زیادہ قوی اور زیادہ صحت مند تھی۔ عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ قتادہ بن نعمان کی آنکھ کا دھیرا یوم احد میں ان کے رخسار پر گر پڑا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے لوٹا دیا، وہ دوسری آنکھ سے زیادہ اچھی اور تیز ہو گئی، وہ خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، غزوہ فح میں بنی نضر کا جھنڈا انھیں کچے پاس تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

احادیث بھی روایت کیں۔

عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ قتادہ بن النعمان نے ۲۳ھ میں انتقال کیا، اس وقت پینٹھ سال کے تھے ان پر عمر بن الخطاب رحمہ اللہ نے مدینے میں نماز پڑھی، قبر میں ان کے اخیانی بھائی ابوسعید الخدری اور محمد بن مسلمہ اور حارث بن خزیمہ اترے،

عبید بن اوس

ابن مالک بن سواد بن ظفر، کنیت ابو النعمان اور والدہ لمیس بنت قیس بن قریظ بن امیہ بن سنان بن کعب بن غنم بن سلمہ خزرج میں سے تھیں، ان کی پسماندہ اولاد تھی جو سب کے سب وفات پا چکے عبید بدریں شریک تھے۔

کہتے ہیں کہ یہ وہی ہیں جنہوں نے عباس اور نوفل اور غنیل کو بدر میں گرفتار کیا اور ایک رسی میں باندھ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان پر ملک کریم نے تمھاری مدد کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام مقرر (رسی میں باندھنے والا) رکھا، بنو سلمہ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ابوالایتر کعب بن عمرو نے عباس کو گرفتار کیا، ایسا ہی محمد بن اسحاق کہا کرتے تھے، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحق و محمد بن عمر نے بدر میں عبید کے ذکر پر اتفاق کیا، ابو معشر نے انھیں بیان نہیں کیا ہمارے نزدیک یہ ان کا یا جس سے انھوں نے روایت کی اس کا وہم ہے، اس لیے کہ عبید بن اوس کا سوا ان کے بدر میں ہونے کے متعلق اس قدر مشہور ہے کہ وہ مخفی نہیں۔

نصر بن حارث



ابن عبد رزاح بن ظفر، ان کی کنیت ابو حارث تھی اور والدہ سودہ بنت سواد بن الہیثم بن ظفر تھیں، ان کے والد حارث بن عبد رزاح کو بھی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی، ان کی اولاد وفات پا چکی اور جا چکی تھی۔

ابو معشر و محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ انصاری اور ہشام بن محمد ابن سائب کلبی نے اسی طرح ان کا نام بتایا، ان لوگوں نے ان کے نام نسب میں، کہ نصر بن حارث تھے، کوئی اختلاف نہیں کیا، محمد بن اسحاق نے اپنی کتاب میں روایت کی کہ وہ نمیر بن حارث تھے، یہ غلط ہے، میر لکھتا ہے کہ یہ غلطی محمد بن اسحاق کے رواۃ کی طرف سے ہے۔

حلفاء بنی ظفر



عبد اللہ بن طارق



ابن عمرو بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاۃ، ان کے کوئی پسماندہ اولاد نہ تھی، محمد بن عمر نے اسی طرح ان کا اور ان کے انخیانی بھائی معتب بن عبیدہ کا نسب بیان کیا جو ان کے ساتھ

بدر میں شریک تھے۔ لیکن محمد بن اسحاق نے ان لوگوں میں ان دونوں کا نام لیا جو بدر میں شریک ہوئے اور ان کا نسب نہیں بیان کیا اور کہا کہ وہ مستحب ابن عبدہ تھے، لیکن مشام بن محمد بن سائب الکلبی نے اپنی کتاب النسب میں ان دونوں کا کچھ بھی ذکر نہیں کیا۔

عبد اللہ بن طارق بدر واحد میں شریک ہوئے، وہ ان لوگوں میں تھے جو غزوۃ الریح میں روانہ ہوئے، بنی لیحان کے مشرکین نے گرفتار کر کے رسی سے باندھا کہ حبیب بن عدی کے ساتھ لے لیجائیں، جب وہ مرا نظران میں تھے تو انھوں نے کہا، واللہ میں تمہارے ساتھ نہ رہوں گا کیونکہ میرے لیے میرے ان ساتھیوں میں نمونہ ہے جو اس روز قتل کر دیے گئے، انھوں نے اپنا ہاتھ رسی سے نکال لیا اور تلوار لے لی، لوگ ان کے پاس سے ہٹ گئے، ان پر حملہ کرنے لگے اور وہ ان سے پھٹنے لگے، لوگوں نے انھیں پتھر مار کے شہید کر دیا، ان کی قبر مرا نظران میں ہے، یوم الریح ہجرت کے چھتیسویں صفر میں ہوا۔

ان کے اخیا فی بھائی، -

معتب بن عبید



ابن ایاس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف ابن قضاہ، محمد بن عمر نے اسی طرح کہا، محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ معتب بن عبدہ تھے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ انصاری نے کہا کہ وہ معتب بن عبید ابن سواد بن الہشتم بن ظفر تھے،

ان کی والدہ بنی عذرہ کی شاخ بنی کاہل سے تھیں، ان کے اخیا فی بھائی عبد اللہ بن طارق بن عمرو البلوی بنی ظفر کے حلیف تھے، بنی ظفر میں ان کا

نسب جسے معلوم نہ تھا اس نے انھیں ان کے بھائی عبداللہ بن طارق کی وجہ سے بلی سے منسوب کر دیا۔

معتب بن عبید کے کوئی اولاد نہ تھی، ان کے بھتیجے اسیر بن عروہ ابن سواد بن الہشیم بن ظفران کے وارث ہوئے، معتب بن عبید بدر واحد میں شریک ہوئے؛ یوم الرزح میں مرا نظران میں شہید ہوئے۔
کل پانچ اصحاب :-

(بنی عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس پھر بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف میں سے)۔

بشیر بن عبدالمنذر

ابن رفاعہ بن زبیر بن امیہ بن زید، ان کی والدہ منیبہ بنت زید بن ضبیحہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف تھیں، ان کے کوئی پس ماند اولاد نہ تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشیر بن عبدالمنذر اور عاتل بن ابی البکیر کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، کہا جاتا ہے کہ عاتل بن ابی بکیر اور محمد بن ابی ذیاد کے درمیان آپ نے عقد مواخاۃ کیا، بشیر بدر میں شریک ہوئے اور اسی روز شہید ہوئے، ابو ثور نے قتل کیا۔

سائب بن ابی لبابہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشیر بن عبدالمنذر کا حصہ لگھایا، اور معن بن عدی ہمارے پاس ان کا حصہ لائے ان کے بھائی :-

رفاعہ بن عبدالمنذر

ابن رفاعہ بن زبیر بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف، ۲۹

ان کی والدہ نسیمہ بنت زید بن ضبیعہ بن زید تھیں، ان کی ایک لڑکی تھی جس کا نام ملیکہ تھا، اُن سے عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد المخزومی نے نکاح کیا نسیمہ کی والدہ ظبیہ بنت نعمان بن عامر بن مجتح بن العطف بن ضبیعہ بن زید ہیں۔
 بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمر رفاعہ بن عبد المنذر ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں شریک ہوئے، وہ بدر و احد میں حاضر ہوئے اور ہجرت کے بتیسویں چھینے ماہ شوال میں یوم احد میں شہید ہوئے، ان کی کوئی پس ماندہ اولاد نہ تھی۔
 اور ان دونوں کے بھائی :-

ابو لبابہ بن عبد المنذر

ابن رفاعہ بن زبیر بن امیہ، نام بشیر تھا، ان کی والدہ بھی نسیمہ بنت زید بن ضبیعہ تھیں۔
 ابو لبابہ کی اولاد میں سائب تھے، ان کی والدہ زینب بنت خذلم ابن خالد بن ثعلبہ بن زید بن عبید بن امیہ بن زید، اور لبابہ (لڑکی) جن کے نام سے ان کی کنیت ابو لبابہ تھی اور جن سے عمر بن الخطاب نے نکاح کیا، ان سے ان کے یہاں ولادت بھی ہوئی۔ اور ان کی والدہ نسیمہ بنت فضالہ ابن نعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ بن زید تھیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی جانب روانہ ہوئے تو آپ نے ابو لبابہ کو مدینے پر عامل بنا کے روحاء سے واپس کیا ان کے لیے غنیمت و ثواب میں حصہ مقرر کیا اور وہ انھیں کے مثل ہو گئے جو بدر میں شریک تھے۔

عبد المنذر بن کنف سے جو حادثہ الانصار میں سے تھے، مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو لبابہ کو مدینے پر اپنا جانشین بنایا، اُن کے لیے

غنیمت و ثواب کا حصہ لگایا وہ انھیں کے مثل ہو گئے جو اس میں شریک ہوئے تھے، ابولبابہ احد میں بھی حاضر ہوئے، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۃ السویق کے لیے روانہ ہوئے تو ان کو مدینے پر اپنا جانشین بنایا، غزوۃ فتح میں بنی عمرو بن عوف کا جھنڈا انھیں کے پاس تھا۔

وہ تمام شاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی روایت کیں۔ ابولبابہ کی وفات عثمان بن عفان کے قتل کے بعد اور علی بن ابی طالب کے قتل سے پہلے ہوئی۔ اور آج ان کی پس ماندہ اولاد ہے۔

ابولبابہ نے یوم نبی قرظہ میں جس وقت گناہ کا ارتکاب کیا بنی قریظہ کو اس راز سے آگاہ کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو ذبح کریں گے، تو وہ مسجد نبی علیہ السلام میں، بمقام اسطوانہ مخلقہ، رسی سے بندھ گئے، یہاں تک کہ اللہ نے ان کی توبہ قبول کی۔

سعد بن عبید

— — — — —

ابن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید، یہ وہی تھے جنھیں سعد الفارسی کہا جاتا تھا، ان کی کنیت ابو زید تھی، کوفے کے لوگ روایت کرتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا، محمد بن اسحاق و ابو معشر اس طرح ان کا نسب بیان کرتے تھے کہ سعد بن عبید بن النعمان بن قیس،

سعد بن عبید بدر و احد و خندق اور تمام شاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ان کے بیٹے عمیر بن سعد عمر بن الخطاب کے زمانے میں شام کے کسی حصے کے والی تھے، سعد بن عبید ہجرت کے سولھویں سال

جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے اس وقت چونسٹھ سال کے تھے، اپنے بعد کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب نے سعد بن عبید سے، جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے، اور جس کو ان پر موت کی مصیبت آئی وہ میدان جنگ سے بھاگے اور وہ قاری کہلاتے تھے، ان کے سوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کوئی قاری نہیں کہلاتا تھا، ان سے عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ ملک شام میں تمہیں جہاد سے دلچسپی ہے، وہاں مسلمانوں کی شدید خوریزی کی گئی اور دشمن ان پر دلیر ہو گئے شاید تم شکست کی بدنامی کا داغ دھو سکو، انھوں نے کہا، نہیں، میں سوائے اس زمین کے اور کہیں نہیں جاؤں گا جہاں سے میں بھاگا تھا اور سوائے ان دشمنوں کے جنھوں نے میرے ساتھ وہ کیا جو کیا میں کبھی اور سے نہیں لڑوں گا۔ وہ قادسیہ آئے اور شہید ہوئے۔

سعد بن عبید سے مروی ہے کہ انھوں نے لوگوں کو خطہ سنایا کہ کل ہم دشمن کا مقابلہ کریں گے اور کل ہم شہید ہوں گے، لہذا تم لوگ نہ ہمارے بدن سے خون دھو نا اور نہ سوائے ان کپڑوں کے جو ہمارے بدن پر ہیں کوئی اور کفن دینا۔

عویم بن ساعدہ

ابن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن اور والدہ حمیرہ بنت سالم بن سلمہ بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف تھیں، عویم کی اولاد میں عقبہ و سويد تھے، سويد یوم جنگ حرہ میں قتل ہوئے،

اور قرظہ، ان کی والدہ امامہ بنت بکیر بن ثعلبہ بن حدید بن عامر بن کعب بن مالک
 ابن غضب بن جشم بن خزرج تھیں، صرف محمد اسحاق نے عویم بن ساعدہ بن
 ۳۱ صلحہ کہا ہے لیکن ہم نے صلحہ کو نسب میں نہیں پایا، وہ بی بن عمرو بن الحاف
 قضاہ میں سے بنی امیہ بن زید کے حلیف تھے، اسے سوائے محمد بن اسحاق
 کے اور کسی نے نہیں بیان کیا۔ عویم کی پس ماندہ اولاد مدینے اور دہلی
 میں تھی،

عویم ان آٹھ آدمیوں میں سے تھے جن کے متعلق روایت کی گئی کہ وہ
 ان انصار اولیٰ میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکے میں قدمیں
 ہوئے اور اسلام لائے، بروایت محمد بن عمر، عویم ہر دو عقبہ میں شریک
 ہوئے، اور بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی مشرہ و ستر انصار کے
 ہمراہ عقبہ آخرہ میں حاضر ہوئے،

سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عویم
 ابن ساعدہ اور عمر بن الخطاب کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، بروایت محمد بن اسحاق
 آپ نے عویم بن ساعدہ اور حاطب بن ابی بلتعہ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔
 حمزہ بن عبد اللہ بن زبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا
 کہ اللہ کے بندوں میں اور اہل جنت میں عویم بن ساعدہ کیسے اچھے بندے اور آدمی
 ہیں،

موسیٰ نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”ہید الرجال یحبون ان
 یتطہروا واللہ یحب المتطہرین“ (اس (مسجد قباء) میں ایسے لوگ ہیں جو
 خوب پاک رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ خوب پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے)
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے عویم بن ساعدہ ہیں، موسیٰ
 نے کہا کہ عویم سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنا اجابت کا مقام پانی سے
 دھویا، جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا، واللہ اعلم۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ دو مرد صالح جو اپنی قوم کے ایما سے نفی
 بنی ساعدہ کا ارادہ کر رہے تھے، ابو بکر و عمرؓ سے ملے، ان دونوں مرد صالح نے کہا،

اے سرگروہ ہاجرین کہاں کا قصد ہے ابو بکرؓ نے کہا کہ براہِ انصار سے ملنا چاہتے ہیں ان دونوں نے کہا کہ تم پر یہ ضروری نہیں کہ ان انصار کے پاس نہ جاؤ، اپنا کام پورا کرو (یعنی جاؤ)۔

ابن شہابؒ نے کہا کہ عروۃؓ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ مرو صالحؓ، جو ابو بکرؓ و عمرؓ سے ملے تھے، عویم بن ساعدہؓ اور معن بن عدیؓ تھے عویم بن ساعدہؓ وہی ہیں جن کے متعلق ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ”فیدرہا ل یحبون ان یتطہروا و اللہ یحب المطہرین“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے عویم بن ساعدہؓ نہایت خوب آدمی ہیں، ہمیں یہ نہیں معلوم ہوا کہ آپ نے عویم بن ساعدہؓ کے علاوہ کسی اور کا بھی ذکر کیا تھا۔

عویم بن ساعدہؓ نے خلافتِ عمرؓ بن الخطابؓ میں وفات پائی، اس وقت ان کی عمر سیٹھ یا چھیاسٹھ سال کی تھی۔

ثعلبہ بن حاطب

۳۲

ابن عمر بن عبید بن امیہ بن زیدؓ، ان کی والدہ امامہ بنت صامت بن خالد بن عطیہ بن حوٰط بن حبیب بن عمرو بن عوف تھیں۔
ثعلبہؓ کی اولاد میں عبید اللہؓ و عبد اللہؓ و عمیرؓ تھے، ان کی والدہ بنی واقف میں سے تھیں۔

رفاعہؓ اور عبد الرحمنؓ و جہاضؓ و عمیرہؓ، ان کی والدہ کلبہ بنت عقبہؓ ابن بشیرؓ، غطفان میں سے تھیں، آج ثعلبہ بن حاطبؓ کی مدینے اور بغداد میں اولاد ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثعلبہ بن حاطب اور معتب بن حمراء کے درمیان جو خرمہ حلیف بنی مخزوم میں سے تھے عقد موافقہ کیا، ثعلبہ بن حاطب بدر و احد میں شریک ہوئے۔
ان کے بھائی،۔

حارث بن حاطب

ابن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید، ان کی والدہ امامہ بنت صامت بن خالد بن عطیہ تھیں۔

حارث کی اولاد میں عبد اللہ تھے، ان کی والدہ ام عبد اللہ بنت اوس بن حارثہ بنی حجبہ سے تھیں، آج ان کی باقی ماندہ اولاد ہے، ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی،

عبد اللہ بن کثیف سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بدر کی طرف روانہ ہوئے تو حارث بن حاطب کو الرواح سے بنی عمرو بن عوف کی طرف کسی کام سے جس کا آپ نے انھیں حکم دیا تھا، واپس کر دیا، غنیمت و ثواب میں آپ نے ان کا حصہ بھی لگایا، وہ انھیں کے مثل ہو گئے جو شریک تھے، محمد بن اسحاق نے اسی طرح بیان کیا، محمد بن عمر نے کہا کہ حارث، احد خندق، حدیبیہ اور خیبر میں شریک تھے، غزوہ خیبر میں شہید ہوئے، انھیں قلعے کے اوپر سے کسی نے تیر مارا جو دماغ میں لگا۔

رافع بن عتجدہ

عتجدہ ان کی والدہ ہیں، والد عبد الحارث، ہلی کے حلیف تھے، اور

بنی قضاعہ میں سے تھے جو یہ دعویٰ کرتے تھے کہ انھیں (بلی) میں سے ہیں، محمد بن اسحاق بھی اسی طرح کہا کرتے تھے، صرف ابو معشر نے انھیں عامر بن عنجدہ کہا ہے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع بن عنجدہ اور حصین بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، رافع بدرواحد و خندق میں شریک تھے، ان کی پسماندہ اولاد نہ تھی۔

عبید بن ابی عبید

۳۳

محمد بن سعد نے کہا کہ میں نے اُس شخص سے سنا، جو کہتا تھا کہ بلی قضاعہ میں سے تھے، کہ عبید انھیں (بلی) میں سے تھے، اسی طرح محمد بن اسحاق نے بھی کہا، بعض لوگ ان کو اور رافع بن عنجدہ کو بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب کرتے ہیں، میں نے ان دونوں کی ولادت اور نسب کو بنی عمرو بن عوف کے انساب میں تلاش کیا مگر نہ ملا۔ ان دونوں کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی، عبید بدرواحد و خندق میں شریک تھے۔
کل نواصحاب:-

(بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف)

عاصم بن ثنابت

ابن قیس، یہ قیس وہی ہیں جو ابو القلح بن عاصمہ بن مالک بن امہ

ابن ضبیعہ تھے ان کی والدہ شمس بنت ابی عامر بن صفی بن نعمان بن مالک ابن امیہ بن ضبیعہ تھیں۔

عاصم کی اولاد میں محمد تھے، ان کی والدہ ہند بنت مالک بن عامر بن حذیفہ بنی جحبہ بن کلفہ میں سے تھیں، ان کی اولاد میں سحاحوص بن عبد اللہ ابن محمد بن عاصم شاعر ہوئے، عاصم کی کنیت ابو سلیمان تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن ثابت اور عبد اللہ بن جحش کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، عاصم بدر و احد میں شریک ہوئے، غزوۂ احد میں مسلمان بھاگے تو وہ ثابت قدمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، انھوں نے آپ سے موت پر بیعت کی، اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامزد تیر اندازوں میں سے تھے۔

احد میں مشرکین کے جھنڈے والوں میں سے عارث اور مسافع فرزند ان طلحہ بن ابی طلحہ کو قتل کیا، ان کی والدہ سلافہ بنت سعد بن الشہید بنی عمرو بن عوف میں سے تھی، اس نے نذر مانی کہ عاصم کے کاسۂ مرہ بنام شہر اب پیسے لگی اور ان کا سر لانے والے کے لیے سواؤنٹیاں انعام رکھا۔

بنی طیان قبیلہ ہذیل کے چند آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور درخواست کی کہ آپ ان کے ہمراہ چند ایسے آدمی روانہ کریں جو انھیں قرآن پڑھائیں اور شرائع اسلام سکھائیں، انھیں نے ان کے ہمراہ اپنے چند اصحاب کے ساتھ عاصم بن ثابت کو روانہ کر دیا۔

جب وہ لوگ اپنے بستوں میں پہنچے تو مشرکین نے کہا کہ تم لوگ اسیر (قیدی) بن جاؤ، ہم تمہیں قتل کرنا نہیں چاہتے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں سکھائیں اور تمہارے ذریعے سے قیمت حاصل کریں، عاصم نے کہا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ کبھی کسی مشرک کے پڑوس میں نہ آؤں گا۔ وہ ان سے جنگ کرنے لگے اور رجز پڑھنے لگے، انھوں نے اتنی

تیر اندازی کی کہ ان کے تیر ختم ہو گئے، پھر نیزہ مارنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھی ٹوٹ گیا تلوار رہ گئی، تب انھوں نے کہا کہ اے اللہ میں نے ابتداء ۳۴ روز میں تیرے دین کی حمایت کی لہذا آخر روز میں تو میرے گوشت کی حفاظت کر، مشرکین ان کے ساتھیوں میں سے جسے قتل کرتے تھے اس کی کھال اتار لیتے تھے، انھوں نے جنگ کی مشرکین میں سے دو کو زخمی کیا اور ایک کو قتل کیا، اور کہنے لگے:

ورثت ججدی معشر لکرها

انا ابوسلیمان مثل سرلما

میں نے اپنی بزرگی و برتری ایسوں کے لیے ورثت میں چھوڑی ہے جو شریف و کریم ہیں۔

(میں ابوسلیمان ہوں، میرے ہی جیسے بہادری ہمت امور کا قصد کرتے ہیں۔)

اصیب مرشد و خالہ قیاما

(مرشد و خالہ صوبوں کو تو میں کھڑے کھڑے سمجھ لوں گا)

لوگوں نے اتنی نیزہ بازی کی کہ ان کو قتل کر دیا۔ سر کاٹنا چاہا تو اللہ نے ان کے پاس بھڑا زہور بھیج دیا جس نے مخالفت کی، شب کو اللہ تعالیٰ نے ایک نامعلوم سیلاب بھیج دیا جو انھیں بھلے گیا۔ وہ لوگ ان کے پاس نہ پہنچ سکے۔ عاصم نے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا تھا کہ نہ وہ کسی مشرک کو چھوئیں گے نہ کوئی مشرک انھیں چھوے گا۔ ان کا اور ان کے ساتھیوں کا قتل ہجرت کے چنیسویں مہینے صفر میں یوم الرجیع میں ہوا۔

مُعْتَب بن قُثَیْر

— — — — —

ابن ثعلب بن زید بن العطف بن ضیعہ بن کوئی اولاد باقی

نہ رہی تھی۔ بدر و احد میں حاضر ہوئے تھے۔ محمد بن اسحاق نے اسی طرح تذکرہ کیا ہے۔

ابو لکیل بن الازعر

ابن زید بن العوف بن ضبیعہ ان کی والدہ ام عمرو بنت الاشرف
ابن العوف بن ضبیعہ تھیں کوئی اولاد باقی نہ رہی۔ وہ بدر و احد
میں حاضر ہوئے۔ محمد بن اسحاق نے اسی طرح کہا ہے۔

عمیر بن معبد

ابن الازعر بن زید بن العوف بن ضبیعہ ان کی کوئی اولاد نہ رہی۔ ضرر
محمد بن اسحاق ان کو عمرو بن معبد کہتے تھے، بدر و احد و خندق اور تمام
مشاہدیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ یوم خین میں وہ
ان تنہا صبر کرنے والوں میں سے ایک تھے جن کے رزق کا اللہ تعالیٰ افضل ہو گیا تھا۔
کل چار آدمی۔

بنی عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف

انیس بن قتاوہ

ابن ربیعہ بن خالد بن حارث بن عبید محمد بن اسحاق و محمد بن عمر

اسی طرح انیس کو کہتے تھے، موسیٰ بن عقبہ الیاس کہتے تھے، اور ابو معشر انس کہتے تھے، خنساء بنت خدام الاسدیہ کے شوہر تھے، بدر و احد میں حاضر ہوئے ہجرت کے بیسیویں مہینے شوال میں، غزوہ احد میں شہید ہوئے ابو الحکم ابن الاخنس بن شریق التثقیفی نے قتل کیا۔ انیس کی کوئی باقی ماندہ اولاد نہیں۔ صرف ایک آدمی:

بنی العجلان بن حارثہ، کہ بلی قضاہ میں سے تھے
اور رب کے رب بنی زید بن مالک بن عوف کے حلفا تھے

معن بن عدی بن الجحد

ابن العجلان بن حارثہ بن ضیعہ بن حرام بن بھل بن عمرو بن جشم بن وھم ابن ذبیان بن یمیم بن ذہل بن بنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاہ، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و محمد بن عمر ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، قبل اسلام عربی خط میں کتابت کرتے تھے، حالانکہ عرب میں کتابت بہت کم تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معن بن عدی اور زید بن الخطاب بن نفیل کے درمیان عقد موافقہ کیا، دونوں کے دونوں سلسلہ میں خلافت ابو بکر میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، آج معن کی باقی ماندہ اولاد ہے۔ اور معن بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ معن بن عدی ان دو شخصوں میں سے

تھے جو ابو بکرؓ سے اس وقت ملے جب وہ سقیفہ بنی ساعدہ کا ارادہ کر رہے تھے، انھوں نے کہا کہ تم پر ضروری نہیں کہ ان کے پاس نہ جاؤ، اپنا کام پورا کرو۔

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ جس وقت اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی تو لوگ آپ پر روئے اور کہا کہ واللہ ہم یہ چاہتے تھے کہ آپ سے پہلے مر جاتے، اندیشہ ہے کہ ہم آپ کے بعد گھٹنے میں نہ پڑ جائیں، معنی نے کہا کہ واللہ میں نہیں چاہتا کہ آپ سے پہلے مر جاتا تو قنکہ میں آپ کی وفات کے بعد بھی تصدیق نہ کر لوں جیسا کہ آپ کی حیات میں تھی، معنی سلیمہ کذاب کی جنگ میں یا مہ میں شہید ہوئے۔
ان کے بھائی؛

عاصم بن عدی



ابن الجعد بن العجلان، محمد بن عمر نے کہا کہ ان کی کنیت ابو بکر تھی، اور عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی، ان کی باقی ماندہ اولاد تھی۔

عاصم بن عدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روانگی بدر کا ارادہ کیا تو قباد اور اہل عالیہ پر کسی وجہ سے جو آپ کو ان لوگوں سے پہنچی، عاصم بن عدی کو خلیضہ بنا دیا اور ان کے لیے غنیمت و ثواب میں حصہ لگایا، وہ انھیں کے مثل ہو گئے جو اس میں شریک تھے، محمد اسحاق نے بھی اسی طرح کہا، محمد بن عمر نے کہا کہ عاصم بن عدی احد اور خندق اور تمام شاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اور ان کے ہمراہ مالک بن النخشم کو تبوک سے بھیجا، ان دونوں نے مسجد حنار کو جو قبا میں نبی عمرو بن عوف میں تھی آگ لگا دی، عاصم (قدیں) مائل بہ پستی تھے، مہندی کا خضاب لٹکاتے تھے۔ معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت میں ۴۰ھ میں مدینہ میں وفات پائی، اُس وقت ایک سو پندرہ سال کے تھے۔

ثابت بن اقرم

ابن ثعلبہ بن عدی بن الجعد بن العجلان، ان کی کوئی باقی ماندہ اولاد نہ تھی، مدرواح و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، خالد بن الولید کے ساتھ ابوبکرؓ کی خلافت میں مزنین کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ اسی طرح محمد بن اسحاق نے بھی کہا۔

علی بن عقیلہ فزاری نے اپنے والد سے روایت کی کہ خالد بن الولید لوگوں کے مقابلے پر روانہ ہوئے، وقت کی اذان سننے توڑک جانے اور اگر اذان نہ سننے تو حکم کرتے، جب وہ اُس قوم کے قریب پہنچ گئے جو بزاخہ میں تھی تو عکاشہ بن محسن اور ثابت بن اقرم کو اپنے آگے منبر بنا کر بھیجا کہ دشمنوں کی خبر لائیں، دونوں سوار تھے، عکاشہ اپنے گھوڑے پر جس کا نام الزرام تھا اور ثابت اپنے گھوڑے پر جس کا نام المجر تھا، عکاشہ اور ثابت کا سنا سنا طلیحہ اور اس کے بھائی سلمہ فرزدان فیلہ سے ہوا جو انھیں کی طرح اپنے پیچھے والوں کے خیر تھے، طلیحہ نے تنہا عکاشہ کو گھیر لیا اور سلمہ نے ثابت بن اقرم کو، فرادیر بھی نہ گذری کہ سلمہ نے ثابت بن اقرم کو قتل کر دیا، طلیحہ نے سلمہ کو آواز دی کہ اس آدمی پر میری مدد کریں مجھے قتل کرنا چاہتا ہے، سلمہ عکاشہ پر پلٹ پڑا اور دونوں نے مل کر ان کو بھی قتل کر دیا خالد بن الولید

مسلمانوں کو اپنے ہمراہ لے کے آئے تو ان لوگوں کو سوائے مقتول ثابت ابن اقرم کے اور کسی چیز سے خون نہ ہوا جن کو سواریاں روند رہی تھیں، یہ مسلمانوں پر گراں گزرا، وہ زیادہ نہ چلنے پائے تھے کہ مقتول عکاشہ کو بھی روندنا۔

۳۷ ابی دؤاد اللہبی سے مروی ہے کہ ہم دو سو سوار مقدمہ تھے، زید بن الخطاب ہمارے امیر تھے، ثابت بن اقرم عکاشہ بن محسن ہمارے آگے تھے، جب ہم لوگ ان دونوں کے پاس سے گزرے تو ہمیں برا معلوم ہوا، خالد اور مسلمان اب تک ہمارے پیچھے تھے، ہم ان دونوں (مقتولوں) کے پاس کھڑے رہے یہاں تک کہ خالد بن الولید آتے ہوئے نظر آئے، ان کے حکم سے ہم نے ثابت اور عکاشہ کو مع ان کے کپڑوں اور خون کے دفن کر دیا، ہم نے عکاشہ پر عجیب زخم پائے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ہم نے ان دونوں کے قتل کے بارے میں جو کچھ سنایا اس میں سب سے زیادہ تلمیذ ہے، ان کو طلحہ الاسدی نے سلاخ میں بزاخہ میں قتل کیا۔

زید بن اسلم

ابن ثعلبہ بن عدی بن الجعد بن العجلان، ان کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی، بدر و احد میں شریک تھے، اسی طرح محمد بن اسحاق نے بھی بیان کیا۔

عبداللہ بن سلمہ

— — — — —

ابن مالک بن حارث بن مدی بن الجعد بن العجلان، کثرت ابو حارث تھی، ان کی باقی ماندہ اولاد ہے، محمد بن اسحاق نے اسی طرح کہا کہ ان کی اولاد میں سے ابو عبد الرحمن محمد بن عبد الرحمن العجلانی المدنی تھے ان کے پاس چند احادیث لوگوں کے امور کے متعلق تھیں جن کو وہ روایت کرتے تھے، ہشام بن محمد بن سائب الکلبی وغیرہ ان سے ملے ہیں اور ان سے روایت کی ہے، عبداللہ بن سلمہ بدر واحد میں شریک تھے، ہجرت کے بنیسیوں چہنہ سوال میں وہ جنگ احد میں شہید ہوئے، جس نے انھیں قتل کیا وہ عبداللہ بن الزبیری تھا۔

ربیع بن رافع

— — — — —

ابن حارث بن زید بن حارثہ بن الجعد بن العجلان، ان کے کوئی باقی ماندہ اولاد نہ تھی، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر نے ان کا ان لوگوں میں ذکر کیا جو بدر میں شریک تھے، ربیع احد میں بھی موجود تھے۔
جلد چھ آدمی،

— — — — —

بنی معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف

جبر بن عتیک

ابن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ ان کی والدہ جمیلہ بنت زید بن صفی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارث بن حارث بن الاوس تھیں، جبر کی کنیت ابو عبد اللہ تھی، اولاد میں عتیک اور عبد اللہ اور اثبات تھے، ان کی والدہ ہبصہ بنت عمرو بن مالک بن سبیع قیس عیلان کے بنی ثعلبہ میں سے تھیں، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ آج سوائے جبر بن عتیک کی اولاد کے بنی معاویہ بن مالک میں سے کوئی باقی نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبر بن عتیک اور خطاب بن الارت کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، جبر بن عتیک بدر واحد خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، غزوہ فتح میں بنی معاویہ بن مالک کا جھنڈا ان سے پاس تھا،

عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر بن عتیک نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ان کی عیادت کے لیے آئے تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ جبر بن عتیک کی ۶۱۰ھ میں یزید بن معاویہ کی خلافت میں بعمر اکھتر سال وفات ہوئی۔

ان کے چچا:

بدرواحد میں شریک ہوئے، جنگ احد میں، جو ہجرت کے بتیسویں چھینے سوال میں ہوئی تھی، شہید ہو گئے۔

نعمان بن عَصْر



ابن عبید بن وائل بن حارث بن ضبیعہ بن حرام بن جُعل بن عمرو بن حشم ابن دؤم بن ذبیان بن ہمیم بن ذیل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قنعاہ ان کی کوئی پس ماندہ اولاد نہ تھی، محمد بن اسحاق و ابو سعشر و موسیٰ بن عقبہ و محمد بن عمر نے کہا کہ نعمان بن عَصْر بالکسر ہے، ہشام بن محمد بن السائب الکلبی نے کہا کہ نعمان بن عَصْر بالفتح ہے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ لقیط بن عَصْر بالکسر تھے،

نعمان بدرواحد و خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، بزمانہ خلافت ابوبکر صدیقؓ ۱۲ء میں وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

بنی حَاش بن عوف بن عمرو بن عوف کہ اہل مسجد قبا تھے



سہل بن حَنِيف



ابن وائیب بن النکیم بن ثعلبہ بن الحارث بن مجد بن عمرو بن حش ابن عوف بن عمرو بن عوف، سہل کی کنیت ابوسعید تھی، اور کہا جاتا ہے کہ ابوعبد اللہ تھی، ان کے دادا عمرو بن الحارث تھے جن کو بخرنخ کہا جاتا تھا،

سہل کی والدہ کا نام سہد بنت رافع بن عیس بن معاویہ بن امیہ بن زید بن قیس بن عامر بن مرہ بن مالک بن الاوس تھا جو جادوہ میں سے تھیں ان کے دونوں اخیانی بھائی عبد اللہ و نعمان و فرزدان ابی جعیبہ بن الازعر بن زید بن العطف بن ضبیعہ تھے

سہل بن حنیف کی اولاد میں ابو امامہ تھے جن کا نام اپنے نانا کے نام پر اسعد تھا اور عثمان تھے ان دونوں کی والدہ حبیبہ بنت ابی امامہ اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔ اسعد تھے ان کی والدہ ام کلثوم بنت عتبہ بن ابی وقاص بن وہب ابن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب تھیں آج سہل بن حنیف کی بغداد و مدینہ میں پس ماندہ اولاد ہے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل بن حنیف اور علی بن ابی طالب کے درمیان عقد مواخاۃ کیا سہل بدر و احد میں موجود تھے احد میں جس وقت لوگ بھاگے تو یہ ان لوگوں میں تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے اور آپ سے موت پر بیعت کی وہ اس روز تیروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (دشمنوں سے) مدافعت کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سہل کو تیر دو کیونکہ وہ سہل (نرم) ہیں سہل خندق اور تمام شاہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال بنی نضیر میں سے سوائے سہل بن حنیف اور ابو دجانہ سماک بن حزمشہ کے کہ دونوں فقیر تھے انصار میں سے اور کسی کو کچھ نہیں دیا۔ ابی اسحاق سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ میرے لیے سہل بے غم کو بلاؤ یعنی سہل بن حنیف کو سہل بن حنیف صفین میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ابو وائل سے مروی ہے کہ یوم صفین میں سہل بن حنیف نے کہا کہ

اے لوگو! تم اپنی رائے کو مشتبہ سمجھو، کیونکہ اللہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی ایسے امر کے لیے اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر نہیں رکھیں جس کی ہمیں طاقت نہ ہو، سوائے سہل ترین امر کے جسے ہم جانتے تھے، یہ دوسری بات تھی کہ آپ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہو۔

محمد بن ابی امامہ بن سہل نے اپنے والد سے روایت کی کہ سہل بن حنیف کی وفات ۳۳ھ میں کوخے میں ہوئی اور ان پر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔

عبد اللہ بن معقل سے مروی ہے کہ میں نے علیؑ کے ساتھ سہل بن حنیف پر نماز پڑھی، انھوں نے چھ تکبیریں کہیں۔

حنش بن المغیرہ سے مروی ہے کہ جب سہل بن حنیف کی وفات ہوئی تو انھیں الرحبہ میں علیؑ کے پاس لایا گیا، انھوں نے ان پر چھ تکبیریں کہیں، بعض جماعتوں نے اس کا انکار کیا تو کہا گیا کہ وہ بدری تھے، جب وہ آبجائہ تک پہنچے تو ہمیں قرظہ بن کعب اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ملے، انھوں نے کہا کہ یا امیر المومنین ہم ان کی نمازیں نہ تھے، فرمایا کہ تم لوگ (اب) ان پر نماز پڑھ لو، ان لوگوں نے ان پر نماز پڑھی، ان کے امام قرظہ تھے۔

حنش الکنافی سے مروی ہے کہ علیؑ نے الرحبہ بن سہل بن حنیف پر نماز جنازہ میں چھ تکبیریں کہیں۔

عبد اللہ بن معقل سے مروی ہے کہ علیؑ نے اپنے پورے زمانہ سلطنت میں جنازے پر چار چار تکبیریں کہیں سوائے سہل بن حنیف کے کہ ان پر پانچ تکبیریں کہیں اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ یہ بدری ہیں۔

عمیر بن سعید سے مروی ہے کہ علیؑ نے سہل بن حنیف پر نماز پڑھی جس میں پانچ تکبیریں کہیں، لوگوں نے کہا کہ یہ تکبیر کسی ہے تو علیؑ نے فرمایا کہ یہ سہل بن حنیف ہیں جو اہل بدر میں سے ہیں، اور اہل بدر کو غیر اہل بدر پر فضیلت ہے میں نے چاہا کہ تمہیں ان کی فضیلت سے آگاہ کر دوں۔

ایک شخص۔

بنی حجبہ بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف

منذر بن محمد

ابن عقبہ بن اُیجہ بن الجلاح بن حریش بن حجبہ، کنیت ابو عبیدہ
اور والدہ ہذیل کے آل انبی قرہ مین سے تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منذر بن محمد اور طفیل بن حارث بن مطلب کے درمیان عقد خواہا
کیا، منذر یوم بیر معونہ میں شہید ہوئے، ان کی کوئی پس ماندہ اولاد نہ تھی،
ایچہ کی دوسرے بیٹے سے باقی ماندہ اولاد تھی منذر بدر واحد میں موجود تھے۔

بنی انیف بن جثم بن عائذ اللہ کہ بلی میں سے
حلفائے بنی حجبہ بن کلفہ تھے

ابو عقیل

ان کا نام عبد الرحمن الاشقی الانیفی بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن بجان
ابن مامر بن الحارث بن مالک بن عامر بن انیف بن جثم بن عائذ اللہ
ابن نسیم بن عوف مناة بن ناج بن نسیم بن یراش تھا، وہ اریشہ بن عامر بن

عبید بن قیس بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاث بن قضاہ تھے، ابو عقیل کا نام عبد العزیز تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن عدو الاوثان (تہوں کا دشمن) رکھا۔

ہشام بن محمد بن اساب الکلبی اور محمد بن عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا، محمد بن اسحاق و ابو معشر اسی طرح انھیں جشم تک منسوب کرتے تھے، اور بقیہ ابواجدادیں بلی تک اختلاف کرتے تھے۔

ابو عقیل بدر و احد و خندق اور تمام شاہدیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جنگ یمامہ میں، جو ۱۲ھ میں بزمانہ خلافت ابو بکر صدیق ہوئی، شہید ہوئے، ان کی باقی ماندہ اولاد تھی۔

جعفر بن عبد اللہ بن اسلم الہمدانی سے مروی ہے کہ جب جنگ یمامہ ہوئی اور لوگ جنگ کے لیے صف بستہ ہو گئے تو سب سے پہلے جو شخص زخمی ہوا وہ ابو عقیل الاثیفی تھے، ایک تیر شانوں اور دل کے درمیان لگا، وہ مقتول سے ہٹ گئے، تیر نکال دیا گیا، زخم کی وجہ سے ان کا بایاں پہلو کمزور ہو گیا، دن کی ابتدائی ساعت تھی کہ انھیں اٹھا دئے تک پہنچا گیا۔

جنگ کی شدت ہو گئی تو مسلمان بھاگ کے تہاوتوں میں پہنچ گئے، ابو عقیل زخم کی وجہ سے کمزور تھے، انھوں نے معن بن عدی کو سنا کہ وہ انصار کو آواز دے رہے ہیں کہ خدا سے ڈرو اور اپنے دشمن پر حملہ کرو، معن بلبے قدم اٹھا کر قوم کے پاس آ رہے تھے، یہ اس وقت ہوا جب انصار نے آواز دی کہ ہمیں تنہا چھوڑ دو، ہمیں تنہا چھوڑ دو، یعنی دوسرے گروہوں سے ہمیں چھانٹ کر الگ کر دو کہ ہم جنگ کریں، ایک ایک آدمی کو پہچان پہچان کر لوگوں نے چھانٹ دیا، عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ابو عقیل اپنی قوم کے پاس جانے کے لیے کھڑے ہوئے، میں نے کہا اے ابو عقیل، تم کیا ارادہ کرتے ہو، تم میں جنگ کی طاقت نہیں ہے، انھوں نے کہا کہ منادی نے میرا نام لے کے پکارا ہے میں نے کہا کہ وہ صرف اے انصار کہتا ہے، اس کی مراد مجرمین سے نہیں ہے، ابو عقیل نے کہا کہ میں بھی انصار کا ایک شخص ہوں اور میں اسے جواب دوں گا

اگرچہ گھٹنوں ہی کے بل ہو۔

ابوعقیل نے کمر باندھ لی اور برہنہ تلوار داسٹے ہاتھ میں لے لی پھر وہ ندا دینے لگے ”اے انصار! جنگ خنین کی طرح دوبارہ حلا کر دو“ لوگ جمع ہو کر جرات کے ساتھ مسلمانوں کے پاس اپنے دشمن کے اس طرف آرہے تھے، یہاں تک کہ سب باغ میں دشمن کے پاس گھس پڑے اور مل گئے اور ہمارے اعدان کے درمیان تلوار چلنے لگی۔

میں نے ابوعقیل کو دیکھا کہ ان کا زخمی ہاتھ شانے سے کاٹ دیا گیا تھا اور وہ زمین پر پڑا تھا، ان کے چودہ زخم تھے کہ ہر زخم ہلک تھا، اور انھوں نے اللہ کے دشمن سلیمہ کو قتل کر دیا تھا۔

میں نیزی کے ساتھ ابوعقیل کے پاس گیا نزع کا عالم تھا، عرض کی اے ابوعقیل تو انھوں نے لڑکھڑائی ہوئی زبان سے ”لیک کہا“ اور پوچھا کہ کس کو شکست ہوئی۔ میں نے کہا کہ آپ خوش ہوں، آواز کو اور بلند کر کے کہا کہ اللہ کا دشمن قتل ہو گیا، انھوں نے اللہ کی حمد کے ساتھ اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور انتقال کر گئے، (رحمہ اللہ)

آنے کے بعد میں نے ان کا تمام واقعہ عمر سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ وہ ہمیشہ شہادت کی دعا کیا کرتے تھے اور اسی کو طلب کرتے تھے، اگرچہ میں انھیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منتخب اصحاب اور پرانے اسلام والوں میں نہیں جانتا تھا،

کل دو آدمی

بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف

عبداللہ بن جلیبر

ابن نعمان بن امیہ بن البرک کہ امرائی اقیس بن ثعلبہ بن عمرو بن

عوف تھے، ان کی والدہ بنی عبد اللہ بن عطفان میں سے تھیں، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے،

عبد اللہ بدر و احد میں بھی شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں تیر اندازوں پر جو پچاس تھے، انھیں عامل بنایا، وہ لوگ عینین پر جو قافہ میں ایک پہاڑ ہے کھڑے ہو گئے اور آپ نے انھیں حکم دیا اس مورچے پر کھڑے رہنا اور ہماری پشت کی حفاظت کرنا، ہمیں فتح مند دیکھنا تب بھی ہماری شرکت نہ کرنا، اور اگر ہمیں مقتول ہوتے دیکھنا تب بھی ہماری مدد نہ کرنا۔

جب مشرکین کو شکست ہوئی تو مسلمانوں نے ان کا تعاقب کر کے جہاں چاہا انھیں تیر تیغ کرنا، اور لشکر کو لوٹنا اور غنائم کو لینا شروع کر دیا، بعض تیر اندازوں نے کہا کہ تم لوگ یہاں بیکار کیوں کھڑے ہو، اللہ نے دشمن کو شکست دے دی، لہذا اپنے بھائیوں کے ساتھ تم بھی غنیمت حاصل کرو، دوسرے لوگوں نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہماری پشت کی حفاظت کرنا، لہذا تم اپنی جگہ سے مت ہٹو، ان لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد نہ تھی، اللہ نے دشمن کو ذلیل کر دیا اور انھیں شکست دے دی،

عبد اللہ بن جبیر جو ان کے امیر تھے اور اس روز سفید کپڑوں کا علم لیے ہوئے تھے، ان سے مخاطب ہوئے، پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی جس کا وہ اہل ہے، پھر اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت کا حکم دیا اور اس کا کہ کوئی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہ ہو۔

لوگ نہ مانے اور چلے گئے، عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ تیر اندازوں کی قبیل جماعت رہ گئی جن کی تعداد دس ہجرت تھی، ان میں حارث بن اسد ابن رافع بھی تھے۔

خالد بن الولید نے پہاڑ کے غلار اور وہاں کے لوگوں کی قلت کو دیکھا

تو اس جانب شکر کو پھیر دیا، عکرمہ بن ابی جہل بھی اس کے ساتھ ہو گیا، دونوں تیر اندازوں کے مقام تک گئے اور بقیہ تیر اندازوں پر حملہ کر دیا اس قوم نے ان کو تیر مارے یہاں تک کہ سب ہلاک ہو گئے، عبداللہ بن جبیر نے بھی تیر مارے ان کے تیر ختم ہو گئے، نیزہ بازی کی، وہ بھی ٹوٹ گیا، پھر انھوں نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور لڑے یہاں تک کہ قتل ہو گئے۔

جب وہ گر پڑے تو لوگوں نے انھیں برہنہ کر کے بہت بری طرح تشدد کیا (یعنی ناک کان کاٹے) نیزے ان کے پیٹ میں گھسے تھے انھوں نے ناف سے کولوں تک اور وہاں سے پیڑ تک چاک کر دیا تھا، ان کی آنتیں پیٹ سے نکل پڑی تھیں۔

خوات بن جبیر نے کہا کہ جب مسلمان گھومتے ہوئے اس گذرگاہ پر آئے میں بھی اسی حالت میں ان پر گذرا، میں اس مقام پر ہنسنا جہاں کوئی ہنسنا اس مقام پر اونگھنا جہاں کوئی اونگھنا اور اس مقام پر بخل کرتا جہاں کسی نے بخل کیا۔ کہا گیا کہ یہ کیا کیفیت ہے؟

میں نے انھیں اٹھایا، دونوں بازو میں لے کر لڑے اور ابوحنہ نے دونوں پاؤں اپنے عمامے سے ان کا زخم باندھ دیا، جس وقت ہم انھیں اٹھائے ہوئے تھے مشرکین ایک کنارے تھے، میرا عمامہ ان کے زخم سے کھل کر گر پڑا، آنتیں باہر آ گئیں، میرے ساتھی گھبراے اور اس خیال سے کہ دشمن قریب ہے اپنے پیچھے دیکھنے لگے، میں ہنسا۔

ایک شیخ نیزہ لے کے بڑھا، اُسے میرے حلق کے سامنے لارہا تھا، مجھ پر نیند غالب آ گئی اور نیزہ ہٹ گیا، جب میں ان کی قبر تک پہنچا تو یہ حالت دیکھی کہ پہاڑ ہم پر سخت ہو گیا،

میرے ساتھ کمان بچی تھی، اعمیں میدان میں آمارا اور کمان کے کنارے سے قبر کھودی، کمان میں تانت (وتر) بندھی تھی میں نے کہا کہ میں تانت کو نہ توڑوں گا، اسے کھول ڈالا، اور اس کے کنارے سے قبر کھودی

جب پورے طور پر کھود لی تو انھیں دفن کر دیا،
اس سے فارغ ہو کر واپس ہوئے، مشرکین اب تک کنارے ہی تھے
حالانکہ ہم نے مدافعت کی تھی مگر انھوں نے اپنی واپسی تک تیر اندازی نہیں کی،
جس شخص نے عبد اللہ بن جبیر کو قتل کیا وہ مکرہ بن ابی جہل تھا۔
عبد اللہ بن جبیر کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی۔
ان کے بھائی :-

خوات بن جبیر

ابن نعمان بن امیہ بن البرک، یہی امرئ القیس بن ثعلبہ تھے، ان کی والدہ
نبی عبد اللہ بن عطفان میں سے تھیں،
خوات کی اولاد میں صالح و حبیب تھے جو جنگ حرہ میں مقتول ہوئے،
دونوں کی والدہ نبی فقیہ کی شاخ نبی ثعلبہ میں سے تھیں،
سالم اور ام سالم اور ام قاسم، ان کی والدہ عمیرہ بنت خنظلہ بن حبیب بن
احمر بن اوس بن حارثہ بن ابی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ کے نبی انیف میں سے
تھیں، خنظلہ بن حبیب بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے،
داؤد و عبد اللہ، بروایت عبد اللہ بن محمد بن عمارہ انصاری و دیگر
اہل علم ان کی کنیت انھیں (عبد اللہ) کے نام سے ابو عبد اللہ تھی،
محمد بن عمر کہتے تھے خوات کی کنیت ابو صالح تھی۔
قیس بن ابی حذیفہ نے خوات بن جبیر سے روایت کی کہ ان کی کنیت
ابو عبد اللہ تھی۔
لوگوں نے بیان کیا کہ خوات بن جبیر جاہلیت میں صاحب ذات النخیں تھے

لہ ذات النخین، دو مشک والی عورت، جس سے ایک شخص کے فحور کا واقعہ بہت مشہور ہے۔

اسلام لائے تو ان کا اسلام بہت اچھا ہوا۔
عبداللہ بن کنف سے مروی ہے کہ خوات بن جبریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر جانے والوں میں شریک ہو گئے۔ پھر جب وہ الروحاء پہنچے تو پتھر کی ٹوک لگ گئی جس سے وہ معذور ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ واپس کر دیا، اور غنیمت و ثواب میں حصہ لگایا، وہ انہیں کے مثل ہو گئے جو وہاں حاضر تھے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ خوات احد و خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

اعزہ خوات بن جبریر سے مروی ہے کہ خوات بن جبریر کی سہ ماہی میں جب کہ وہ چوتھیں سال کے تھے، مدینہ میں وفات ہوئی، ان کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی، وہ ہندی اور نیل کا (مرغ) خضاب لگاتے تھے اور متوسط قد کے تھے۔

حارث بن نعمان

ابن امیہ بن البرک کہ امرئ القیس بن ثعلبہ تھے، وہ خوات اور عبداللہ ابن جبریر کے چچا تھے اور ابوضیح کے بھی چچا تھے، حارث کی والدہ ہند بنت اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن خطہ اوس میں سے تھیں، ان کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی۔

موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور محمد بن عمرو عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اس پر اتفاق کیا کہ وہ بدر میں شریک تھے اور احسب میں بھی تھے۔

ابوضیاح

نام نعمان بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن البرک تھا جو امرئ القیس بن ثعلبہ تھے، ان کی والدہ ہند بنت اوس بن عدی بن امیہ بن عدی بن عامر بن خطہ اوس میں سے تھیں۔

محمد بن اسحاق و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح ابوضیاح کہا، ابو معشر بھی کہ ان سے مروی ہے ابوضیاح کہتے تھے، لوگ ان سے تعجب کرتے تھے محمد بن عمر نے کہا کہ اہل بدر میں ابوضیاح نہیں بلکہ واحد و خندق و حدیبیہ اور اخیسر میں شریک تھے، خیبر میں شہید ہوئے، اہل عیبر میں سے ایک شخص نے تلوار ماری جس نے ان کے کاسۂ سر کو کاٹ دیا، یہ شہید ہوا، ابوضیاح کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی۔

نعمان بن ابی خذمہ

ابن نعمان بن ابی خذیفہ بن البرک کہ امرئ القیس بن ثعلبہ تھے، محمد بن عمرو و ابو معشر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا، محمد بن اسحاق نے ابن ابی خزمہ کہا، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے ابن ابی خذمہ کہا، ہم نے انصار کے نسب کی کتاب دیکھی مگر نعمان بن امیہ کے ایسے دو بیٹے نہ پائے جن کی کینیت ابو خذمہ یا خذمہ یا خزمہ ہو اور نہ کوئی لڑکا (اس نام کا پایا)۔

نعمان بن ابی خذمہ، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن عمرو و محمد بن اسحاق و ابو معشر و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدیں موجود تھے وہ احید بھی تھے، ان کی

باقی ماندہ اولاد نہ تھی۔

الْبُوْحَنَّة



نام مالک بن عمرو بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف تھا محمد ابن عمر نے اپنی کتاب میں اسی طرح ان کا ذکر کیا بدر میں ذکر کیا، محمد بن اسحاق والبوختر نے بھی ان کا ذکر کیا اور ان دونوں نے ”الْبُوْحَنَّة“ کہا، دونوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ بدر میں ایسا کوئی شخص شریک نہ تھا جس کی کفیت البوْحَنَّة ہو، البوْحَنَّة بن عزیز بن عمرو بنی مازن بن النجار میں سے تھے، وہ یمامہ میں شہید ہوئے، بدر میں شریک نہیں ہوئے،

البوْحَنَّة بن عبد عمرو المازنی وہ شخص ہیں جو علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ صفین میں تھے وہ بدر میں حاضر نہیں ہوئے،

عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ شخص جو بدر میں موجود تھے البوْحَنَّة بن ثابت بن النعمان بن امیہ البرک کی اولاد میں سے تھے، ابو ضیاح کے بھائی تھے ان کی والدہ ام ابی ضیاح تھیں، احد میں شہید ہوئے، ان کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی، ہم نے کتاب نسب الانصار میں عمرو بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ کی اولاد میں انہیں نہیں پایا۔

سالم بن عمیر



ابن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف، ان کے ایک بیٹے تھے جن کا نام سلمہ تھا، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمر

و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری سالم بن عمیرہ بدر میں شریک تھے۔
 ابو مصعب اسماعیل بن مصعب بن اسماعیل بن زید بن ثابت نے اپنے
 شیوخ سے روایت کی کہ ابو عتکب بنی عمرو بن عوف میں سے تھا اور بہت بڑھا
 تھا جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے وہ ایک سو بیس سال
 کو پہنچ چکا تھا وہ اپنے شعر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر ابھارتا تھا اور
 اسلام میں داخل نہیں ہوا، سالم بن عمیرہ نے اس کے قتل کی نذر مافی اور موقع کی تلاش
 میں رہے، موقع پاتے ہی اس کو قتل کر دیا، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوا۔
 ابن قریش سے جو بنی اسد بن خزیمہ میں سے تھے مروی ہے کہ ابو عتکب ہجرت
 کے بیسویں مہینے شوال میں قتل کیا گیا۔

لوگوں نے بیان کیا کہ سالم بن عمیرہ احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے وہ ان رونے والوں میں سے ایک تھے جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تنوک جانا چاہتے تھے، ان لوگوں نے عرض کی
 کہ ہمیں سواری دیجئے وہ لوگ فقیر تھے، آپ نے فرمایا، میرے پاس کوئی سواری
 نہیں جس پر میں تم لوگوں کو سوار کروں، وہ لوگ واپس گئے، آنکھوں سے اس غم
 میں آنسو جاری تھے کہ خراج کرنے کو کچھ نہ پایا، وہ سات آدمی تھے، ان میں سالم بن
 عمیرہ بھی تھے، ہم نے ان سب کو ان کے مقامات میں ناموں کے ساتھ بیان کر دیا
 ہے۔

سالم بن عمیرہ معادیہ بن ابی سفیان کی خلافت تک زندہ رہے، ان کی باقی ماندہ
 اولاد ہے۔

عام بن قیس

ابن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد
 ابن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدر میں

شریک تھے احد میں بھی تھے، ان کی پس ماندہ اولاد تھی۔
کل آٹھ اصحاب۔

بنی غنم بن اسلم بن امرئ القیس

سعد بن خثیمہ

ابن حارث بن مالک بن کعب بن سخاط بن کعب بن حارث بن غنم بن اسلم
کنیت ابو عبد اللہ اور والدہ ہند بنت اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن
خطمہ بن جشم بن مالک اوس میں سے تھیں، ان کے اخیا فی بجائی ابو ضیاح
نعمان بن ثنابت تھے۔

سعد کی اولاد میں عبد اللہ تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
صحبت پائی اور آپ کے ہمرکاب حدیبیہ میں شریک ہوئے ان کی والدہ
جملہ بنت ابی عامر تھیں اور ابو عامر عبد عمر بن صیفی بن النعمان بن مالک
بن آمنہ بن ضبیعہ بن ہذیل بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف اوس میں سے تھے، ان کی
بقیہ اولاد تھی سندس میں ان کا آخری بھی مر گیا، کوئی پس ماندہ نہ رہا۔

محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بھی سعد بن خثیمہ کا یہی
نسب بیان کرتے تھے جو ہم نے بیان کیا، ہشام بن محمد بن السائب الکلبی بھی
ان کا یہی نسب بیان کرتے تھے، البتہ النخاط میں ان دو ذوں سے اختلاف
کرتے تھے، وہ النخاط بن کعب کہتے تھے، لیکن موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق
و ابو معشر نے بنی غنم بن اسلم کے شجر کا یہ بدر کے ناموں اور ان کے باپ کے
ناموں پر اضافہ نہیں کیا، ان لوگوں کو ان کا نسب معلوم نہیں ہوا۔

ان سب کی روایت میں سعد بن خثیمہ منذر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے تھے۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم البقی نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خثیمہ و ابی سلمہ بن عبد الاسد کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔

سب نے کہا کہ سعد بن خثیمہ انصار کے بارہ نقباء میں سے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو قافلہ قریش کی طرف روانہ ہونے کے لیے بلایا تو لوگوں نے (روانہ ہونے میں) جلدی کی، خثیمہ بن حارث نے اپنے فرزند سعد سے کہا کہ ہم دونوں میں سے ایک کے لیے ضروری ہے کہ وہ مدینے میں مقیم رہے۔ لہذا روانگی کے لیے مجھے اختیار کرو اور تم اپنی عورتوں کے ساتھ مقیم رہو، سعد نے انکار کیا اور کہا کہ اگر جنت کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہوتا تو میں اس میں تمہیں ترجیح دیتا۔ میں اپنی اسی جہت میں شہادت کی امید کرتا ہوں دونوں نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا، وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر روانہ ہوئے اور اسی روز شہید ہو گئے، عمرو بن عبدود نے قتل کیا، کہا جاتا ہے کہ طعیمہ بن عدی نے قتل کیا۔

منذر بن قدامہ

ابن حارث بن مالک بن کعب بن النخاط، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق وانی معشر و محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصار کا بدر میں شریک تھے اور احد میں بھی تھے ان کی کوئی پس ماندہ اولاد نہ تھی۔

ان کے بھائی۔

مالک بن قدامہ



ابن حارث بن مالک بن کعب بن النخاط، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی حشر و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدر میں شریک تھے اور احد میں بھی حاضر تھے، ان کی کوئی پس ماندہ اولاد نہ تھی۔

حارث بن عرقہ



ابن حارث بن مالک بن کعب بن النخاط، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ انصاری بدر میں شریک تھے، محمد بن اسحاق و ابو حشر نے ان کے نزدیک جو شریک تھے، ان میں انھوں نے ان کا ذکر نہیں کیا، حارث احد میں بھی حاضر تھے، ان کی پس ماندہ اولاد نہ تھی۔

تمیم مولا بنی غنم بن اسلم



سب کی روایت میں بدر میں شریک تھے، اور احد میں بھی حاضر تھے، ان کی پس ماندہ اولاد نہ تھی۔

یہ پانچ آدمی قبیلہ اوس میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں شریک ہوئے وہ لوگ جن کا آپ نے غنیمت و ثواب میں حصہ لگایا مثنیٰ ابن عقبہ و محمد بن عمر کے شمار میں آتے تھے، محمد بن اسحاق وانی معشر کے شمار میں آتے تھے، اس لیے کہ محمد بن اسحاق و موسیٰ بن عقبہ و ابو معشر نے عارث ابن حبشہ عجمی کے ساتھ جو بنی معاویہ بن مالک میں سے تھے شریک ہوئے بدر میں داخل نہیں کیا، محمد بن اسحاق و ابو معشر نے بھی عارث بن عوف بن عوف کو جو بنی عوف ابن اسلم میں سے تھے شریک ہوئے بدر میں داخل نہیں کیا۔

خرنجر اور بنی نجار میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے

یہ تینم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخرنجر تھے۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ان کا نام نجار (بڑھئی) صرف اس لیے رکھا گیا کہ انھوں نے بسولے سے فتنہ کیا تھا، ورنہ ان کا نام تینم اللہ بن ثعلبہ تھا ہشام بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی کہ (ان کا نام نجار) اس لیے ہوا کہ انھوں نے ایک شخص کے منہ پر بسولہ مارا تھا۔

بنی نجار بنی مالک بن نجار اور بنی عوف بن مالک بن نجار
میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے

ابو ایوب

نام خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد بن عوف بن عوف تھا،

ان کی والدہ ام حسن بنت زید بن ثابت بن ضحاک بنی مالک بن نجار میں سے تھیں، ان کی اولاد ختم ہو گئی، ہمیں ان کے کچا پس ماندہ کا علم نہیں ہے۔
اور ابو ایوب۔

ابو ایوب بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشر محمد بن عمر ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے اور بروایت محمد بن اسحاق و محمد ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ایوب و مصعب بن عمیر کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قباء سے مدینے کی طرف کوچ کیا تو آپ ابو ایوب کے پاس آئے،

ابو ایوب بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، محمد بن سعد نے شعبہ سے روایت کی کہ میں نے الحکم سے پوچھا کہ ابو ایوب علی رضی اللہ عنہ کی کسی جنگ میں موجود نہ تھے، انھوں نے کہا کہ وہ ان کے ہمراہ حروراء میں موجود تھے۔

ابی ایوب الانصاری سے مروی ہے کہ وہ زماۃ معاویہ رضی اللہ عنہ میں مجاہدین کے نکلے۔

ابو ایوب سے مروی ہے کہ میں بیمار پڑا، مرض میں شدت ہو گئی تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھے اٹھا لینا اور جب تم لوگ دشمن کے مقابلے میں صف بستہ ہونا تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا، میں تم سے ایک حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی، اگر میری وفات قریب نہ ہوتی تو میں اسے نہ بیان کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو اس حالت میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

محمد سے مروی ہے کہ ابو ایوب بدر میں شریک تھے، مسلمانوں کے جہاد میں اگر کسی ایک میں پیچھے رہ گئے تو دوسرے میں ضرور شریک ہوئے، سوائے ایک سال کے کہ لشکر پر ایک نوجوان سب سالار بنا دیا گیا تو وہ بیٹھ رہے، اس سال کے بعد وہ افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ

مجھ پر گناہ نہ تھا جو مجھ پر عامل بنایا گیا تھا، مجھ پر گناہ نہ تھا جو مجھ پر عامل بنایا گیا تھا۔
 مجھ پر گناہ نہ تھا جو مجھ پر عامل بنایا گیا تھا، راوی نے کہا کہ پھر وہ بیار ہو گئے، "شکر پر یزید بن
 معاویہ امیر تھا، وہ ان کے پاس ان کی عیادت کو آیا اور پوچھا کہ آپ کی
 کوئی حاجت ہو تو بیان کیجئے، انھوں نے کہا کہ ہاں میری حاجت ہے، جب میں
 مرجاؤں تو مجھے اونٹ پر سوار کر اسکے جہاں تک گنجائش ملے دشمن کے ملک
 میں لے جانا، جب گنجائش نہ پانا تو وہیں دفن کر دینا اور واپس آ جانا، جب ان کی
 وفات ہو گئی تو اس نے انھیں سوار کیا اور جہاں تک گنجائش ملی دشمن کے ملک
 میں لے گیا اور دفن کر کے واپس آ گیا۔

ابو ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "انفرو
 اخضا فاثقلوا" (فوراً نکل پڑو، چاہے کچھ ہویا بھاری یعنی سامان کم ہو یا زیادہ میں
 اپنے آپ کو یا تو سبکبار پاتا ہوں یا گراں بار)۔

اہل مکہ میں سے کسی شخص سے مروی ہے کہ یزید بن معاویہ جس وقت تھے
 ابو ایوب کے پاس آیا تو انھوں نے اس سے کہا کہ لوگوں سے میرا سلام کہنا،
 لوگوں کو چاہئے کہ مجھے لے جائیں اور جتنا دور کر سکیں کر دیں، انھوں نے جو کچھ کہا
 تھا یزید نے لوگوں سے بیان کر دیا۔ لوگوں نے مانا، ان کے جنازے کو جس قدر
 لیجا سکتے تھے لے گئے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ۲۷ھ میں جس سال یزید بن معاویہ نے اپنے والد معاویہ
 ابن ابی سفیان کی خلافت میں قسطنطنیہ کی جنگ کی اسی سال ابو ایوب کی وفات
 ہوئی۔ ان پر یزید بن معاویہ نے نماز پڑھی۔ ان کی قبر روم میں قلعہ قسطنطنیہ کی بنیاد میں
 ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ روم ان کی قبر کی حفاظت اور مرمت کرتے جب
 محوطہ ہوتا تھا تو اس کے قوسل سے استسقا کرتے تھے۔

ثابت بن خالد

ابن النعمان بن خنساء بن عیرہ بن عبد بن عوف بن غنم ان کی ایک لڑکی

وہ تھی۔ اس کی والدہ اداہ بنت عمر بن معاویہ بنی مرہ میں سے تھیں۔ اس لڑکی سے یزید بن ثابت بن الضحاک برادر یزید بن ثابت نے نکاح کیا جن کے بعد بنی مالک بن النجار میں سے کسی نے عقد کر لیا۔ ان سے عمارہ پیدا ہوئے۔ ثابت بن خالد کی نسل ختم ہو گئی۔ کوئی باقی نہ رہا، ثابت بدر و احد میں موجود تھے۔

عمارہ بن حزم

ابن یزید بن لوزان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم جو عمرو بن حزم کے بھائی تھے۔ ان دونوں کی والدہ خالدہ بنت ابی انس بن سان بن وہب ابن لوزان بنی ساعدہ میں سے تھیں۔

عمارہ کی اولاد میں مالک تھے جو لاولد مر گئے ان کی والدہ نوار بنت مالک بن صرہ بن مالک بن عدی بن عامر بن عدی بن النجار میں سے تھیں۔ مالک کے اخیانی بھائی یزید و یزید فرزند ان ثابت بن الضحاک بن یزید بنی مالک ابن النجار میں سے تھے۔

عمارہ، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمر، عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ (جناب نبویؐ میں بمقام کلمہ مکرمہ) حاضر ہوئے تھے۔

عمارہ بن حزم اور اسعد بن زرارہ و عوف بن عفرہ جس وقت اسلام لائے تو یہ لوگ بنی مالک بن النجار کے اصنام توڑ رہے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ بن حزم و محرز بن نضلہ کے درمیان عقد مواخاۃ فرمایا۔ عمارہ بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، غزوہ فتح میں بنی مالک بن النجار کا جھنڈا انھیں کے پاس تھا، خالد بن الولید کے ہمراہ مرتدین کی جانب بھی روانہ ہوئے تھے۔ ۱۲ھ میں جنگ یمامہ میں بزمانہ خلافت ابی بکر صدیقؓ شہید ہوئے، ان کی

بقیہ اولاد تھی۔

سراقہ بن کعب

ابن عمرو بن عبد العزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم، ان کی والدہ عمیرہ بنت نعمان بن زید بن لہید بن خداش بن عدی بن النجار میں سے تھیں۔

سراقہ کی اولاد میں زید تھے جو قاصد میں جنگ جبرائی عید میں شہید ہوئے۔ سعد بنی جو ام حکیم تھیں، ان دونوں کی والدہ ام زید بنت شکن بن عقبہ بن عمرو بن خبیج بن عامر بن جشم بن حارث بن النخسر ج تھیں۔
نائل، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

ابو معشر و محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عامرہ انصاری سراقہ کے نسب میں اسی طرح عبد العزیٰ بن غزیہ کہتے تھے، بروایت ابراہیم بن سعد محمد بن اسحاق سے عبد العزیٰ بن عروہ مروی ہے، اور بروایت ہارون بن ابی عینی محمد بن اسحاق سے عبد العزیٰ بن عزرہ مروی ہے، دونوں روایتیں نلط ہیں عبد العزیٰ بن غزیہ ہی صحیح ہے۔

سراقہ بن کعب بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ان کی وفات معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت میں ہوئی، کوئی اولاد باقی نہ رہی۔

حارثہ بن نعمان

ابن نفع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم، ان کی والدہ جعدہ بنت عبید بن

ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم نخعی۔

حارثہ کی اولاد میں عبداللہ و عبدالرحمن تھے، سودہ، عمرہ اور ام شہام مباہیات میں سے تھیں، ان کی والدہ ام خالد بنت خالد بن یحییٰ بن قیس بن عمرو بن زید سناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھیں۔
ام کلثوم، ان کی والدہ بنی عبداللہ بن غطفان میں سے تھیں۔

امۃ اللہ، ان کی والدہ بنی جندع میں سے تھیں۔
البحارۃ کی کنیت ابو عبداللہ تھی، حارثہ بدر واحد و خندق اور تمام شاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سکاہ تھے۔

حارثہ نے کہا کہ میں نے زندگی بھر میں دو مرتبہ جبریل کو دیکھا۔ ایک تو یوم القدر میں، جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی قریطہ کی طرف روانہ ہوئے اور جبریل دحیہ بن حنیفۃ الکلبی کی شکل میں ہمارے پاس سے گزرے، انھوں نے ہمیں ملحق ہونے کا حکم دیا، دوسرے موقع الجنازہ کے دن، جس وقت ہم لوگ حنین سے واپس آئے، میں ہوں حالت میں گزرا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر رہے تھے، میں نے سلام نہیں کیا، جبریل نے پوچھا کہ اے محمد یہ کون ہیں، فرمایا حارثہ بن نعمان، انھوں نے کہا کہ کیا یہ یوم حنین میں ان صحابہ میں سے نہیں ہیں جن کے جنت میں رزق کا اللہ کفیل ہے، اگر یہ سلام کرتے تو ہم انھیں ضرور جواب دیتے۔

محمد بن عثمان نے اپنے والد سے روایت کی کہ حارثہ بن نعمان کی نظر جاتی رہی تھی، انھوں نے اپنی جانناز سے حجرے کے دروازے تک ایک ڈورا باندھ دیا تھا، پاس ایک ٹوکری رکھ لی تھی جس میں کھجوریں وغیرہ تھیں، جب کوئی مسکین سلام کرتا تو وہ ان کھجوروں میں سے لیتے، ڈورا ٹوکری کے دروازے تک آتے اور مسکین کو دیتے گھر والے کہتے کہ ہم آپ کے لیے کافی ہیں۔ جواب دیتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مسکین کو دینا بری موت سے بچاتا ہے۔ محمد بن عمر نے کہا کہ حارثہ بن نعمان کے مکانات مدینے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانات کے قریب تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں سے بات کرتے تو حارثہ بن نعمان ایک مکان کے بعد دوسرے مکان سے متصل ہو جاتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حارثہ بن نعمان کا اپنے

مکانات سے ہمارے لیے منتقل ہونا شرمندہ کرتا ہے، عارضہ زندہ رہے یہاں تک کہ معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی، ان کی اولاد باقی ہے، ایک ابو الرجال تھے کہ نام محمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عارضہ بن نعمان تھا، ابو الرجال کی والدہ عمر و بنت عبد اللہ بن سعد بن زرارہ بنی نجار سے تھیں۔

سلیم بن قیس

ابن قہد، قہد کا نام خالد بن قیس بن ثعلبہ بن غنم تھا، ان کی والدہ ام سلم بنت خالد بن طعمر بن سیم الاسود بنی مالک بن النجار میں سے تھیں، بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حاضر تھے، وفات عثمان بن عفان کی خلافت میں ہوئی، کوئی اولاد باقی نہ تھی، ان کے بھائی قیس بن قیس بن قہد کی اولاد باقی تھی بعض لوگ سلیم کے بدر میں شریک ہونے کی وجہ سے انھیں سلیم کی طرف منسوب کرتے تھے، سلیم کی بھی باقی ماند اولاد نہ تھی۔

سہیل بن رافع

ابن ابی عمرو بن عائد بن ثعلبہ بن غنم، سہیل بن رافع کے بھائی تھے، یہی دونوں اس میدان کے مالک تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تعمیر کی گئی، دونوں اپنے آپ کو بھائی سعد بن زرارہ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ عبد اللہ بن ابی بن سول (منافق) نے کہا کہ محمد نے مجھے سہیل و سہیل یعنی انھیں دونوں کے میدان سے نکال دیا، سہیل بدر میں حاضر نہیں ہوئے۔

سہیل سہیل کی والدہ زغیبہ بنت سہیل بن ثعلبہ بن الحارث بن مالک بن النجار میں سے تھیں،

سہیل بہد واحد و خندق اور تمام شاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے، ان کی وفات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی اولاد باقی نہ رہی، نیز عائذ بن ثعلبہ بن غنم کی تمام اولاد مر گئی ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

مسعود بن اوس

ابن زید بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم، ان کی والدہ عمرہ بنت مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناة بنی مالک بن النجار میں سے تھیں، اور بیایعات میں سے تھیں،

مسعود بن اوس کی اولاد میں سعد و ام عمر تھیں، ان دونوں کی والدہ حبیبہ بنت اسلم بن حریس بن عدی بن مجدہ بن حارث بن الحارث اوس میں سے تھیں۔ محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا۔

بروایت محمد بن اسحاق و ابو معشر مسعود بن اوس بن اصرم بن زید ہے، ان دونوں نے زید کو اوس کا والد نہیں بیان کیا جیسا کہ محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ نے کیا۔

مسعود بن اوس بدر واحد و خندق اور تمام شاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے، وفات خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ہوئی، ان کی اولاد باقی نہ تھی۔
ان کے بھائی؛

ابو حزمیہ بن اوس

۵۴

ابن زید بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم، ان کی والدہ عمرو بنت مسعود ابن قیس بن عمرو بن زید تحصیل، بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، وفات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی، ان کی اولاد باقی نہ بچی اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم کی تمام اولاد بھی وفات پا گئی، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

رافع بن حارث

ابن سواد بن زید بن ثعلبہ بن غنم، محمد بن عمر نے سواد کو اسی طرح کہا، عبد اللہ ابن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ اسود بن زید بن ثعلبہ بن غنم تھے، رافع کا ایک بیٹا تھا جس کا نام حارث تھا، رافع بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی، اولاد باقی نہ رہی۔

معاذ بن حارث

ابن رقاہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم، ان کی والدہ عفرہ بنت

عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں وہ عمر کی طرف منسوب تھے۔

معاذ بن حارث کی اولاد میں عبید اللہ تھے ان کی والدہ حبیبہ بنت قیس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر تھیں، ظفر کا نام کعب بن الخزرج بن عمرو تھا اور وہ البتیت بن مالک بن الاوس تھے۔

حارث، عوف، سلمیٰ، یحییٰ ام عبد اللہ تھیں، اور رطلہ ان سب کی والدہ ام حارث بنت سبرہ بن یفعاہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔

ابراہیم و عائشہ ان دونوں کی والدہ ام عبد اللہ بنت نمیر بن عمرو بن علی جہینہ میں سے تھیں۔

سارہ ان کی والدہ ام ثابتہ تھیں جو رطلہ بنت الحارث بن ثعلبہ ابن الحارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔

محمد بن عمر نے کہا کہ روایت کی جاتی ہے کہ معاذ بن الحارث اور رافع ابن مالک الزرقی وہ پہلے انصار ہیں جو مکہ میں اسلام لائے، ان آٹھ آدمیوں میں ان کا شمار ہے جو انصار میں سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔ اور ان چھ آدمیوں میں یہ شامل ہیں جن کے متعلق روایت ہے کہ وہ سب سے پہلے انصار ہیں جو مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قدموں ہوئے اور اسلام لائے، ان سے پہلے کوئی اسلام نہ لایا تھا، محمد بن عمر نے کہا کہ چھ آدمیوں کا واقعہ تمام اقوال میں ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے۔

معاذ بن الحارث بالاتفاق سب کی روایت میں دونوں عقبہ میں حاضر تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن الحارث بن عوف، اور عمر بن الحارث کے درمیان عقد موافقہ کیا، وفات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بعد علی ابن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ہوتی تھی ان کی پس ماندہ اولاد ہے۔

ان کے بھائی؛

مَعُوذُ بْنُ حَارِث

ابن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم، ان کی والدہ عفرہ بنت عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔
معوذ کی اولاد میں ربیع بنت معوذ اور عمیرہ بنت معوذ تھیں، ان دونوں کی والدہ ام یزید بنت قیس بن زعور اور بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھیں۔

صرف محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ وہ ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر میں شریک تھے، یہ وہی تھے کہ خود اور ان کے بھائی عوف بن الحارث نے ابو جہل کو مارا یہاں تک کہ ان دونوں نے اس کو ٹھیرا دیا، ابو جہل لعنہ اللہ نے اسی روز ان دونوں کی طرف پلٹ کر دونوں کو قتل کر دیا، ابو جہل بھی چیت گر پڑا، عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے مار ڈالا، معوذ بن الحارث کی بھی کوئی اولاد نہ بچی۔
ان دونوں کے بھائی۔

عوف بن حارث

ابن رفاعہ بن حارث بن سعد بن مالک بن غنم، ان کی والدہ عفرہ بنت عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔
انہیں ان چھ آدمیوں میں شمار کیا جاتا ہے جو انصار میں سے سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے، بروایت محمد بن عمرو وہ دونوں عقبہ میں حاضر

خدمت نبوی ہوئے، بروایت محمد بن اسحاق وہ عقبہ آخرہ میں ستر انصار کے ساتھ قدمبوس ہوئے۔

ابو معشر و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری کے مطابق وہ اور ان کے دونوں بھائی معوذ و معاذ بدر میں شریک ہوئے، محمد بن اسحاق ان میں ایک اضافہ کرتے تھے، وہ انھیں چار بھائی بتاتے تھے جو بدر میں حاضر ہوئے۔ وہ ان میں رفاعہ بن حارث بن رفاعہ کو بھی لاتے تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہیں۔

عوف بن حارث بھی جنگ بدر میں شہید ہوئے، ابو جہل بن ہشام نے بعد اس کے کہ اُسے اور ان کے بھائی معوذ و فرزند ان حارث نے تلوار مار کے ٹھیکر دیا، قتل کر دیا، عوف کی باقی ماندہ اولاد ہے۔

محمد بن سیرین سے قتل ابو جہل کے بارے میں مروی ہے کہ فرزند ان عفران نے اسے قتل کیا، اور ابن مسعود نے پورے طور پر مار ڈالا،

نعمان بن عمرو

ابن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم، ان کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن علیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بنی نازن بن النجار میں سے تھیں، وہ نعیمان تصغیر نعمان تھے،

نعمان کی اولاد میں محمد و عامر و سبرہ و لبابہ و کبشہ و مریم و ام حبیبہ و انتہ اللہ تعالیٰ کہ سب متفرق ام ولد سے تھیں، حکیمہ اور ان کی والدہ بنی سہم میں سے تھیں، صرف محمد بن اسحاق نے روایت کی کہ نعیمان عقبہ آخرہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے، بدر واحد و خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ شراب خواری کے بارے میں نعیمان

یا فرزند نعیمان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، آپ نے انھیں تازیانے مارے، پھر لایا گیا، آپ نے انھیں پھر تازیانے مارے، پھر لایا گیا، آپ نے انھیں پھر تازیانے مارے چار مرتبہ یا پانچ مرتبہ، ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ اس پر لعنت کر، کس قدر زیادہ شراب پیتا ہے اور کس قدر زیادہ اسے تازیانے مارے جاتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو وہ اللہ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔

ایوب بن محمد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نعیمان کے لیے سوائے خیر کے کچھ نہ کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتے ہیں، محمد بن عمر نے کہا کہ نعیمان بن عمرو زندہ رہے یہاں تک کہ معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی، کوئی اولاد باقی نہ رہی۔

عامر بن مَخْلَد

ابن حارث بن سواد بن مالک بن غنم، ان کی والدہ عمارہ بنت ضنا، ابن صیرہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار تھیں، بدر و احد میں حاضر ہوئے، نہ ہجرت کے بتسیویں پھیلنے شوال میں جنگ احد میں شہید ہوئے، ان کی پس ماندہ اولاد نہیں ہے۔

عبد اللہ بن قیس

ابن خلدہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم، ان کی اولاد میں عبد الرحمن و غیرہ تھیں جن کی والدہ سعادہ بنت قیس بن خلدہ بن حارث بن سواد بن مالک

ابن غنم تھیں، ام عمرو بن بنت عبد اللہ ان کی والدہ کو ہم نہیں جانتے۔
عبد اللہ بن قیس بدر و احد میں شریک تھے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ
الانصاری نے بیان کیا کہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے، محمد بن عمر نے کہا کہ وہ
جنگ احد میں شہید نہیں ہوئے، وہ زندہ رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام
مشاہدین رہے، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی
ان کی پس ماندہ اولاد نہیں ہے۔

عمرو بن قیس

ابن زید بن سواد ابن مالک بن غنم، روایت ابی معشر و محمد بن عمرو
عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدر میں حاضر تھے، موسیٰ بن عقبہ و محمد
ابن اسحاق نے جو ان کے نزدیک شرکائے بدر تھے ان میں ان کا ذکر نہیں
کیا، سب نے کہا کہ وہ احد میں تھے اور اسی روز شہید ہوئے، انھیں
نوفل بن معاویہ الدیلمی نے قتل کیا، یہ واقعہ ہجرت کے بتیسویں مہینے شوال
میں ہوا، ان کی پس ماندہ اولاد ہے۔
ان کے فرزند،

قیس بن عمرو

ابن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم، ان کی والدہ ام حیرام
بنت یحنا بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بنی امدی بن النجار میں سے تھیں،
روایت ابی معشر و محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری

قیس بدر میں شریک تھے، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق نے شرکائے بدر میں ان کا ذکر نہیں کیا، یہ سب نے کہا کہ وہ احد میں تھے اور اسی روز شہید ہوئے، ان کی پس ماندہ اولاد نہیں ہے، ان کے بھائی عبداللہ بن عمرو ابن قیس کی باقی ماندہ اولاد ہے۔
عبداللہ کی کنیت ابو ابی نعش، ان کی باقی اولاد بیت المقدس لک شام میں ہے۔

ثابت بن عمرو

ابن زید بن عدی بن سواد بن مالک بن غنم، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد ابن عمرو ابو معشر و عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدر میں وہ حاضر تھے، محمد بن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک شرکائے بدر تھے، یہ سب نے کہا کہ وہ احد میں تھے اور اسی روز شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہیں ہے۔

حلفاء بنی غنم بن مالک بن النجار

عدی بن ابی الزغباء

ابو الزغباء کا نام سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہرہ بن بدیل ابن سعد بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس تھا،

یہ چنیئیں سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب بن عمرو الجہنی کے ساتھ ان کو مخبر بنا کے بھیجا کہ قافلے کی خبر دریا کنت کریں، یہ دونوں وارد بدر ہوئے، انھیں معلوم ہوا کہ قافلہ گزر گیا اور ان سے بچ گیا، تو واپس آ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔

عدی بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات ہوئی، ان کی اولاد باقی نہیں ہے۔

وَدِيعُ بْنُ عَمْرِو

ابن جراو بن یربوع بن لعیل بن عمرو بن غنم بن الربیع بن رشدان بن قیس بن عیینہ، محمد بن اسحاق و محمد بن عمر نے بھی اسی طرح کہا، ابو معشر نے کہا کہ وہ رفاعہ بن عمرو بن جراو تھے جو بدر واحد میں شریک ہوئے۔

عَصَمِیْہ

اشجع کے حلیف تھے، محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن ہمارۃ الانصاری نے شرکائے بدر میں ان کا ذکر کیا، موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر نہیں کیا، احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

ابو الحمراء

حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم کے مولیٰ و آئاد
 کردہ غلام) تھے۔

۵۹ ربیع بنت معوذ بن غفراء سے مروی ہے کہ ابو الحمراء مولائے حدیث
 بن رفاعہ بدر میں تھے۔

و اد بن الحصین سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے محمد بن
 عمر نے کہا کہ ابو الحمراء احد میں بھی شریک تھے،
 کل نہیں آدمی؛

بنی عمرو بن مالک بن النجار اور بنی معاویہ بن عمرو فرزند ان حدیلہ

حدیلہ ان کی والدہ تھیں

ابی بن کعب

ابن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار
 کنیت ابو المنذر اور والدہ ضحیلہ بنت الاسود بن حرام بن عمرو بن مالک

ابن الحجار سے تھیں۔
 ابی بن کعب کی اولاد میں طفیل و محمد تھے ان کی والدہ ام المفضل
 بنت الطفیل بن عمرو بن المنذر بن سبیح بن عبد شہم قبیلہ دوس میں سے تھیں۔
 ام عمرو بنت ابی، ہمیں معلوم نہیں کہ ان کی والدہ کون تھیں۔
 باتفاق روایت ابی بن کعب عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے
 آتی اسلام کے قبل زمانہ جاہلیت میں بھی کتابت جانتے تھے حالانکہ کتابت
 عرب میں بہت کم تھی وہ اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی
 لکھا کرتے تھے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ آپ ابی کو
 قرآن سائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے سب سے
 بڑے قاری ابی ہیں

سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 آتی بن کعب و طلحہ بن عبید اللہ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، تئیں محمد بن
 اسحاق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب
 اور سعید بن زید بن عمرو بن طفیل کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔ آتی بدر واحد
 و خندق اور نہ نام شاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔
 عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ آتی بن کعب متوسط قامت زہرین قد
 نہ دراز قد تھے۔

ابی بن عباس بن پہل بن سعد الساعدی نے اپنے والد سے روایت
 کی کہ ابی بن کعب کے سر اور ڈاڑھی کا رنگ سفید تھا، ان میں بڑھاپے کا
 تغیر نہ تھا۔

ابی نصرہ سے مروی ہے کہ ہمیں سے کسی نے جس کا نام جابر یا جوبر تھا
 کہا کہ میں نے عمرو سے ان کی خلافت میں حاجت طلب کی ان کے پہلو
 میں ایک شخص تھا جس کا سر اور کپڑے سفید تھے، اس نے کہا کہ دنیا
 میں ہماری کمایت اور آخرت تک کا ہمارا توشہ ہے اور اسی میں ہمارے وہ
 اعمال ہیں جن کی ہمیں آخرت میں جزا دی جائے گی، عرض کی یا امیر المؤمنین

یہ کون ہے، فرمایا کہ یہ سید المسلمین (مسلمانوں کے سردار) ابی بن کعب ہیں۔
عنتی بن ضمرہ سے مروی ہے کہ میں نے ابی بن کعب کو دیکھا ہے اُن کی
ڈاڑھی اور سر کا رنگ سفید تھا۔

عنتی السعدی سے مروی ہے کہ میں مدینے آیا تو ایک سفید سر اور ڈاڑھی
والے شخص کے پاس بیٹھ گیا جو ابی بن کعب تھے۔

عمران بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ابی بن کعب نے عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو کیا عذر ہے جو مجھے عامل نہیں بنائے، فرمایا،
میں تمھارے دین کا آلودہ ہونا پسند نہیں کرتا۔

انس بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ میری امت
کے سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں۔

انس بن مالک سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب
کو بلا کے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم لیا ہے کہ تمہیں قرآن سناؤں
انہوں نے عرض کی کیا اللہ نے آپ سے میرا نام لیا ہے،
فرمایا کہ اللہ نے مجھ سے تمھارا نام لیا ہے، ابی فرط مسرت سے
رونے لگے۔

تقدادہ سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ پھر آپ نے انھیں
سورہ لحرین سنائی۔

ابی بن کعب سے مروی ہے کہ وہ قرآن آٹھ راتوں میں ختم کرتے تھے تمیم الداری سے سات رات میں ختم کرتے تھے
ابی بن کعب سے مروی ہے کہ ہم قرآن کو آٹھ دن میں پڑھتے ہیں۔
ابی بن کعب سے مروی ہے کہ میں تو قرآن آٹھ شب میں پڑھتا ہوں۔

زرت بن حبیش سے مروی ہے کہ ابی بن کعب میں کج خلقی تھی، میں نے
۶۱ اُن سے کہا کہ اے ابوالنذر اپنی جانب سے میرے لیے نرمی کیجئے کیونکہ میں
تو صرف آپ سے ظلمہ حاصل کرتا ہوں۔

مروق سے مروی ہے کہ میں نے ابی بن کعب سے ایک مسئلہ پوچھا
تو انہوں نے فرمایا کہ اے برادر زادے کیا ایسا ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں،

فرمایا، تو اس وقت تک ہم سے الگ رہو، جب تک ایسا ہو جب ہو گا تو ہم تمہارے لیے اپنی رائے سے اجتہاد کریں گے! عتی بن صفروہ سے مروی ہے کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا کہ اے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ لوگوں کو کیا ہوا کہ ہم تو دور سے آپ کے پاس بائید حدیث آتے ہیں کہ آپ ہمیں تعلیم دیں گے، مگر آپ ہمارے معاملے کو ذلیل سمجھتے ہیں گویا ہم لوگ آپ کے نزدیک ذلیل ہیں، فرمایا، واللہ اگر میں اس جمعے تک زندہ رہا تو اس دن میں ایک ایسی بات کہوں گا کہ میں پروانہ کروں گا کہ تم لوگ اس پر مجھے زندہ رہنے دیا قتل کر دو!

جب روز جمعہ ہوا تو میں مدینہ منورہ آیا، اہل مدینہ کو دیکھا کہ بعض گلیوں میں ایک دوسرے کے پاس دوڑتے پھر رہے ہیں، میں نے کہا کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے، کسی نے پوچھا، کیا تم اس شہر کے باشندے نہیں ہو، میں نے کہا نہیں، اس شخص نے کہا کہ آج سید السلیمین ابی بن کعب کا انتقال ہو گیا، میں نے کہا کہ واللہ آج کے مثل میں نے اس شخص سے زیادہ چھپانے میں کسی کو نہیں دیکھا۔

عتی الحدادی سے مروی ہے کہ میں گرد و باد کے دن مدینے آیا تو بعض لوگ بعض کے پاس دوڑ رہے تھے، پوچھایا کیا ہوا کہ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ بعض کے پاس دوڑتے ہیں، لوگوں نے کہا کہ کیا تم اس شہر کے باشندے نہیں ہو، میں نے کہا نہیں، لوگوں نے کہا کہ آج سید السلیمین ابی بن کعب کی وفات ہو گئی۔

جندب بن عبد اللہ البجلی سے مروی ہے کہ میں طلب علم میں مدینے آیا، مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا، وہاں لوگوں کے حلقے تھے جو باتیں کر رہے تھے، میں بھی انھوں میں جا کر ایک حلقے میں آیا جس میں ایک بڑا پتلا آدمی تھا، بدن پر دو چادریں تھیں، گویا سفر سے آیا ہے،

میں نے اسے کہتے سنا کہ رب کعبہ کی قسم اصحاب العقدہ (صحابہ جانداد و ملاک) ہلاک ہو گئے، مجھے اُن پر افسوس نہیں، میرے خیال میں اس نے کئی مرتبہ یہی کہا، میں اس کے پاس بیٹھ گیا، اس سے جو کچھ دریافت کیا گیا بیان کیا۔ پھر کھڑا ہوا اور چلا گیا، اس کے جانے کے بعد میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے، لوگوں نے کہا یہ سید المسلمین ابی بن کعب ہیں، میں ان کے پیچھے پیچھے چلا یہاں تک کہ وہ اپنے مکان پر آئے، نہایت خستہ حالت میں ایک پُرانے مکان میں رہتے تھے، مروزاہد اور دنیا سے کنارہ کش ان کے مشاہدہ تھے، میں نے سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دیا، مجھ سے دریافت کیا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا کہ اہل عراق میں سے، انھوں نے کہا کہ اہل عراق بہت سوال کرنے والے لوگ ہیں۔

جب انھوں نے یہ کہا تو میں غضب ناک ہو گیا، اور دوزانوٹھ کے اپنے ہاتھ اس طرح اٹھائے (انھوں نے منہ کے آگے ہاتھ اٹھا کے بنایا) پھر میں قبلہ رخ ہو گیا اور کہا کہ اے اللہ ہم تیرے آگے ان کی شکایت کرتے ہیں، ہم لوگ اپنا خرچ کرتے ہیں اپنے بدن کو تھکاتے ہیں اور طالب علم کے لیے اپنی ساریوں کو سفر کراتے ہیں۔ پھر جب ان لوگوں سے ملتے ہیں تو یہ ہم سے ترش روئی کرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں۔

ابی روئے اور مجھے راضی کرنے لگے، کہنے لگے کہ تم پر افسوس ہے، میں اس جگہ نہیں گیا، میں اس جگہ نہیں گیا (جہاں تم پہنچ گئے) یعنی میرا یہ مطلب نہ تھا جو تم سمجھ گئے، پھر فرمایا کہ اے اللہ میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے جسے تک زندہ رکھا تو میں ضرور ضرور وہ بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس میں کسی لامعت کرنے والے کی لامعت کا بھی خوف نہ کروں گا۔

جب انھوں نے یہ کہا تو میں ان کے پاس سے واپس آیا اور مجھ کو انتظار کرنے لگا، پیمبرؐ بنہ ہو تو اپنی کسی ضرورت سے نکلا، اتفاق سے

رستے لوگوں سے بھرے ہوئے تھے، کوئی راہ ایسا نہ ملتا تھا کہ لوگ بھرے ہوئے نہ ہوں، میں نے کہا کہ لوگوں کی یہ کیا حالت ہے، لوگوں نے کہا کہ ہم تمہیں مسافر سمجھتے ہیں، میں نے کہا، بیشک، لوگوں نے کہا کہ سید المسلمین ابی بن کعب کی وفات ہو گئی۔

جندب نے کہا کہ پھر میں عراق میں ابو موسیٰ سے ملا، ان سے ابی کی حدیث بیان کی، انہوں نے کہا، ہائے افسوس، کاش وہ اتنا زندہ رہتے کہ تم ہمیں ان کا کلام پہنچاتے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ یہ احادیث وفات ابی کے بارے میں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کی وفات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی جیسا کہ میں نے ان کے اعزاء کو اور اپنے ایک سے زائد اصحاب کو کہتے سنا کہ ۲۲ھ میں مدینے میں ہوئی؛

میں نے ان لوگوں سے بھی سنا ہے جو کہتے تھے کہ ان کی وفات ۲۳ھ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی، ہمارے نزدیک تمام اقوال میں سب سے زیادہ ثابت ہے، اس لیے کہ عثمان بن عفان نے انھیں قرآن جمع کرنے کا حکم دیا تھا۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ عثمان بن عفان نے قرآن جمع کرنے میں قریش اور انصار کے بارہ آدمیوں کو جمع کیا جن میں ابی بن کعب اور زید بن ثابت بھی تھے۔

انس بن معاذ

ابن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک ابن النجار، ان کی والدہ ام اناس بنت خالد بن خنیس بن بوذان بن عبید و بنی ساعدہ کے انصار میں سے تھیں، وہ بعد ازاں خندق اور

تمام شاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجر کا ب تھے، وفات
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یہودی، ان کی کوئی اولاد باقی
نہ رہی یہ محمد بن عمر کا قول ہے۔

۶۳ عبد اللہ بن محمد بن عبادۃ الانصاری نے کہا کہ اس بن معاذ بن ولید
میں شریک تھے، ان کے ہمراہ احد میں ان کے حقیقی بھائی ابو محمد
بھی حاضر تھے جن کا نام ابی بن معاذ تھا، دونوں کے دونوں عزوہ
بیرموندہ میں بھی تھے اور اسی روز دونوں شہید ہوئے۔

بنی مغالہ کہ بنی عمرو بن مالک بن النجار میں سے تھے

اوس بن ثابت

ابن المنذر بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک
ابن النجار، حسان بن ثابت رضاع کے بھائی اور شداد بن اوس کے والد تھے
اوس بن ثابت کی والدہ سخطی بنت حارثہ بن لوذان بن عبدود بنی ساعدہ
میں سے تھیں، ثابت بن المنذر اپنے والد کے بعد سخطی کے دوسرے شوہر
تھے، اسلام سے پہلے عرب ایسا کرتے تھے اور اس میں کوئی عیب نہیں
سمجھتے تھے، باتفاق رواۃ اوس ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر خدمت
نبوتی ہوئے۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بن ثابت اور عثمان بن عفان کے درمیان
غقد موافقہ کیا، محمد بن اسحاق نے بھی اسی طرح کہا، محمد بن عمر نے کہا کہ

اوس بن ثابت بدر و احد و خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ہمراہ رہے وفات مدینے میں عثمان بن عفان کی خلافت میں ہوئی، بیت المقدس میں ان کی باقی اولاد ہے عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ اوس بن ثابت جنگ احد میں شہید ہوئے، محمد بن عمر کو یہ نہیں معلوم ہوا ان کے بھائی،

ابو شیخ

نام امی بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھا، والدہ سخطی بنت کاعثہ بن لوزان بن عبدود بنی ساعدہ میں سے تھیں، وہ اور اوس قیس بن عمرو النجاری کی خالہ سکرے اور سماک بن ثابت کی خالہ کے بیٹے تھے، سماک بن ثابت بنی حارث بن الخزرج میں سے تھے، ابو شیخ بدر و احد میں شریک تھے، جنگ بصرہ میں شہید ہوئے جو ہجرت کے چھتیسویں مہینہ ماہ صفر میں ہوئی تھی، ان کی اولاد باقی نہ رہی۔

ابو طلحہ

نام زید بن سہل بن ہود بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھا، ان کی والدہ عبادہ بنت مالک بن عدی بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھیں۔
ابو طلحہ کی اولاد میں عبداللہ و ابو عمیر تھے، ان دونوں کی والدہ ام سلمہ بنت ثمان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی

بنی النجار تھیں۔

ابو طلحہ سے مروی ہے کہ نام زید تھا، انھیں نے یہ شعر کہا ہے:

انا ابو طلحہ واسمعی نہید
وکل یوم فی سلاھی صید

(میں ابو طلحہ ہوں اور میرا نام زید ہے ہر روز میرا ہتھیار نکار کرتا ہے)

محمد بن عمر نے کہا کہ تمام راوی اس بات پر متفق ہیں کہ ابو طلحہ تہرانصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر خدمت نبوی ہوئے، بدر واحد و خندق اور تمام شہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔

عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ اور ارقم بن الارقم المخزومی کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔

ابن طلحہ سے مروی ہے کہ میں احد میں اپنا مراٹھا کے دیکھنے لگا تو قوم میں سے کسی کو نہ دیکھا جو غنیمت کی وجہ سے اپنی ذوالحال کے نیچے نہ ہو گیا ہو۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ یوم احد میں میں بھی ان لوگوں میں تھا جن پر نیند نازل کی گئی، یہاں تک کہ میری تلوار میرے ہاتھ سے کئی مرتبہ گری۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لشکر میں ابو طلحہ کی آواز ہزار آدمی سے بہتر ہے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بلند آواز تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب میں سے تھے جو تیز انداز بیان کیے گئے ہیں۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خنین میں فرمایا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے تو اس کا اسباب اسی قاتل کے لئے ہے، ابو طلحہ نے اس روز میں آدمیوں کو قتل کیا اور سب کا سامان لے لیا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں جب سرسند وایا تو آپ نے اپنی داہنی جانب سے شروع کیا، انھوں نے کہا اس طرح، اور آپ نے ان بالوں کو لوگوں میں تقسیم فرمادیا، ہر شخص کو ایک یا دو بال

یا اس سے کم یا زیادہ پہنچے، اپنی بائیں جانب بھی اسی طرح فرمایا، پھر فرمایا کہ ابو طلحہ کہاں ہیں، وہ سب بال آپ نے انہیں دیدیے، محمد نے کہا کہ میں نے عبیدہ سے میان کیا کہ اس میں سے کچھ آل انس کے پاس موجود ہے، عبیدہ نے کہا کہ اس میں سے ایک بال کا میرے پاس ہونا روئے زمین کے تمام سونے چاندی سے زیادہ پسند ہے۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو آپ نے سر منڈایا، سب سے پہلے جس نے کھڑے ہو کے آپ کے بال لیے وہ ابو طلحہ تھے، پھر اور لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی لیے۔ انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے پاس آئے، آپ نے ان کے بیٹے کو جن کی کنیت ابو عمیر تھی، غلین دیکھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب انہیں دیکھتے تو مزاح فرماتے، فرمایا مجھے کیا ہوا اے ابو عمیر کہ تمہیں غلین دیکھتا ہوں، لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ان کی وہ چڑیا مرگئی جس سے یہ کھیل کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ”ابو عمیر، فاعل الغیر“ (اے ابو عمیر چڑیا کیا ہوئی)۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں روزہ کثرت سے رکھا کرتے تھے، انہوں نے آپ کے بعد سوائے سفر یا بیماری کے کبھی روزہ ترک نہیں کیا، یہاں تک کہ اللہ سے مل گئے۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چالیس سال تک برابر روزہ رکھتے رہے، سوائے عید فطر و اضحیٰ یا بیماری کے روزے ترک نہیں کرتے تھے۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ یوم احد میں ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تیر اندازی کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سچے آرمین تھے، وہ تیر انداز تھے، جب اپنا سر اٹھا کر دیکھتے تھے کہ ان کا تیر کہاں گرا تو ابو طلحہ بھی اپنا سر اٹھاتے تھے اور کہتے تھے اسی طرح (دیکھتے رہتے) میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ

آپ کو کوئی تیر نہیں لگے گا، میرا سینہ آپ کے سینے کے آگے ہے، ابو طلحہ اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیش کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ میں طاقتور ہوں، اپنی ضروریات میں مجھے بھیجا کیجئے، اور آپ جو چاہیں مجھے حکم دیا کیجئے۔

انس سے مروی ہے کہ ابو طلحہ نے لکتوہ کی وجہ سے اپنے بھی داغ لیا اور انس کو بھی داغ دیا۔

۶۶

ابو طلحہ سے مروی ہے کہ جنگ خیبر میں میں (اونٹ پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نشین تھا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابو طلحہ متوسط قامت کے اور گندم گوں رنگ کے تھے، ان میں بڑے چالے کا تغیر نہ تھا، وفات ۳۳ھ میں مدینہ میں ہوئی، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی، وہ اس روز ستر برس کے تھے، اہل بصرہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے دریائی سفر کیا، اسی میں ان کی وفات ہو گئی، لوگوں نے انھیں کسی جزیرے میں دفن کر دیا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابو طلحہ نے یہ آیت پڑھی ”انصر واخفأ واوثقالا“ تم لوگ (جہاد میں) جاؤ تھوڑے سامان کے ساتھ یا بہت سامان کے ساتھ، تو انھوں نے کہا کہ میری رائے میں ہمارا رب ہمارے بوڑھوں اور جوانوں کا (راہ خدا میں) سفر چاہتا ہے، اے لڑکو مجھے سامان دیدو، مجھے سامان دیدو، ان کے لڑکوں نے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما کے ساتھ جہاد کیا ہے، اب ہم لوگ آپ کی طرف سے جہاد کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ مجھے سامان دیدو، وہ دریا میں سوار ہوئے، پھر ان کی وفات ہو گئی، لوگوں کو سات دن سے پہلے (دفن کے لئے) کوئی جزیرہ نہ ملا، (سات دن کے بعد جب جزیرہ ملا) تو لوگوں نے انھیں دفن کیا، ان میں کوئی تغیر نہیں ہوا تھا، جسم بالکل صحیح و سالم تھا۔

محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ مدینہ اور

بعض ہیں ابو طلحہ کی بقیہ اولاد تھی، عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا کہ آل ابی طلحہ اور آل مُطِیظ بن جابر اور آل عقیبہ بن کدیم سوائے بنی منالہ و بنی حدیلہ کے باہم وارث ہوتے تھے۔
کل تین اصحاب :

بنی مبذول میں سے کہ عامر بن مالک بن النجار تھے

ثعلبہ بن عمرو

ابن محسن بن عمرو بن عقیق بن عمرو بن مبذول، وہ عامر بن مالک بن النجار تھے، ان کی والدہ کبشہ بنت ثنابت المنذر بن حرام بن عمرو بن زید مناتہ ابن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار حسان بن ثنابت شاعر کی بہن تھیں، ثعلبہ کی اولاد میں ام ثنابت تھیں، ان کی والدہ کبشہ بنت مالک ابن قیس بن محرز بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن بن النجار تھیں، ثعلبہ بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ان کی وفات مدینے میں عثمان بن عفان کی خلافت میں ہوئی، ان کی کوئی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ ثعلبہ نے عثمان کو نہیں پایا، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جنگ جسر ابی عبیدہ میں شہید ہو گئے۔

حارث بن الصمہ

ابن عمرو بن قلیک بن عمرو بن مبذول کنیت ابو سعد تھے، ان کی والدہ
تماضہ بنت عمرو بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قیس عیلان میں سے تھیں۔
حارث بن الصمہ کی اولاد میں سعد تھے جو جنگ صفین میں علی بن ابی طالب
رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے مقتول ہوئے، ان کی والدہ ام الحکم خولہ بنت
عقبہ بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم، اوس میں سے
تھیں۔

ابو الجہم بن الحارث جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے
اور آپ سے روایت کی ہے، ان کی والدہ عقیلہ بنت کعب بن قیس بن عبیدہ
ابن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار تھیں۔

موسئ بن محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی نے اپنے والد سے روایت
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن الصمہ اور صہیب بن سنان
کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔

عبد اللہ بن کثف سے مروی ہے کہ حارث بن الصمہ بدر کے لیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، الروحاء پہنچے
تو تھک گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدینے واپس
کر دیا، غنیمت و ثواب میں ان کا حصہ لگایا وہ انہیں کے مثل ہو گئے جو
اس میں حاضر تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ حارث احد میں شریک تھے، اس روز جب کہ
لوگ بھاگے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے
انہوں نے آپ سے موت پر بیعت کی، عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ المخزومی

قتل کیا اور اس کا اسباب لیا، جوندہ اور خود اور عمدہ لوگ تھے، اس روز ہم نے سوائے ان کے کسی کو نہیں سنا کہ اس نے اسباب چھین لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا۔ سب تعزیریں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے اسے (عثمان بن عبد اللہ کو) ہلاک کیا، یوم احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ میرے چچا کیا ہوئے، حمزہ کیا ہوئے، عمارت بن الصمہ ان کی تلاش میں نکلے، دیر کی تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے عمارت جز پڑھتے تھے اور یہ شعر کہتے تھے:

یا ابن الحارث بن الصمہ کان فقیًا وبنًا ذمہ

اے پروردگار عمارت بن الصمہ رفیق تھا اور ہمارا ذمہ دار تھا

قد ضل فی محامیہ حممہ یتلمس الجنۃ فیما شملہ

جو خطرناک مقام میں مارا مارا پھرتا ہے جہاں وہ جنت تلاش کرتا ہے

یہاں تک کہ علی بن ابی طالب عمارت کے پاس پہنچے تو انھوں نے ان کو بھی پایا اور حمزہ کو مقتول پایا، دونوں نے واپس آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی، عمارت جنگ بے رمونہ میں بھی شریک تھے، جو ہجرت کے کھیتسویں چھینے صفر میں ہوئی، وہ اسی روز شہید ہوئے، آج عمارت بن الصمہ کی بقیہ اولاد مدینے اور بغداد میں ہے۔

سہل بن عتیک

۶۸

ابن النعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول۔
ان کی والدہ جمیلہ بنت علقمہ بن عمرو بن ثقف بن الک بن مبذول تھیں۔
سہل کے ایک بھائی تھے جن کا نام عمارت بن عتیک تھا، ان کی

کنیت ابو اخرم تھی، وہ بدر میں حاضر نہ تھے، ان کی والدہ بھی حبیلہ بنت ملقہ تھیں جو سہل کی والدہ تھیں، تنہا ابو معشر سہل بن عبید کہتے تھے، حالانکہ یہ ان کی یا ان کے راوی کی خطا ہے۔

سہل بن عقیب بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر سترانصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، سہل بن عقیب بدر و احد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، ان کے بھائی ابو اخرم جنگ جمرانی عبیدہ میں شہید ہوئے، انھوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی۔
تین آدمی۔

بنی عدی بن النجار

حارثہ بن سراقہ

ابن الحارث بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار ان کی والدہ ام حارثہ تھیں، نام بیع بنت النضر بن خنضم بن زید بن حرام ابن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم انس بن مالک بن النضر کی بیوی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارثہ بن سراقہ اور السائب بن عثمان ابن مظعون کے درمیان عقد مواخاہ کیا تھا، حارثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں شریک تھے اور اسی روز شہید ہوئے، حیان بن امرئہ نے تیر مارا جو ان کے طعنیوں لگا اور انھیں قتل کیا، حارثہ کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ (بدین) حارثہ بن سراقہ دیکھنے کے لیے نکلے، ان کے پاس ایک تیرا یا جس نے انہیں قتل کر دیا، ان کی والدہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کو حارثہ سے میرا تعلق معلوم ہے، اگر وہ جنت میں ہوں تو میں صبر کروں ورنہ آپ کی جو راے ہو وہ کروں فرمایا، اے والدہ حارثہ، ایک جنت نہیں ہے بلکہ بہت سی جنتیں ہیں، اور حارثہ اس کے افضل یا اعلیٰ فردوس میں ہیں۔

عمرو بن ثعلبہ

ابن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار کنیت ابو حکیم تھے والدہ ام حکیم بنت النضر بن مضمض بن زید بن حرام بن جذب بن عامر بن غنم ابن عدی بن النجار، انس بن مالک اور عمرو بن ثعلبہ کی اچھوٹی بیٹی، عمرو بن ثعلبہ حارثہ بن سراقہ کی خالہ کے بیٹے تھے، عمرو کی اولاد میں حکیم تھے جن سے ان کی کنیت تھی، دوسرے عبد الرحمن تھے، دونوں اولاد مر گئے، دونوں کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

محرز بن عامر

ابن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔ ان کی والدہ سعدی بنت خیشمہ بن الحارث بن مالک بن کعب بن النخاط ابن کعب بن مالک بن حارثہ بن غنم بن السلم اس میں سے تھیں اور سعد بن غنمہ کی بہن تھیں۔ محرز کی اولاد میں اسماء اور کلثم تھیں، ان کی والدہ ام سہل بنت ابی حابہ

عمر بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھیں، محرز بدر میں شریک تھے، ان کی وفات اس صبح کو ہوئی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد روانہ ہوئے، انھیں شرکائے احد میں شمار کیا جاتا ہے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

سلیط بن قیس



ابن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔
ان کی والدہ زغیبہ بنت زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار، ابی امامہ اسعد بن زرارہ کی بہن تھیں۔
سلیط کی اولاد میں ثبیتہ تھیں، ان کی والدہ سخیلہ بنت الصمہ بن عمرو ابن عتیک بن عمرو بن منذول حارث بن الصمد کی بہن تھیں،
سلیط بن قیس اور ابو صرہ جب اسلام لائے تو دونوں بنی عدی بن النجار کے بت توڑ رہے تھے۔ سلیط بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جنگ جبرابہ عبیدہ میں سلسلہ میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ابو سلیط



ان کا نام اُسیرۃ بن عمرو تھا، عمرو کی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن مالک ابن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھی۔ ان کی والدہ آمنہ بنت اوس ابن حجرہ تھیں، بلی میں سے تھیں جو بنی عوف بن النضر جرج کے حلیف تھے۔
ابو سلیط کی اولاد میں عبدا اللہ اور فضالہ تھے، ان دونوں کی والدہ

عمرو بن حنیہ بن ضمرہ بن الخیار بن عمرو بن منذر بن تميم۔
ابو سلیطہ بدر واحد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عامر بن امیہ

— — — — —

ابن زید بن الحساس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار
عامر کی اولاد میں ہشام بن عامر تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
صحبت پائی تھی اور بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے، ان کی والدہ بہراؤ میں سے تھیں،
عامر بدر واحد میں شریک تھے، جنگ احد میں شہید ہوئے، ان کی
بقیہ اولاد نہ تھی۔

ثابت بن خنساء

— — — — —

ابن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار، ان کی
بقیہ اولاد نہ تھی بروایت محمد بن عمر الاسلمی بدر میں شریک تھے، کتاب نبی الانصار
میں جوہم نے عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری سے لکھی ہے عمرو بن مالک
ابن عدی کے یہاں کوئی ولادت نہیں پائی۔

قیس بن السکن

— — — — —

ابن قیس بن زعمراؤ بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار
ان کی کنیت ابو زید تھی، لوگ بیان کرتے ہیں کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا۔
قیس بن اسکن کی اولاد میں زید اور ہذاق اور خولہ تھے، ان کی والدہ
ام خولہ بنت سفیان بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم
ابن عدی بن النجار تھیں۔

قیس بن اسکن بدرواحہ و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جنگ جسرانی عبیدہ میں شہید ہوئے۔ ان کی
بقیہ اولاد نہ تھی۔

ابو الاعور

نام کعب بن الحارث بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن
غنم بن عدی بن النجار تھا، ان کی والدہ ام نیر بنت ایاس بن عامر بن قطبہ
بلی میں سے تھیں جو قبیلہ اوس کے بنی عارضہ بن الحارث کے حلفاء تھے۔

ابو الاعور بدرواحہ میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ ابو الاعور کا نام حارث
ابن ظالم بن عبس تھا، کعب کی جو کتابوں میں مذکور ہیں ابو الاعور کے چچا تھے
جو نسب انہیں جانتا تھا اس نے ان کا وہی نام رکھ دیا حالانکہ یہ خطا ہے۔

حرام بن ملحان

ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم
ابن عدی بن النجار تھا، ان کی والدہ یمنکہ بنت مالک بن عدی بن زید سناتہ
ابن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھیں، بدرواحہ و بیر معونہ میں شریک تھے،

بہر معونہ میں، جو ہجرت کے چھتیسویں مہینے صفر میں ہوا شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھ ایسے آدمیوں کو بھیجئے جو ہمیں قرآن و حدیث کی تعلیم دیں، آپ نے انصار کے ستر آدمی بھیجے جو قاری کہلاتے تھے، ان میں میرے مامو حرام بھی تھے، یہ لوگ قرآن پڑھتے رات کو باہم درس دیتے اور سیکھتے دن کو پانی لاکر مسجد میں رکھتے، لکڑیاں جنگل سے چٹاؤ لے کر اہل صفۃ و فقراء کے لیے غلہ خریدتے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لوگوں کو ان کے پاس بھیجا، ان لوگوں نے انہیں روکا اور منزل پہنچنے سے پہلے ہی سب کو قتل کر دیا، ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ ہمارے نبی کو ہماری طرف سے پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل سکیں، ہم تجھ سے راضی ہو گئے اور تو ہم سے راضی ہو گیا۔

انس کے مامو حرام کے پاس ایک شخص پیچھے سے آیا اور نیزہ مارا جو ان کے پار ہو گیا، حرام نے کہا کہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائیوں سے فرمایا کہ تمہارے بھائی قتل کر دیے گئے، انہوں نے یہ کہا کہ اے اللہ ہماری طرف سے ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم لوگ تجھ سے ملے، ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلیم کے بھائی حرام کو ستر آدمیوں کے ساتھ نبی عامر کی طرف بھیجا، جب وہ لوگ آئے تو میرے مامو نے ان سے کہا کہ اگر تم لوگ مجھے اس دو تو میں تمہارے آگے آؤں تاکہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پہنچاؤں، ورنہ تم لوگ مجھ سے قریب رہو، وہ آگے بڑھے، ان لوگوں نے انہیں امن دیدیا، جس وقت وہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے کسی کو اشارہ کیا جس نے ان کے نیزہ مار کے پار کر دیا، انہوں نے

کہا اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا، وہ لوگ ان کے بقید ساتھیوں پر پلٹ پڑے اور قتل کر دیا، سوائے ایک لشکرے آدمی کے جو پہاڑ پر چڑھ گیا تھا۔

انس سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور خبر دی کہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے ملے، وہ ان سے راضی ہوا اور اس نے انہیں راضی کر دیا۔

انس نے کہا کہ ہم لوگ (قرآن میں) پڑھتے تھے بَلَّغُوا قَوْمَنَا اِنَّا قَدْ لَقَيْنَا رَبَّنَا حَرَصَیْ عَنَّا وَارْضَا، (ہماری قوم کو پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے مل گئے، وہ ہم سے راضی ہوا اور اس نے ہمیں راضی کر دیا) اس کے بعد یہ (آیت) منسوخ ہو گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس صبحوں کو رغل و ذکوان و بنی لیحیان اور عقیقہ کے لیے جنھوں نے اللہ کی اور رحمن کی نافرمانی کی تھی بدو عاکہ۔

عامر بن بہدله سے مروی ہے کہ ابن مسعود نے فرمایا کہ جس کو اس قوم کے پاس آنا پسند ہو جنھوں نے مشاہدہ (جمال رب) کیا تو وہ ان لوگوں کے پاس آئے۔

ان کے بھائی،

سُلَیْم بن لُحْمان

لُحمان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم ابن عدی بن النجار تھا، ان کی والدہ فیکہ بنت مالک بن عدی بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھیں، یہ دونوں زوجہ ابوطلیحہ والدہ انس بن مالک ام سلیم بنت لُحمان کے بھائی تھے، ام حرام زوجہ عبادہ بن الصامت کے بھی بھائی تھے۔

سلیم بدر و احد اور یوم بئر معونہ میں شریک تھے، وہ اسی روز شہداء

انصار کے ساتھ شہید ہوئے، یہ واقعہ ہجرت کے چھتیسویں مہینے صفر میں ہوا، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، خالد بن زید بن حرام کی اولاد بھی تمام ہو چکی تھی، ان میں سے کوئی نہ رہا۔

حلفائے نبی عدی بن النجار

سواد بن غزنیہ

ابن دہب بن علی بن عمرو بن الحاف بن قضاۃ بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، یہ وہی شخص ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لائٹھی بھونکی، پھر انھیں دے دی اور فرمایا کہ انتقام لے لو، ایلیا و بیت المقدس میں ان کی بقیہ اولاد ہے۔

حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواد بن عمرو کو چادر اوڑھے ہوئے دیکھا، (اسماعیل راوی نے اسی طرح کہا، یعنی بجائے سواد بن غزنیہ سواد بن عمرو کہا) تو فرمایا "خط خط درس درس"

پھر آپ نے لکڑی یا سواک ان کے شکم میں بھونکی، وہ کھسک گئی اور ان کے شکم میں نشان پڑ گیا، عرض کی یا رسول اللہ قصاص لوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصاص لے لو، آپ نے اپنا شکم مبارک ان کے لیے کھول دیا، انصار نے کہا کہ اے سواد، رسول اللہ سے انتقام لا گے؟ انھوں نے کہا کہ کسی کی جلد کو میری جلد پر فضیلت نہیں ہے، آپ نے ان کے لیے اپنا شکم کھول دیا، انھوں نے اسے بوسہ دیا اور کہا کہ میں اسے چھوڑتا ہوں تاکہ آپ اس کے بدلے قیامت میں میری شفاعت کریں، حسن نے کہا کہ اس وقت انھیں ایمان نے پالیا۔

جلد بارہ آدمی :

بنی مازن بن النجار

قیس بن ابی صعصعہ

نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمر بن غنم بن مازن تھا ان کی والدہ شیبہ بنت عامر بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار تھیں۔

قیس کی اولاد میں الفاکہ اور ام الحارث تھیں، ان کی والدہ امامہ بنت معاذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام بن غنم بن کعب بن سلمہ ابن المخزرج تھیں، آج قیس کی بقیہ اولاد نہیں ہے۔

قیس کے تین بھائی تھے جنہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی، وہ لوگ بدر میں شریک نہ تھے ان میں سے حارث بن ابی صعصعہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، ابو کلاب وجابر فرزندان ابی صعصعہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے، ان سب کی والدہ ام قیس تھیں جو شیبہ بنت عامر ابن عمرو بن عوف بن مبذول تھیں۔

بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمر قیس بن ابی صعصعہ سیر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، قیس بدر و احد میں بھی شریک تھے۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں قیس بن ابی صعصعہ کو ساتھ لشکر یعنی فوج پیادہ پر عامل بنایا تھا۔

عبداللہ بن کعب

ابن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن، کنیت ابو الحارث تھے، ان کی والدہ رباب بنت عبداللہ بن حبیب بن زید بن ثعلبہ بن زید مناتہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غصنہ بن حشتم بن خزرج تھیں۔ عبداللہ بن کعب کی اولاد میں حارث تھے، ان کی والدہ زغیبہ بنت اوس بن خالد بن الجعد بن عوف بن مبذول تھیں، حارث بن عبداللہ کے بیٹے عبداللہ یوم الحمرہ میں مقتول ہوئے۔

عبداللہ بن کعب بدر میں شریک تھے، یوم بدر میں مغانم پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے، احد و خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، وفات عثمان بن عفان کی خلافت میں ہوئی بقیہ اولاد مدینہ و بغداد میں تھی۔

محمد بن یسجد نے کہا کہ میں نے بعض انصار سے سنا کہ عبداللہ بن کعب کی کنیت ابو یحییٰ تھی اور وہ ابولیلی المازنی کے بھائی تھے۔

الوداؤد

نام عمر بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن تھا، ان کی والدہ نائلہ بنت ابی عاصم بن غزیہ بن عطیہ بن خنساء ابن مبذول بن عمرو تھیں۔

الوداؤد کی اولاد میں داؤد اور سعد اور حمزہ تھے، ان کی والدہ نائلہ بنت سراقہ بن کعب بن عبدالعزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عبد بن عوف

ابن غنم بن مالک بن النجار تھے، جعفر تھے، ان کی والدہ کلب میں سے تھیں،
 ابو داؤد کی بقیہ اولاد تھی مگر زمانہ قریب میں ختم ہو گئی، ان میں سے کوئی
 نہ رہا۔
 ابو داؤد بدر و احد میں شریک تھے۔

سراقہ بن عمرو

ابن عطیہ بن خالد بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن، ان کی والدہ
 عقیلہ بنت قیس بن زعوراء بن حرام بن جذب بن عامر بن غنم بن عدی
 ابن النجار تھیں،
 بدر و احد و خندق و حَیْبِیَہ و خیبر و عمرہ و قضاہ و غزوہ موتہ میں شریک
 تھے، دیگر انصار کے ساتھ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے یہ جمادی الاولیٰ
 ۸ء میں ہوا، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

قیس بن مَخْلَد

ابن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن حارث بن ثعلبہ بن مازن بن النجار
 ان کی والدہ غیطہ بنت مالک بن صرمہ بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم
 ابن عدی بن النجار تھیں۔
 قیس بن مَخْلَد کی اولاد میں ثعلبہ تھے، ان کی والدہ زغیبہ بنت اوس
 ابن خالد بن الجعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار
 تھیں۔
 قیس بن مَخْلَد بدر و احد میں شریک تھے، احد میں شہید ہوئے

جو ہجرت کے تیسویں مہینے شوال میں ہوا تھا، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، حبیب
ابن حارث بن ثعلبہ بن مازن کی اولاد بھی ہلاک ہو گئی، ان میں سے کوئی
باقی نہ رہا۔

حلفائے بنی مازن بن النجار

عَصِیْم

بنی اسد بن خزیمہ بن مدرکہ کے حلیف تھے، بدر میں شریک تھے،
ان کی بقیہ اولاد نہ تھی،
کل چھ آدمی؛

بنی دینار بن النجار

نَعْمَان بن عبد عمرو

ابن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار، ان کی والدہ سمیراء
بنت نفیس بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھیں۔
بدر و احد میں شریک تھے، احد ہی میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد
نہ تھی۔

ان کے بھائی:

صَحَّاک بن عبد عمرو

ابن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار ان کی والدہ بھی
سمیرا بنت قیس بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل تھیں۔
بدر واحد میں شریک تھے ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
نعمان اور صَحَّاک کے ایک حقیقی بھائی تھے جن کا نام قطیبہ بن عبد
عمرو بن مسعود تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی اور کبیر معونہ میں
شہید ہوئے۔

جابر بن خالد

ابن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار اولاد میں عبد الرحمن
ابن جابر تھے ان کی والدہ عجمہ بنت سلیم بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب
ابن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھیں۔
جابر بن خالد بدر واحد میں شریک تھے وفات اس حالت میں ہوئی
کہ بقیہ اولاد نہ تھی۔

کعب بن زید

ابن قیس بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار

ان کی والدہ یسلیٰ بنت عبد اللہ بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم بن الجلی
میں سے تھیں۔

کعب کی اولاد میں عبد اللہ اور جمیلہ تھیں، ان کی والدہ ام رباع
بنت عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھیں، یہ انعام
وضحاک و قبطہ فرزند ان عبد عمرو کی بہن تھیں۔

کعب بن زید بدرواحد جو بیرونہ میں شریک تھے، اس روز وہ
زخمی اٹھا کر لائے گئے، خندق میں شریک ہوئے اور اسی روز شہید ہو گئے،
ضرار بن الخطاب الغہری نے قتل کیا، یہ واقعہ ذوالقعدہ ۳۳۵ء میں ہوا کعب
ابن زید کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

سلیم بن حارث

ابن ثعلبہ بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار انعام و ضحاک
و قبطہ فرزند ان عبد عمرو بن مسعود کے ان کی والدہ سمیرہ بنت قیس بن
مالک بن کعب بن عبد الاشہل کے ذریعے سے اخیا فی بھائی تھے۔

سلیم بن حارث کی اولاد میں حکم و عمیرہ تھیں، ان کی والدہ سہیمہ
بنت ہلال بن کوثر بن سلیم بن منصور میں سے تھیں،
سلیم بن حارث بدرواحد میں شریک تھے، احد میں ہجرت کے
تیسویں مہینے شوال میں شہید ہوئے ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

سعید بن سہیل

ابن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار موسیٰ بن

عقبہ و محمد بن عمر و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح کہا، نسب
انصار میں بھی وہ سعید بن ہبیل ہیں، لیکن محمد بن اسحاق والو معشر نے کہا کہ
وہ سعد بن ہبیل تھے۔ بدرواحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی کوئی اولاد نہ تھی،
ان کی ایک بیٹی ہزلیہ تھیں جو مرچکی تھیں۔

حلفائے بنی دینار بن النجار

بجیر بن ابی نجبہ

بلی کے حلیف تھے اور کہا جاتا ہے کہ جہینہ کے حلیف تھے، بنی دینار
ابن النجار کہتے تھے کہ وہ ہمارے مولیٰ تھے۔
بجیر بدرواحد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، ان سب
لوگوں کی اولاد ہلاک ہو چکی تھی سوائے سلیم بن حارث کی اولاد کے۔
جلہ سات آدمی؛

بنی حارث بن الخزرج اور بنی کعب بن حارث بن الخزرج

سعد بن الربیع

ابن عمرو بن ابی زہیر بن الک بن امرئ القیس بن الک الاغر

ابن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج، ان کی والدہ ہزیلہ بنت عصب بن عمرو بن فہج
ابن عامر بن جشم بن الحارث بن الخزرج تھیں۔

سعد کی اولاد میں ام سعد تھیں جن کا نام جمیلہ تھا، وہ خارجہ بن زید بن
ثنا بٹ بن ضحاک کی والدہ تھیں، جمیلہ کی والدہ عمرہ بنت حزم بن زید بن نوزان
ابن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن النجار، عمارہ و حزم فرزند ان حزم
کی بہن تھیں۔

تمام راوی متفق ہیں کہ سعد بن الربیع عقبہ میں موجود تھے، وہ بارہ
نقباء میں سے ایک تھے، سعد جاہلیت میں بھی لکھتے تھے حالانکہ کتابت
عرب میں بہت کم تھی۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن الربیع اور عبد الرحمن بن عوف کے درمیان
عقد مواخاۃ کیا تھا، ایسا ہی محمد بن اسحاق نے بھی کہا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ جب عبد الرحمن بن عوف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے میں آئے تو آپ نے ان کے اور سعد
ابن الربیع کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، سعد انھیں اپنے گھر لے گئے، کھانا
منگایا اور دونوں نے کھایا، انھوں نے ان سے کہا کہ میری دو بیویاں ہیں،
تم اللہ کی راہ میں میرے بھائی ہو، تمھارے کوئی عورت نہیں ہے، میں ایک کو
چھوڑ دیتا ہوں، تم اس سے نکاح کر لو، انھوں نے کہا واللہ نہیں، سعد نے
کہا میرے باغ چلو کہ اس کا آدھا حصہ میں تمھیں دے دوں، انھوں نے کہا کہ
نہیں، اللہ تمھارے مال اور اہل و عیال میں برکت کرے، مجھے بازار کالائے
بتا دو، وہ بازار گئے، گھی اور پیسہ خریدا اور فروخت کیا، مدینے کے کسی راستے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قدمبوس ہوئے، بدن پر زردی کا دھبہ
تھا، فرمایا، ٹھیرو، عرض کی، یا رسول اللہ میں نے انصار کی لڑکی سے گٹلی بھر
سونے پر نکاح کیا ہے، فرمایا ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری پر ہو۔

محمد بن عمر نے کہا کہ سعد بن الربیع بدروا حد میں شریک تھے، عروہ

احد میں شہید ہوئے، بقیہ اولاد نہ تھی، عمرو بن ابی زہیر بن مالک کی اولاد بھی ہلاک ہو چکی تھی ان میں سے کوئی باقی نہ رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یوم احد میں سعد بن الزبیع کو اس طرح دیکھا کہ ان کے بارہ نیزے لگے تھے۔

۷۸ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ جب یوم احد ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سعد بن الزبیع کی خبر کون لائے گا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں، وہ گیا اور مقتولین میں گھومنے لگا، سعد بن الزبیع نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے، اس نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے کہ تمہاری خبر لاؤں، انہوں نے کہا کہ خدمت نبوی میں جاؤ، میرا سلام کہو اور خبر دو کہ مجھے بارہ نیزے مارے گئے ہیں جو قتل کی حد تک پار ہو گئے ہیں، قوم کو آگاہ کر دو کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں قتل کر دیے گئے کہ ان میں سے ایک بھی زندہ رہا تو ان کے لیے اللہ کے نزدیک کوئی عذر نہ ہوگا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ سعد بن الزبیع کی انہیں زخموں سے وفات ہو گئی، اسی روز خارجہ بن زید بن ابی زہیر بھی شہید ہوئے، دونوں ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے، معاویہؓ نے نہر نظامہ جاری کی تو ان کے منادی نے مدینے میں ندادی کہ احد میں جس کا کوئی شہید ہو تو وہ حاضر ہو، لوگ اپنے شہداء کے پاس گئے، انہوں نے ان کو اس طرح ترو تازہ پایا کہ کوئی تغیر نہ ہوا تھا، سعد بن الزبیع اور خارجہ بن زید کی قبر کنارے تھی وہ چھوڑ دی گئی اور اس پر مٹی ڈال دی گئی۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ سعد بن الزبیع کی بیوی اپنی دونوں بیٹیوں کو جو سعد سے تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیں اور عرض کی، یا رسول اللہ یہ دونوں سعد کی بیٹیاں ہیں، ان کے باپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے، چچا نے مال لے لیا اور ان دونوں کے لیے کچھ نہ چھوڑا، واللہ ان کے لیے مال نہ ہوگا تو ان کی شادیاں نہ ہوں گی فرمایا،

اس معاملے میں اللہ فیصلہ کرے گا، اللہ نے آیت میراث نازل فرمائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا کو بلایا اور فرمایا کہ سعد کی بیٹیوں کو دو ثلث دو ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو اور جو بچے وہ تمہارا ہے۔

خارجہ بن زید

ابن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک الاعرجی ثعلبہ ابن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج، کنیت ابو زید نضی، اور والدہ السیدہ بنت عامر بن عبید بن غیتان بن عامر بن خطمہ اوس میں سے تھیں،

خارجہ کی اولاد میں زید بن خارجہ تھے، یہ وہی ہیں جن سے عثمان بن عفان کے زمانے میں ان کی موت کے بعد کلام سنا گیا، حبیبہ بنت خارجہ جن سے ابو بکر صدیقؓ نے نکاح کیا، ان سے ان کے یہاں ام کلثوم پیدا ہوئیں، ان دونوں کی والدہ ہزلیہ بنت عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن حشم بن الحارث بن الخزرج تھیں، اور دو دونوں سعد بن الربیع کے اخیانی بھائی تھے۔

خارجہ بن زید کی بقیہ اولاد تھی جو سب مر گئی، زید بن ابی زہیر ابن مالک کی بھی سب اولاد مر گئی، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا، خارجہ بن زید ابن ابی زہیر بالاتفاق سب کی روایت میں عقبہ میں آئے تھے۔

سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجہ بن زید بن ابی زہیر اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، ایسا ہی محمد بن اسحاق نے بھی کہا، خارجہ بن زید بدرواۃ میں شریک تھے، غزوہ احد میں شہید ہوئے، وہ نیزوں کی گرفت میں آ گئے،

دس سے زائد زخم لگے، ان کے پاس سے مروان بن امیہ گذرا، اس نے انہیں پہچانا، اور حملہ کر کے قتل کر دیا، پھر انہیں شلہ کیا، اور کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جس نے بدر میں میرے باپ علی پر برا بھلا کیا، یعنی امیہ بن خلف پر، اب میں اس قابل ہوں کہ اپنا دل ٹھنڈا کروں، جب کہ اصحابِ محمد کے منتخب لوگوں کو قتل کر لیا، میں نے ابن قوقل کو قتل کیا، میں نے ابن ابی زہیر یعنی خارجہ بن زید کو قتل کیا، اور میں نے اوس بن ارقم کو قتل کیا۔

عبداللہ بن رواحہ



ابن ثعلبہ بن امرئ القیس بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک الاغر ابن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج، ان کی والدہ کبشہ بنت واقد بن عمرو بن الاطابہ بن عامر بن زید مناة بن مالک الاغر تھیں۔ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ کی کنیت ابو محمد تھی، محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے کسی کو کہتے سنا کہ ان کی کنیت ابو رواحہ تھی، ممکن ہے کہ ان کی دونوں کنیتیں ہوں، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، وہ نمان بن بشر بن سعد کے امو تھے۔

عبداللہ بن رواحہ جاہلیت کے زمانے میں لکھتے تھے، حالانکہ (اُس زمانے میں) عرب میں کتابت بہت کم تھی۔

بالاتفاق سب کی روایت میں عبداللہ عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے، انصار کے بارہ نقباء میں سے ایک (نقیب) تھے، بدر و احد و خندق و حدیبیہ و خیبر و عمرہ قضا میں شریک تھے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر سے اہل عالیہ کو اس فتح کی خوشخبری دینے کے لیے آگے بھیج دیا تھا جو آپ کو اللہ نے عطا فرمائی تھی، عالیہ بنی عمرو بن عوف و خطمہ و وائل (کی آبادی) ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (احد کے بعد) موعودہ غزوہ بدر کے لئے روانہ ہوئے تو مدینے میں انہیں اپنا جانشین مقرر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر بن عیسٰی میں سواروں کے ہمراہ بطور سرپرست امیر بن رازم یہودی کی طرف بھیجا، جس کو انھوں نے قتل کر دیا، پھر انھیں خاص دھجوروں کا اندازہ کرنے والا بنا کے خیر بن عیسٰی، جہاں غزوہ موتہ میں شہید ہونے تک برابر ان لوگوں کی پیداوار کا اندازہ کرتے رہے۔

اشجعی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو اہل خیر کے پاس بھیجا تھا، انھوں نے ان لوگوں کی دھجوروں کا اندازہ کیا۔ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں اونٹ پر داخل ہوئے، آپ عصا سے حجرِ اسود کو بوسہ دے رہے تھے، ہمراہ عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے جو آپ کی اونٹنی کی کھیل پڑے ہوئے تھے اور یہ (اشعار) کہہ رہے تھے:

خلوا نبی الکفار عن مہیلہ - نحس ضہنا کم علی تاویلہ - ضربا یزیل العام مقبیلہ
اے اولادِ کفار آپ کے راتے سے ہٹ جاؤ۔ ہم نے آپ کے رجوع کرنے پر نہیں ایسی مار داری جو سرور کو فاعلم ترات سے نکالے
ہمارے اشیاء سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناقہ، عصا، پر اس طرح طواف کیا کہ آپ کے پاس ایک عصا تھا، جب آپ حجرِ اسود پر گزرتے تھے اس سے (مس کر کے) حجرِ اسود کو بوسہ دیتے تھے، عبد اللہ بن رواحہ رجز پڑھتے تھے کہ:

خلوا نبی الکفار عن مہیلہ - خلوا فان الخیر مع رسولہ - قد انزل الرحمن فی تنزیلہ

ضربا یزیل العام مقبیلہ ویدھل الحلیل عن جلیلہ

اے اولادِ کفار آپ کا راستہ غالی کر دو۔ کیونکہ خیر اس کے رسول کے ساتھ ہے۔ اللہ نے قرآن میں نازل کر دی، ایسی مار جو سرور کو مقامِ ترات سے ہٹا دے۔ اور دوست سے دوست کو بھلا دے۔

قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ سے فرمایا کہ اترو اور ہمارے اونٹوں کو حرکت دو

(یعنی رجز پڑھو) عرض کی، یا رسول اللہ میں نے یہ کلام (یعنی رجز کہنا) ترک کر دیا ہے، عمرؓ نے کہا سنو اور اطاعت کرو، اور یہ کہتے ہو گے (اپنے اونٹ سے اترے):

یا رب لولا انت ما امتدینا ولا تصدقنا ولاصلینا
اے پروردگار! اگر تو نہ ہوتا تو ہم لوگ رات نہ پاتے۔ تو خیرات کرتے نہ ناز پڑھتے
فانزل سکیئذ علینا وثبت الاقدام ان لا قینا

ان الکفار قد لغوا علینا

ہم پر سکیئذ (سکون و اطمینان) نازل فرما۔ اور جب ہم دشمن کا مقابلہ کر ب نوہارے قدم ثابت کہہ کیونکہ کفار نے ہم پر بغاوت کی ہے
وکیع نے کہا کہ دوسرے راوی نے اتنا اور اضافہ کیا ع
وان اسرا دوا فنتہا ابنا۔ (حب انھوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کیا)
راوی نے کہا کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ان پر رحمت کر، اس پر عمرؓ نے کہا کہ (رحمت) واجب ہو گئی۔
محمد بن عبید کی حدیث میں یہ ہے ع اللہم لولا انت ما امتدینا
(اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے)۔

محمد بن عمرؓ نے کہا کہ عبد اللہ بن رواحہ نے صرف عمرہ فضا میں سہ
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت اللہ کا طواف کیا تھا، اور عبد اللہ
بن رواحہ شاعر تھے۔

مدرک بن عمارہ نے عبد اللہ بن رواحہ سے روایت کی کہ میں مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں اس وقت گذرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے
ہوئے تھے، اصحاب میں سے کچھ لوگ کنارے پر تھے، جب انھوں نے مجھے
دیکھا تو رکا کہ اے عبد اللہ بن رواحہ! اے عبد اللہ بن رواحہ! مجھے
معلوم ہو چکا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا ہے، میں آپؐ کی

طرف گیا تو آپ نے فرمایا، یہاں بیٹھو، میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا، فرمایا کہ جب تم شعر کہنا چاہتے ہو تو کیوں کر کہتے ہو، گویا آپ اس سے تعجب فرما رہے تھے، عرض کی، غور کر لوں تو کہوں (یعنی کوئی کلام موزوں کر لوں تو سنائوں)، فرمایا، مشرکین ہی کو اختیار کرنا، حالانکہ میں نے کچھ طیارہ کیا تھا، پھر بھی غور کیا اور یہ شعر سنائے

حبر و فی اثمان العباء متی کنتم بطریق اودانت لکم مضراً

(یعنی اے اثمان عبا، عبا کی قیمتو) مجھے اس وقت کی خبر دو جب تم لوگ بطریق (پارہی) تھے یا قبیلہ مضر کے لوگ تمہارے نزدیک رہتے تھے)۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے کلام کو ناپسند فرمایا، اس لیے کہ میں نے آپ کی قوم کو اثمان عبا کر دیا تھا، پھر عرض کی: ہے

۱ یا ہاشم الخیر ان اللہ فضلکم علی البریۃ فضلاً ما لہ غیرا

اے ہاشم خیر، اللہ نے تم کو مخلوق پر وہ فضیلت دی ہے جو تمہارے اغیار کے لیے نہیں

۲ انی نفرست فیک الخیر بعد ذلک فراسلۃ خالصنہم فی الذی نظرنا

میں تمہارے اندر اپنی وراثت سے حیرت ریا کرتی۔ جسے میں نے اسی فرست سے معلوم کیا جو نظر کرنے والوں کے مخالفت ہے۔

۳ ولو سألنا واستنصرت بعضہم فی جلال مرکب ما آواوا ولا نصرا

اور اگر آپ طلب کریں ان میں سے کسی سے مدد چاہیں۔ کسی اپنے امیر عظیم پر نوزد و ٹھکانا دیں اور نہ کریں

۴ فثبت اللہ ما آتاکم من جن تثبیت موسیٰ ونصرہ لذل الذی نصرنا

اللہ نے جو نیکیاں آپ کو دیں، میں اس صلح کا قیام رکھے۔ جس طرح موسیٰ کی اور ان کی مدد کہ بن کی مدد کی تھی، تم کو

آپ مسکراتے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہیں بھی اللہ ثابت قدم رکھے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”الشعراء يتبعهم الغاؤون“ (رگروہ لوگ شعراء کی پیروی کرتے ہیں) تو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ اللہ کو معلوم ہے کہ میں انہیں (شعراء) میں سے ہوں، پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ”الا الذين آمنوا وعملوا الصالحات“ ختم آیت تک (رگروہ لوگ حوایمان لائے اور نیک اعمال کئے)۔

عبادہ بن الصامت سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کی عیادت فرمائی، رگروہ اپنے بستر سے نہ اٹھنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں، لوگوں نے عرض کی کہ مسلم کا قتل شہادت ہے، فرمایا تب تو میری امت کے شہداء کم ہیں، قتل مسلم شہادت ہے، مرض شکم شہادت ہے، غرق شہادت ہے، جس عورت کو اس کا بچہ چل میں قتل کر دے تو یہ بھی شہادت ہے۔

نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ پر غشی طاری ہوئی تو ان کی بہن رونے لگیں اور کہنے لگیں کہ ہائے بہاڑ، ہائے یہ ہائے وہ، اور ان کی خوبیاں شمار کرنے لگیں، جب افاقہ ہوا تو ابن رواحہ نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا (اس سے) سوائے اس کے کہ مجھے کہا جائے کہ تم ایسے ہو (اور کیا فائدہ)۔

۸۲ حسن سے مروی ہے کہ ابن رواحہ پر غشی طاری ہوئی تو ان کی عورتوں میں سے کسی نے کہا کہ ہائے بہاڑ، ہائے عزت، ان سے کہا گیا کہ تم اس کے بہاڑ ہو، تم اس کی عزت ہو، جب افاقہ ہوا تو انھوں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا اس کی مجھ سے باز پرس کی جائے گی۔

ابو عمران الجونی سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ پر غشی طاری ہوئی تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور

فرمایا، اے اللہ! اگر ان کی موت آگئی ہے تو ان پر آسان کر دے، اور اگر ان کی موت نہ آئی ہو تو انہیں شفا دے، جب کچھ آرام محسوس ہوا تو عرض کی، یا رسول اللہ! میری والدہ کہتی تھیں، ہائے پہاڑ ہائے پشت اور فرشتہ تو ہے کا گرز اٹھا کر کہتا تھا کہ تم ایسے ہو، اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں تو وہ اس سے مجھے پارہ پارہ کر دیتا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ نے کسی جنگ کے موقع پر یہ شعر کہے :

يا فاض الاسلام تكبر حين الجند - لحلف بالله لن نزلنا - طائفة اولئك هزله
 (اے نفس کیوں تجھے نہیں دیکھا کہ تو جنت کو ناپسند کرتا ہے۔ بخدا تو اس میں نازل ہوگا۔ حوشی ہے! اے ناپند گرا
 عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ جب موتہ میں جعفر بن ابی طالب شہید ہو گئے، تو ان کے بعد جھنڈا عبد اللہ بن رواحہ نے لے لیا، وہ بھی شہید ہو گئے، اور آگے بڑھ کے جنت میں داخل ہو گئے، انصار پر یہ شاق گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ان کے زخم لگا تو بزدلی کی، بعد کو اپنے نفس پر عتاب کیا اور بہادری کی، وہ اسی روز شہید ہو گئے، موتہ کے امرا میں سے تھے، جنت میں داخل ہو گئے، اور اپنی قوم کے آگے ہو گئے، غزوہ موتہ جادوی لاوی سہ میں ہوا تھا۔

خلاۃ بن سوید

ابن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس بن مالک الاعز بن ثعلبہ
 ابن کعب -

ان کی والدہ عمرو بنت سعد بن قیس بن عمرو بن امرئ القیس بنی حارثہ
 ابن الحزرج میں سے تھیں۔

خلاو سب کی روایت میں عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، ان کی اولاد میں
السائب بن خلاو تھے، جنہوں نے بنی صلیٰ اشتر علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی،
اور عمر بن الخطابؓ نے یمن پر حال بنایا تھا، دوسرے حکم بن خلاو تھے،
ان دونوں کی والدہ لیلیٰ بنت عبادہ بن ولیم، سعد بن عبادہ کی بہن تھیں،
ان دونوں کی اولاد ختم ہو چکی تھی، حارثہ بن امرئ القیس بن مالک الاعرجی
اولاد بھی ختم ہو چکی تھی، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

۸۳

خلاو دیگر واحد و خدق اور یوم بنی قریظہ میں شریک تھے، اسی روز
شہید ہوئے، بنی قریظہ کی ایک عورت بنانہ نے ان پر چلی گراوی، جس
نے ان کا سر بچاڑ دیا، بنی صلیٰ اشتر علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لیے دو
شہیدوں کا ثواب ہے، ان کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس عورت کو قتل کر دیا، نانہ حکم القرظی کی بیوی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵۵ھ میں ذوالقعدہ کے اخیر
سے ذی الحجہ کے اوائل تک پندرہ دن بنی قریظہ کا محاصرہ کیا یہاں تک
کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اترے۔

عبد الجیز بن اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس نے اپنے
باپ دادا سے روایت کی کہ یوم قریظہ میں انصار کے ایک شخص شہید
ہوئے جن کا نام خلاو تھا، ان کی ماں کو لایا گیا اور کہا گیا کہ اے والدہ
خلاو، خلاو قتل کر دیے گئے، وہ نقاب ڈالے ہوئے آئیں تو ان سے
کہا گیا کہ خلاو تو قتل کر دیے گئے اور تم نقاب ڈالے ہوئے ہو، انہوں نے
کہا کہ اگر مجھ سے خلاو کم کر دیے گئے تو میں اپنی حیا کو کم نہ کروں گی، بنی صلیٰ
اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو، ان کے لیے وہ شہیدوں
کا اجر ہے، کہا گیا کہ یا رسول اللہ یہ کس لیے، تو آپ نے فرمایا اس لیے کہ
اہل کتاب نے انہیں قتل کیا۔



بشیر بن سعد

ابن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک الاعز بن ثعلبہ بن کعب ان کی والدہ انیسہ بنت خلیفہ بن عدی بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک الاعرجی بشر کی اولاد میں نھان تھے، انھیں سے ان کی کنیت (ابو النھان) تھی اور آئیتہ، ان دونوں کی والدہ عمرہ بنت رواحہ عبد المطلب بن رواحہ کی بہن تھیں، بشیر کی بقیہ اولاد تھی،

بشر جاہلیت میں بھی عربی لکھتے تھے، حالانکہ کتابت عرب میں بہت کم تھی، بشیر سب کی روایت میں عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

عبد اللہ بن الحارث بن الفضیل نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان ۸ء میں بشر بن سعد کو فدک میں نبی مرہ کی جانب تیس آدمیوں کے ہمراہ بطور سر یہ بھیجا، ان سے مرہین لے مقابلہ کیا اور بہت سخت قتال کیا، بشر کے ساتھیوں کو مصیبت پہنچائی اور ان میں سے جو بھاگا وہ بھاگا، بشر نے نہایت سخت قتال کیا، یہاں تک کہ ان کے ٹخنے میں تلوار لگ گئی اور کہا گیا کہ وہ مر گئے، جب شام ہوئی تو وہ بمشکل فدک تک آئے، اور وہاں چند روز تک ایک یہودی کے یہاں رہے، پھر مدینہ واپس آ گئے،

بشر بن محمد بن عبد اللہ بن زید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشر بن سعد کو تین سو آدمیوں کے ہمراہ بطور سر یہ فدک و وادی القریۃ کے درمیان میں و جبار کی جانب بھیجا، وہاں کچھ آدمی غطفان کے تھے

جو عیینہ بن حصن الغزازی کے ساتھ جمع ہو گئے تھے، بشیر ان سے ملے، ان کی جماعت کو منتشر کر دیا، ان پر فتنہ ہوئے، اور قتل کیا، قید کیا اور غنیمت حاصل کی، عیینہ اور اس کے ساتھی ہر طرف بھاگے، یہ مہرہ شوال سنہ میں ہوا تھا۔

عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ قضا کے لیے ذی القعدہ سنہ میں روانہ ہوئے تو تیار آگے بھیج دیے اور اُس پر بشیر بن سعد کو عامل بنایا، بشیر عین التمر میں خالد بن ولید کے ساتھ تھے اور اسی روز شہید ہوئے، یہ خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔

ان کے بھائی:

سماک بن سعد

— — — — —

ابن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک الاعز، ان کی والدہ انیسہ بنت خلیفہ بن عدی بن عمرو بن امی القیس تھیں۔
بدر و احد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

سبیع بن قیس

— — — — —

ابن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامرہ بن عدی بن کعب بن الخزرج ابن الحارث بن الخزرج، ان کی والدہ خدیجہ بنت عمرو بن زید بن عبدہ ابن عبیدہ بن عامرہ بن عدی بنی حارث بن الخزرج میں سے تھیں۔
سبیع کی اولاد میں عبد اللہ تھے، ان کی والدہ بنی جدارہ میں سے

تھیں، وہ مر گئے اور کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔
 سبيع بدر و احد میں شریک تھے، عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری
 کہتے تھے کہ وہ سبيع بن قیس بن عائشہ بن امیہ تھے۔
 ان کے بھائی؛

عبادہ بن قیس

ابن مسہ بن امیہ بن مالک بن عامرہ بن عدی بن کعب یہ دونوں
 ابوالدرداء کے چچا تھے، عبادہ کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
 عبادہ بدر و احد و خندق و خیبر و جنگ موتہ میں شریک تھے
 اور اسی روز جادی الاولیٰ ۱۰ھ میں شہید ہوئے۔
 عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے بیان کیا کہ سبيع بن قیس کے
 ایک حقیقی بھائی تھے جن کا نام زید بن قیس تھا، وہ بدر میں شریک نہ تھے،
 انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی۔

۸۵

یزید بن الحارث

ابن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج
 ابن الحارث بن الخزرج، ان کی والدہ قسم بن قبیلہ قضاعہ کے ثقیف بن جسر
 میں سے تھیں، وہ (یزید) انھیں کی طرف منسوب تھے، یزید قسم اور یزید بن
 قسم کہا جاتا تھا، یزید کی اولاد تمام ہو چکی تھی، آج ان کا کوئی نہیں ہے۔
 حارثہ بن ثعلبہ بن کعب کی اولاد بھی تمام ہو گئی، ان میں سے بھی
 کوئی باقی نہ رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید بن الحارث اور

ذوالمیدین عمیر بن عبد عمرو الخزاعی کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا یہ دونوں بدر میں شریک تھے اور اسی روز دونوں شہید ہو گئے، جس نے یزید بن الحارث کو شہید کیا وہ نوفل بن مساویہ الدبلی تھا، بدر کا غزوہ ہجرت کے اٹھارہ مہینے کے بعد ۷ اررمضان کو جمعے کے دن صبح کے وقت ہوا تھا۔

بنی حثم وزید فرزدان حارث بن الخزرج جنھیں نوأم (جوڑواں) کہا جاتا تھا

دیوان میں اُن دونوں کی ولایت لیک ہی تھی یہ اس مسجد کے لوگ تھے جو
السنخ میں تھی

خصوصیت کے ساتھ وہی اصحاب السنخ تھے

خبیب بن سیاف

ابن خبیب بن عمرو بن خدیج بن عامر بن حثم بن الحارث بن الخزرج، ان کی والدہ سلمی بنت مسعود بن شیبان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھیں۔
خبیب کی اولاد میں ابو کثیر تھے، ان کا نام عبد اللہ تھا، ان کی والدہ جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول بن عوف بن الخزرج کے بنی الحیالی میں سے تھیں۔

عبدالرحمن ام ولد سے تھے۔
انیسہ ان کی والدہ زینب بنت قیس بن شماس بن مالک تھیں،
ان سب کی اولاد تھی، مگر سب ہلاک ہو گئے۔

حنیب بن عبدالرحمن بن حنیب نے اپنے باپ دادا سے روایت
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے کا ارادہ فرما رہے تھے کہ میں
اور میری قوم کا ایک شخص آپ کے پاس آیا، ہم نے اسلام قبول نہیں
کیا تھا، ہم نے کہا کہ ہم اس سے شرماتے ہیں کہ کسی مشہدین ہماری قوم
حاضر ہو اور ہم ان کے ساتھ نہوں، فرمایا، تم دونوں اسلام لائے ہو، عرض
کی، نہیں، فرمایا، تو ہم مشرکین سے مشرکین پر بد نہیں جاتے، ہم لوگ
اسلام لائے اور ہر کاب ہو گئے، میں نے ایک شخص کو قتل کیا، اس نے
مجھے ایک تلوار ماری، اس کے بعد میں نے اس کی بیٹی سے نکاح کیا تو وہ
مجھ سے کہا کرتی تھی کہ وہ شخص مجھ سے جدا نہ کیا گیا جس نے تجھیں یہ تلوار
پہنائی، میں اس سے کہا کرتا تھا کہ وہ شخص تجھ سے جدا نہ ہو جس نے تیرے
باپ کو عجلت کے ساتھ دوزخ کی طرف بھیج دیا۔

عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف
روانہ ہوئے، جب حرۃ البیہرہ پہنچے تو ایک ایسا شخص ملا جس کی
بہادری و جرات بہت مشہور تھی، اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
اسے دیکھا تو خوش ہوئے، قریب پہنچا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے عرض
کی کہ میں اس لیے آیا ہوں کہ آپ کی پیروی کروں اور آپ کے ساتھ جان
دوں، فرمایا، کیا اللہ اور اس کے رسول پر تیرا ایمان ہے عرض کی نہیں، فرمایا،
واپس جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے، الشجرہ میں تھے کہ وہی
شخص پھر ملا، اس نے سابق کی طرح گفتگو کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
اسے وہی جواب دیا جو پہلے فرمایا تھا اس نے کہا نہیں، فرمایا واپس جا،
ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے، وہ لوٹ گیا، پھر اس نے آپ کو

العبیداء میں پایا اور وہی کہا جو پہلی مرتبہ کہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے وہی جواب دیا جو پہلی مرتبہ دیا تھا کہ آیا اللہ اور اس کے رسول پر تیرا ایمان ہے، ان نے کہا جی ہاں، فرمایا اکیسے ساتھ چلو۔
 محمد بن عمر نے کہا کہ وہ ضعیف بن یساف تھے، جن کے اسلام میں اتنی دیر ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہو گئے، وہ آپ سے ملے اور راستے میں اسلام لائے، بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، عثمان بن عفان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی، وہ ضعیف بن عبد الرحمن بن ضعیف بن یساف کے دادا تھے، عبد اللہ بن عمر اور شعبہ وغیرہ نے روایت کی ہے، ضعیف کی تمام اولاد ہلاک ہو گئی، کوئی باقی نہیں رہا۔

سفیان بن نسر

ابن عمرو بن الحارث بن کعب بن زید بن الحارث بن الخزرج، محمد بن عمر اور عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح کہا، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر سے جو روایت ہے اس میں سفیان بن بشر ہے، ممکن ہے کہ ان کے راویوں نے ان سے اس نام کو یاد نہ رکھا ہو، سفیان بدر واحد میں شریک تھے، ان کی اولاد تھی جو سب مر گئے۔

عبد اللہ بن زید

ابن عبد ربیع بن ثعلبہ بن زید بن الحارث بن الخزرج عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ ان کے آبا و اجداد میں ثعلبہ نہیں ہیں،

بلکہ وہ عبد اللہ بن زید بن عبد بہ بن زید بن اہلکث تھے، ثعلبہ بن عبد ربہ زید کے بھائی اور عبد اللہ کے چچا تھے، لوگوں نے انھیں ان کے نسب میں داخل کر دیا، حالانکہ یہ خطا ہے۔

عبد اللہ بن زید کی اولاد میں محمد تھے، ان کی والدہ سعدہ بنت کلیب ابن یساف بن عبید بن عمرو غیب بن یساف کے بھائی کی بیٹی تھیں، اور ام حمیدہ بنت عبد اللہ، ان دونوں کی والدہ اہل یمن میں سے تھیں، عبد اللہ بن زید کی باقی اولاد دینے میں تھی اور بہت کم تھی۔

محمد بن عبد اللہ بن زید سے مروی ہے کہ ان کے والد کی کنیت ابو محمد تھی، وہ ایسے آدمی تھے جو زیست قامت تھے، بلند بالا، محمد بن عمر نے کہا کہ عبد اللہ بن زید اسلام کے قبل ہی عربی لکھتے تھے حالانکہ اس وقت عرب میں کتابت بہت کم تھی۔

عبد اللہ بن زید سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، غزوہ فوج میں بنی حارث بن الخزرج کا جھنڈا انہیں کے پاس تھا، یہ وہی شخص ہیں جن کو خواب میں اذان کا طریقہ دکھایا گیا۔
عالم الشعبی سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن زید نے خواب میں اذان سنی، بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی۔

محمد بن عبد اللہ بن زید سے مروی ہے کہ ان کے والد (منی میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قربانی کے وقت حاضر تھے، ہمراہ انصار کے ایک اور شخص بھی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں تقسیم کر دیں اور ان کے ساتھی کو کچھ نہیں ملا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں اپنا سر منڈایا، اور بال لوگوں کو تقسیم کیے، اپنے ناخن کٹوائے وہ انھیں اور ان کے ساتھی کو دیے، انھوں نے کہا کہ وہ ہمارے پاس ہیں جو ہندی اور نیل میں رنگے ہوئے ہیں (یعنی سرخ ہیں)۔

محمد بن عبد اللہ بن زید سے مروی ہے کہ میرے والد عبد اللہ بن زید

کی وفات مدینے میں ۳۲۱ھ میں ہوئی، اس وقت وہ چونسٹھ سال کے تھے،
عثمان بن عفان نے ان کے جنازے کی نماز پڑھی۔
ان کے بھائی،

حُرَیْثُ بْنُ زَيْدٍ



ابن عبد ربہ -
بشر بن محمد بن عبد اللہ بن زید نے اپنے والد سے روایت کی کہ
حریث بن زید بدر میں شریک تھے، محمد بن عمرو ہمارے تمام اصحاب
اس کے قائل ہیں، ایسا ہی موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر نے بھی
کہا کہ حریث کے متعلق کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ وہ بدر میں شریک تھے،
احادیث بھی حاضر تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
کل چار اصحاب:

بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج



تَمِيمُ بْنُ لُحَيْمٍ



ابن قیس بن مدی بن امیہ بن جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج
ان کی والدہ زقیہ بنت رافع بن معاویہ بن عبید بن الابحر تھیں، انجسہ
خدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج تھے، زقیہ سعد بن سعاد اور اسعد

ابن زرارہ کی خالہ تھیں۔
 تنیم کی اولاد میں ربیع اور جمیلہ تھیں، ان دونوں کی والدہ بنی عمرو بن
 وقش شاعر بنی سے تھیں،
 تنیم بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی اولاد
 نہ تھی۔

یزید بن المزین

ابن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ، محمد بن عمر نے اسی طرح بیان کیا
 ہے، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و عبد اللہ بن محمد بن عمارہ الانصاری
 نے کہا کہ وہ یزید بن المزین تھے، ابو معشر نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر نہیں کیا،
 ان کی اولاد میں عمرو اور رملہ تھے، دونوں لا ولد مر گئے، ان کی بقیہ اولاد
 نہ رہی، عدی بن امیہ بن جدارہ کی اولاد بھی ختم ہو گئی، ان میں سے بھی کوئی نہ رہا
 یزید بن المزین بدر و احد میں شریک تھے۔

عبد اللہ بن عمیر

ابن حارثہ بن ثعلبہ بن خلاص بن امیہ بن جدارہ، جن کو موسیٰ بن عقبہ
 و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر نے شتر کاٹے بدر میں بیان کیا ہے،
 عبد اللہ بن محمد بن عمارہ الانصاری نے ان کا ذکر نہیں کیا، ان کا نسب
 بھی معلوم نہیں ہوا۔
 کل تین اصحاب:

بنی الالبجر خدرہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج

عبد اللہ بن الربیع

ابن نفیس بن عامر بن عباد بن الالبجر، ان کا نام خدرہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج تھا، بعض نے کہا کہ خدرہ الالبجر کی والدہ ہیں، واللہ اعلم۔
عبد اللہ بن الربیع کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عطیہ بن غنار بن مبدول بن عمرو بن غنم بن ازن بن النجار تھیں، عبد اللہ کی اولاد میں عبد الرحمن اور سعد تھے، ان دونوں کی والدہ قبیلہ طے میں سے تھیں، ان کی بقیہ اولاد ختم ہو گئی تھی، کوئی پس ماندہ نہ تھا، عباد بن الالبجر کی اولاد بھی ختم ہو گئی تھی، کوئی باقی نہ تھا،
عبد اللہ بن الربیع سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، بدر و احد میں بھی شریک تھے،

حلفائے بنی الحارث بن الخزرج

عبد اللہ بن عباس

ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو مشر و محمد

بن عمر نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے، ان کا نسب ہم سے نہیں بیان کیا گیا، لوگوں نے کہا وہ حلیف تھے۔

عبداللہ بن عرْفَطہ

ان کے حلیف تھے، محمد بن اسحاق و موسیٰ بن عقبہ و ابو معشر و محمد بن عمر نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، عبداللہ بن محمد بن عامر الانصاری کہا کرتے تھے کہ یہ دونوں حلیف ایک ہی تھے، ان کا نام عبداللہ بن عمیر تھا جو ان کے حلیف تھے۔ دو آدمی بنی الحارث بن الخزرج کے حاضرین بدر نو آدمی تھے۔

بنی عوف بن الخزرج اور بنی الجملی جو سالم بن غنم بن عوف بن الخزرج تھے

ان کا پیٹ بڑا ہونے کی وجہ سے نام الجملی (حالیہ ہوا)

عبداللہ بن عبداللہ

ابن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم کہ الجملی تھے، ان کی والدہ خولہ بنت المنذر بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار بنی مغالہ میں سے تھیں، عبداللہ بن ابی الخزرج کا سردار تھا جاہلیت کے آخر زمانے میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت میں مدینے آیا تھا، عبد اللہ بن ابی کی قوم نے اس کے لیے جو اہرات جمع کیے تھے کہ اسے تاج پہنائیں؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے اور اسلام ظاہر ہو گیا تو تمام قومیں آپ کی طرف بڑھیں، عبد اللہ بن ابی نے حسد و بغاوت اور نفاق کیا، اس کی بزرگی جانی رہی، وہ ابن سلول تھا،

سلول خزاہ میں سے ایک عورت تھی جو ابی بن مالک بن الحارث اور عبد اللہ بن ابی کی ماں تھی، وہ ابو عامر اسبہ کی خالہ کا بیٹا تھا، ابو عامر بھی ان لوگوں میں تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتا تھا، آپ پر ایمان لاتا تھا اور لوگوں سے آپ کے ظاہر ہونے کا وعدہ کرتا تھا، زمانہ جاہلیت میں عابد بن گیا تھا، اس نے ٹاٹ پہن لیا تھا، اور رہبانیت اختیار کر لی تھی، جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر دیا تو اس نے حسد کیا، بغاوت کی اور اپنے کفر پر قائم رہا، مشرکین کے ساتھ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق (بدکار و گناہگار) رکھا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن سلول سے جس کا نام حباب تھا فرمایا کہ تم عبد اللہ بنو کہ حباب شیطان کا نام ہے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک شخص کا نام حباب تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبد اللہ رکھا اور فرمایا کہ حباب شیطان کا نام ہے۔

ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حباب شیطان ہے۔

انشعبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حباب شیطان ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم جب کوئی برا نام سنتے تھے تو اسے بدل دیتے تھے۔
عبداللہ بن عبداللہ ابی کی اولاد میں عبادہ، جلیجہ، خیشمہ، خولی اور
آکامہ تھے، ہم سے ان کی ماؤں کا نام بیان نہیں کیا گیا، عبداللہ اسلام
لائے، ان کا اسلام اچھا تھا، بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، انہیں اپنے باپ کے حال کا غم تھا، اس کا
منافقین کے ساتھ رہنا ان پر گراں تھا۔

ان کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنوک کی واپسی پر مرا تو
رسول اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے، آپ اس کے پاس گئے، اس پر
نماز پڑھی، اس کی قبر پر کھڑے ہوئے اور قبر کے پاس عبداللہ بن عبداللہ
سے باپ کی تعزیت کی،

عبداللہ بن عبداللہ یامہ میں بھی موجود تھے، یوم جوثان میں شہید
ہوئے، جو سالہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا، انھان کی
بقیہ اولاد ہے۔

اوس بن خولی

ابن عبداللہ بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم الجعلی، ان کی والدہ
جلیلہ بنت ابی بن مالک بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم الجعلی، عبداللہ
ابن ابی بن سلول کی بہن تھیں۔

اوس بن خولی کی اولاد میں ایک بیٹی تھی جس کا نام فسمحہ تھا، وہ مر گئی،
اس کی بقیہ اولاد نہ تھی، حارث بن عبید بن مالک بن سالم الجعلی کی اولاد بھی
مر چکی تھی، ان میں سے مدینے میں ہوائے ایک یاد و آدمیوں کے کوئی نہ رہا، یہ عبداللہ
ابن ابی بن سلول کی اولاد میں تھے۔

اوس بن خولی کالمین میں سے تھے، جاہلیت اور ابتدائے اسلام میں

کامل ان لوگوں کے نزدیک وہ ہوتا تھا جو عسری لکھتا تھا اور تیرہ لکھتا تھا اور پیرنا اچھا جانتا تھا یہ سب باتیں اوس بن خولی میں جمع تھیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بن خولی اور شجاع بن وہب الاسدی کے درمیان جو اہل بدر میں اسے تھے عقد موافقہ کیا تھا، اوس بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر کام میں تھے۔

ابی الحویرث سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ قضاء کے لیے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے ہتھیاروں پر دو سو آدمیوں کو چھوڑا جن پر اوس بن خولی امیر تھے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور انھوں نے آپ کو غسل دیے کارادہ کیا تو انصار آئے اور دروازے پر ندادی ”اللہ اللہ ہم لوگ آپ کے ماموں ہیں لہذا ہم میں سے بھی کسی کو آپ کے پاس حاضر ہونا چاہیے“ ان سے کہا گیا کہ تم لوگ اپنے میں سے کسی ایک شخص پر اتفاق کر لو، انھوں نے اوس بن خولی پر اتفاق کیا، وہ اندر آئے اور آپ کے غسل و کفن و دفن میں اہل بیت کے ہمراہ موجود رہے۔

اوس بن خولی کی وفات مدینے میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور کہا کہ اے بھائی کے بیٹے جب میں مر جاؤں تو تم اپنے ماموں کے پاس آ جانا جو بنی النجار میں سے ہیں، کیونکہ جو کچھ ان کے مکانات میں ہے اس کی وجہ سے وہ سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے ہیں۔

زید بن ودیعہ

۹۲

ابن عمرو بن قیس بن جزئی بن عدی بن مالک بن سالم الجعلی، ان کی والدہ ام زید بنت حارث بن ابی الجراء بن قیس بن مالک بن سالم الجعلی تھیں۔
 زید بن ودیعہ کی اولاد میں سعد و امامہ و ام کلثوم تھیں، ان کی والدہ زینب بنت سہل بن صعب بن قیس بن مالک بن سالم الجعلی تھیں۔
 سعد بن زید بن ودیعہ عمر بن الخطاب کی خلافت میں عراق آ گئے تھے اور عتقرقوف میں اترے، ان کی اولاد بھی وہیں چلی گئی، جن کو بنو عبد الوہد ابن بشیر بن محمد بن موسیٰ بن سعد بن زید بن ودیعہ کہا جاتا تھا، ان میں سے مدینہ میں کوئی نہ تھا۔
 زید بن ودیعہ بعد و احد میں شریک تھے۔

رفاعہ بن عمرو

ابن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم الجعلی، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن عمر نے اسی طرح روایت کی ہے۔
 محمد بن اسحاق نے کہا کہ رفاعہ کی کنیت ابو الولید تھی، محمد بن عمر نے کہا کہ رفاعہ کے دادا زید کی کنیت ابو الولید تھی، اسی لیے رفاعہ بن ابو الولید کہا جاتا تھا جو اپنے دادا کی طرف منسوب تھے۔
 عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ رفاعہ بن ابی الولید تھے، ابی الولید کا نام عمرو بن عبد اللہ بن مالک بن ثعلبہ بن جشم بن مالک

ابن سالم الجبلی تھا، ان کی والدہ ام رفاعہ بنت قیس بن مالک بن ثعلبہ
ابن جشم بن مالک بن سالم الجبلی تھیں، رفاعہ بن عمرو کی اولاد مر چکی تھی۔
ابو معشر کی روایت میں اور محمد بن عمر کے بعض نسخوں میں رفاعہ بن الہان
ابن عمرو بن زید ہے، واللہ اعلم۔
رفاعہ سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر تھے،
بدر و احد میں شریک تھے

معبد بن عبادہ

ابن ثغر بن القدم بن سالم بن مالک بن سالم الجبلی، ان کی کنیت ابو عیصہ
تھی، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری
نے اسی طرح کہا ہے، ابو معشر نے کہا کہ ان کی کنیت ابو عیصہ تھی،
معبد بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد
نہ تھی۔

حلفاء بنی سالم الجبلی بن غنم

عقبہ بن وہب

ابن کلابہ بن الجعد بن ہلال بن الحارث بن عمرو بن عدی بن جشم بن
عوف بن بہشہ بن عبد اللہ بن غطفان جو مضر کے قیس عیلان میں سے تھے۔

عقبہ سب سے پہلے اسلام لانے والے انصار کے ساتھ اسلام لائے،
 بالاتفاق سب کی روایت میں وہ دونوں عقبہ میں حاضر ہوئے، مکے میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہو گئے اور آپ کے ہمراہ وہیں
 رہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو وہ بھی
 آپ کے ہمراہ رہے، اسی وجہ سے عقبہ کو انصاری کہا جاتا ہے۔
 ان کی بقیہ اولاد تھی جو سعد بن زید بن ودیعہ کی اولاد کے ساتھ تھے
 عتق توف میں تھے۔

عقبہ بدر و احد میں شریک تھے، کہا جاتا ہے کہ عقبہ بن وہب وہ
 شخص میں جنہوں نے یوم غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 رخسار سے خود کی کڑیاں کھینچی تھیں، ایک روایت یہ بھی ہے کہ ابو عبیدہ
 ابن الجراح نے کھینچی تھیں، جس سے ان کے سامنے کے دو دانت
 ٹوٹ گئے تھے۔

محمد بن عمر نے عبد الرحمن بن ابی الزناد سے روایت کی کہ ہماری
 رائے ہے کہ دونوں نے ملکر انہیں کھینچا اور نکالا۔

عامر بن سلمہ

ابن عامر بن عبد اللہ جو اہل یمن کے حلیف تھے، بدر و احد میں شریک
 تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عاصم بن العکیر

مزنیہ کے حلیف تھے، بدر و احد میں شریک ہوئے، ان کی بقیہ اولاد

نہ تھی۔ کل آٹھ آدمی،

تو اقلہ جو بنو غنم و بنو سالم فرزند ان عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج تھے

عبادہ بن الصامت

ابن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف
ابن الخزرج، کنیت ابو الولید تھی۔

۹۴ ان کی والدہ قرۃ العین بنت عبادہ بن نضلہ بن مالک بن العجلان
ابن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج تھیں۔

عبادہ بن الصامت کی اولاد میں ولید تھے، ان کی والدہ جمیلہ بنت
ابی صعصعہ تھیں، ابی صعصعہ عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم
ابن مازن بن النجار تھے۔

محمد ان کی والدہ ام حرام بنت لمحان بن خالد بن زید بن حرام بن
جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھیں۔

عبادہ سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے،
وہ بارہ نقبائیں سے ایک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ
ابن الصامت اور ابی مرثد الغنوی کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا، عبادہ
بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھے، عبادہ عقبیٰ نقیب بدریٰ، انصاری تھے۔

عبادہ بن الولید بن عبادہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ عبادہ

ابن الصامت لم یس موٹے خوبصورت آدمی تھے، ملک شام میں رملہ میں
 ۳۳۳ھ میں ان کی وفات ہوئی، اس وقت بہتر سال کے تھے، ان کی بقیہ
 اولاد تھی، محمد بن سعد نے کہا کہ میں نے کسی کو کہتے سنا کہ وہ زندہ رہے
 یہاں تک کہ شام میں خلافت معاویہ بن ابی سفیان میں ان کی وفات ہوئی۔
 ان کے بھائی؛

اوس بن الصامت

ابن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم، ان کی والدہ قرۃ العین
 بنت عبادہ بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھیں۔
 اوس کی اولاد میں الربیع تھے، ان کی والدہ خولہ بنت ثعلبہ بن
 اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف تھیں، وہی وہ جھگڑانے والی تھیں
 جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے قرآن میں نازل کیا: "قَدْ صَمَحَ اللّٰهُ
 قَوْلَ التِّیْ تَجَادَلْکَ فِیْ زَوْجِہَا" (اللہ نے اس عورت کا قول سنا جو آپ سے
 اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑا کرتی ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بن الصامت اور مرثد بن ابی
 مرثد الغنوی کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، اوس بدر و احد و خندق اور تمام
 مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بعد زمانہ دراز تک زندہ رہے، بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے عثمان
 ابن عفان کو پایا۔

عبد الحمید بن عمران بن ابی انس نے اپنے والد سے روایت کی
 کہ اسلام میں سب سے پہلے جس نے ظہار کیا وہ اوس بن الصامت تھے
 (ظہار کے معنی یہ ہیں کہ اپنی بیوی کو کسی ایسی عورت کے (جو اس شخص پر عیشہ
 کے لیے حرام ہو جیسے ماں بیٹی بہن وغیرہ ہیں) کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا

جس کی طرف بلا ضرورت نظر کرنا حرام ہے، مثلاً پشت و شکم اور ران وغیرہ)۔ انھیں خفیف ساجنون تھا، کبھی افادہ بھی ہو جاتا تھا، انھوں نے ہوش کی حالت میں اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ سے جھگڑا کیا اور کہا کہ تم مجھ پر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پیٹھ، پھر ناوم ہوئے اور کہا کہ میری رائے میں تم مجھ پر حرام ہو گئیں، انھوں نے کہا کہ تم نے طلاق کا تو ذکر نہیں کیا۔

۹۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ آئیں اور جو کچھ انھوں نے کہا تھا اس سے آپ کو خبر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ جھگڑا کیا، پھر کہا کہ اے اللہ میں اپنی تنہائی کی شدت کی اور مجھ پر ان کے فراق کی مشقت کی تجھ سے شکایت کرتی ہوں، عایشہؓ نے کہا کہ میں بھی روئی اور گھر میں جو لوگ تھے وہ بھی ان پر رحم کر کے اور ترس کھا کے روئے اللہ نے اپنے رسول پر وحی نازل، آپ کا غم دور ہوا اور آپ مسکرا رہے تھے، فرمایا اے خولہ اللہ نے تمہارے معاملے میں وحی نازل کی جس میں یہ ہے ”قد سمع اللہ قول التي تجادلك في زوجها“ آپ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کو حکم دو کہ وہ ایک غلام آزاد کریں، عرض کی ان کے پاس نہیں ہے، فرمایا کہ انھیں حکم دو کہ مسلسل دو ہفتے تک روزے رکھیں، عرض کی انھیں اس کی بھی طاقت نہیں، فرمایا کہ انھیں حکم دو کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا بکھلائیں، عرض کی یہ بھی ان کے پاس کہاں ہے، فرمایا کہ انھیں حکم دو کہ ام المندز بنت قیس کے پاس آئیں اور ان سے نصف دستق بکھور لیں اور ساٹھ مسکینوں کو خیرات دیں۔ وہ اوس کے پاس واپس گئیں، انھوں نے دریافت کیا کہ تمہارے چچے کیا ہے (یعنی کیا حکم لائیں)، انھوں نے کہا خیر ہے، تم بڑے آدمی ہو پھر انھیں خبر دی۔ وہ ام المندز کے پاس آئے، ان سے لے کر ہر مسکین کو دو دو بکھور دینے لگے۔

نعمان بن مالک

ابن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف
ابن الخزرج۔

ثعلبہ بن دعد وہ ہیں جن کا نام قو قُل تھا، قو قُل کے لیے غلبہ تمھا،
خائف جب ان کے پاس آتا تھا تو اس سے کہتے تھے کہ تو جہاں جا ہے
چڑھ جاتے ہیں، بنو غنم و بنی سالم کا نام اس وجہ سے قواقلہ ہو گیا،
اسی طرح وہ دیوان میں بھی بنی قو قُل پکارے جاتے تھے۔

نعمان بدر و احد میں شریک تھے، اسی روز شہید ہوئے، صفوان
ابن امیہ نے شہید کیا، نعمان بن مالک کی بقیہ اولاد نہیں تھی، یہ محمد بن عمر
کا قول ہے۔

لیکن عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ بدر میں جو شریک تھے
وہ نعمان الاعرج بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم تھے،
احد میں شہید ہوئے، ان کی والدہ عمرہ بنت زیاد بن عمرو بن زفرہ بن عمرو
ابن عمارۃ بن مالک بنی غصینہ میں سے تھیں جو بلی کے حلیف تھے، وہ المجذر
ابن زیاد کی بہن تھیں۔

وہ شخص جن کو قو قُل پکارا جاتا تھا نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد
ابن فہر بن ثعلبہ بن غنم تھے جن کا محمد بن عمر نے ذکر کیا، اور یہ بدر میں شریک
نہ تھے، ان کی بقیہ اولاد تھی۔

عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کتاب نسب الانصار میں
نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد کا نسب اور نعمان الاعرج بن مالک بن
ثعلبہ بن اصرم کا نسب بیان کیا ہے، ان کی اولاد کا اور اولاد کی اولاد کا بھی ذکر

کیا ہے۔

مالک بن الدُخشم

۹۶

ابن مالک بن الدُخشم بن مِرْصَخَہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الحُزَرج
ان کی والدہ عبیرہ بنت سعد بن قیس بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب
ابن الحُزَرج بن حارث بن الحُزَرج تھیں۔

مالک بن الدُخشم کی اولاد میں الفریجیہ تھیں، ان کی والدہ جمیلہ بنت
عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم الجعلی بن غنم
تھیں، اور وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔

مالک بن الدُخشم بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و محمد بن عمر
عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، لیکن ابو معشر نے کہا کہ مالک عقبہ میں حاضر
نہیں ہوئے۔

داؤد بن الحصین سے مروی ہے کہ مالک بن الدُخشم عقبہ میں حاضر
نہیں ہوئے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ مالک بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تبوک سے انھیں عاصم بن عدی کے ساتھ بھیجا، ان دونوں نے مسجد ضرارہ
کو جو بنی عمرو بن عوف میں تھی آگ لگا دی، مالک کسی وفات جب ہوئی تو ان کی
اولاد نہ تھی۔

نوفل بن عبد اللہ

ابن نوفل بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو

ابن عوف بن الخزرج۔

مالک بن العجلان اپنے زمانے میں الخزرج کے سردار تھے، وہ اُچھے ابن العجلان کی خالہ کے بیٹے تھے، نوفل بن عبد اللہ بدر واحد میں شریک تھے، احد میں شہید ہوئے، جو ہجرت کے تین سو بیسے شوال میں پیش آیا۔ ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عُتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ



ابن عمرو بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف، ان کی والدہ مزینہ میں سے تھیں۔

عُتْبَانُ کی اولاد میں عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ لیلیٰ بنت رُمّاب ابن حنیف بن رُمّاب بن امیہ بن زید بن سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج تھیں۔

عبد الواحد بن ابی عون سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عُتْبَانُ بن مالک اور عثرب بن الخطاب کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، ایسا ہی محمد بن اسحاق نے بھی کہا۔

عُتْبَانُ بن مالک بدر واحد و خندق میں شریک تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ان کی نظر جاتی رہی تو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ آپ ان کے پاس آئیں اور ان کے گھر کے کسی مقام میں نماز پڑھیں تاکہ وہ اسے جائے نماز بنالیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

انشاء اللہ محمود سے مروی ہے کہ عُتْبَانُ بن مالک الانصاری کی نظر جاتی رہی تھی، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جماعت میں شریک نہ ہونے کو پوچھا فرمایا کہ آیا تم اذان سنتے ہو، عرض کی، جی ہاں، آپ نے

انھیں اجازت نہیں دی۔

عقبا بن مالک سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! رات تاریک ہوتی ہے بارش اور آندھی ہوتی ہے، اس لیے اگر آپ میرے مکان پر تشریف لاتے اور اس میں نماز پڑھتے (تو کیسا اچھا ہوتا)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تم کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں، تو میں نے آپ سے گھر کے ایک کنگارے اشارہ کر دیا، آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے پڑھی۔

محمد بن عمرؓ نے کہا کہ آج تک مدینہ میں اس مکان میں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

عقبا بن مالک کی وفات وسط خلافت معاویہؓ میں ابی سفیان میں ہوئی، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، عمرو بن العجلان بن زید کی اولاد بھی لا ولد مرگئی، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

ملیل بن ویرہ

ابن خالد بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم۔ ملیل کی اولاد میں زید اور حبیبہ تھیں، ان دونوں کی والدہ ام زینب بنت الفضل بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم، عباس بن حیاوہ بن الفضل کی چھوٹی تھیں؛ ملیل بدر و احد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عصمہ بن الحُصین

ابن ویرہ بن خالد بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم۔

عصمہ کی اولاد میں دو بیٹیاں جن کا نام عسراء و اسماء تھا، دونوں کی شادی انصار میں ہوئی تھی۔

عصمہ بروایت محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمار الانصاری بدیں شریک تھے، اگرچہ محمد بن اسحاق و ابو مستر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک شریک تھے، بدیں تھے لوگوں نے بیان کیا کہ وہ احد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی، خالد بن العجلان بن زید کی اولاد بھی لا ولد مرگئی، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

ثابت بن ہزال

ابن عمرو بن قریس بن غنم بن امیہ بن لوزان بن سالم بن عوف بن عمرو ابن عوف بن الخزرج۔

ثابت بدرو احد و حندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جنگ یمامہ میں شہید ہوئے جو ۱۲ھ میں ابو بکر صدیق کی خلافت میں ہوئی تھی، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی جو سب مر گئے، لوزان بن سالم ابن عوف کی اولاد بھی لا ولد مرگئی، ان میں سے کوئی باقی نہیں ہے۔

ربیع بن ایاس

ابن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوزان بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف ابن الخزرج۔

بدرو احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کے صحابی؛

وَذَفَّ بْنَ إِيَّاسَ



ابن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوزان بن سالم -
 بدرو احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ہمراہ تھے، جنگ یمامہ میں جو ۱۲ھ میں ابو بکر صدیق رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت
 میں ہوئی تھی شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، عبداللہ بن محمد بن عمارۃ
 الانصاری نے کتاب نسب الانصار میں ربیع اور وذفہ فرزند ان ایاس کا
 ذکر نہیں کیا، نہ عمرو بن غنم بن امیہ کی کوئی اولاد تھی۔

التوفیق کے وہ حلفا جو بنی غصینہ میں سے تھے، کہ بنو عمرو بن عمارہ تھے



غصینہ ان کی والدہ تھیں جن کی طرف وہ منسوب ہوئے
 وہ بلی میں سے تھیں

مَجْذَرُ بْنُ ذِيَادٍ



ابن عمرو بن زمزم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو بن بشیرہ بن شنؤ
 ابن القسیر بن تیمیم بن عوذ مناة بن ناج بن تیمیم بن اراشہ بن عامر بن بعلیلہ بن قنیل
 ابن قران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاہ۔

مجزر کا نام عبد اللہ تھا، انھوں نے جاہلیت میں سوید بن الصامت کو قتل کر دیا تھا، ان کے قتل نے جنگ بعاث کو براگینختہ کیا، مجزر بن زیاد اور حارث بن سوید بن الصامت اسلام لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجزر بن زیاد اور عاقل بن ابی البکر کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔

حارث بن سوید مجزر بن زیاد کی غفلت کی تلاش میں تھے کہ اپنے والد کے عوض انھیں قتل کریں، دونوں اعد میں شریک ہوئے، جب لوگ اس جولاں گاہ میں دوبارہ حملہ آور ہوئے تو حارث بن سوید ان کے پاس پیچھے سے آئے اور گردن مار کے انھیں دھوکے سے قتل کر دیا۔

جب نبیؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور خبر دی کہ حارث بن سوید نے مجزر بن زیاد کو دھوکے سے قتل کر دیا، انھوں نے آپ کو حکم دیا کہ آپ انھیں ان کے بدلے قتل کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن سوید کو مجزر بن زیاد کے بدلے کر دیا۔

جس شخص نے مسجد قبا کے دروازے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے گردن ماری وہ عویم بن ساعدہ تھے، مجزر بن زیاد کی مدینے اور بغداد میں بقیہ اولاد ہے۔

ابی وجزہ سے مروی ہے کہ مقتولین احد کے جو تین آدمی ایک قبر میں دفن کئے گئے وہ مجزر بن زیاد، نعان بن مالک اور عبیدہ بن الحساس تھے،

عبیدہ بن الحساس

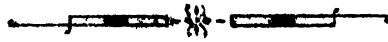


ابن عمرو بن زمرہ بن عمرو بن عمارۃ بن مالک۔

مجزر بن زیاد کے چچا زاد بھائی اور ان کے اخیانی بھائی تھے، محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ انصاری نے اسی طرح عبیدہ بن الحساس کہا، لیکن محمد بن اسحاق والو موشر نے عبیدہ بن الحساس کہا۔

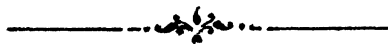
بدرواحد میں شریک تھے، ہجرت کے تیسویں چھینے شوال میں غزوہ
احد میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

بجاث بن ثعلبہ



ابن خزیمہ بن اصم بن عمرو بن عمارہ بن مالک۔
بدرواحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد
نہ تھی۔

عبد اللہ بن ثعلبہ



ابن خزیمہ بن اصم بن عمرو بن عمارہ بن مالک۔
بدرواحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

غنیہ بن ربیعہ



ابن خالد بن مساویہ، بہرا میں سے تھے، جو بنی غنیہ کے حلیف تھے۔
ابن محمد بن عبد اللہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ غنیہ بن ربیعہ
بد میں شریک تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ ہمارے اصحاب سب اس بات پر
متفق ہیں کہ اس حلیف کا معاملہ ثابت ہے، محمد بن عمر نے کہا کہ وہ عبیدہ
ابن ربیعہ بن جبریت تھے جو بنی کعب بن عمرو بن محمون بن مام شاة بن شیبہ
ابن دریم بن النقیث بن اہوذ بن بہرا تھے، عبد اللہ بن محمد بن عمارہ الانصاری

نے کہا کہ وہ ہنرتھے اور بنی سلیم بن منصور میں سے تھے، بدر و احد میں شریک تھے۔

عمر و بن ایاس

ابن زید بن جثم جو اہل یمن کے عثمان کے حلیف تھے، بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
کل سترہ آدمی:

بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج

المنذر بن عمرو

ابن خنیس بن لؤذان بن عبد و بن زید بن ثعلبہ بن الخزرج بن ساعدہ،
ان کی والدہ ہند بنت المنذر بن النجوع بن زید بن حوام بن کعب بن غنم بن
کعب بن سلمہ تھیں منذر اسلام کے قبل عربی کہتے تھے، حالانکہ عرب میں
کتابت بہت کم تھی، پھر اسلام لائے،
سب کی روایت میں وہ ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں شریک ہوئے،
وہ نقباء میں سے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروایت محمد بن عمر منذر
ابن عمرو اور طلیب بن عمیر کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔
لیکن محمد بن اسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن

عمرو اور ابوذر غفاری کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔
 محمد بن عمر نے کہا کہ اس طرح کیونکر ہو سکتا ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر سے پہلے ہی اپنے اصحاب کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا اور ابوذر اس زمانے میں مدینے سے باہر تھے، وہ نہ بدر میں حاضر تھے نہ احد میں، نہ خندق میں، وہ تو اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے آئے بدر میں جب آیت میراث نازل ہو گئی مواخاۃ ختم ہو گئی، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس میں سے کیا تھا؟

۱۰۱ منذر بن عمرو بدر و احد میں شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اصحاب بیرونہ پر امیر بنا کے بھیجا تھا، وہ اسی روز شہید ہوئے، یہ واقعہ ہجرت کے چھتیسویں مہینے صفر میں پیش آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ منذر نے اپنے کو موت کے لیے پیش کر دیا، فرماتے تھے کہ وہ موت کی طرف چلے گئے، حالانکہ وہ اسے جانتے تھے، منذر کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک اور دوسرے اہل علم سے مروی ہے کہ منذر بن عمرو الساعدی بیرونہ میں شہید ہوئے، یہ وہی ہیں جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ موت کے لیے آگے ہو گئے، عامر بن الطفیل نے ان لوگوں پر بنی سلیم کو یکاراؤہ لوگ ان کے ساتھ روانہ ہو گئے، انھوں نے سب کو قتل کر دیا، سوائے عمرو بن امیہ الضمری کے جنھیں عامر بن الطفیل نے گرفتار کر لیا تھا، پھر انھیں بھیج دیا، جب وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انھیں میں سے ہو۔

ابو وجانہ



نام سماک بن خورش بن لوزان ابی عبدود بن زید بن ثعلبہ بن الخزرج

ابن ساعدہ تھا، ان کی والدہ حزمہ بنت حرملہ بنی سلیم بن منصور کے نبی زغب میں سے تھیں۔

ابودجانہ کی اولاد میں خالد تھے، ان کی والدہ آمنہ بنت عمرو بن الاحش بنی سلیم بن منصور کے نبی بہز میں سے تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابودجانہ اور عقبہ بن غزوہ ان کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا، ابودجانہ بدر میں شریک تھے، غزوہ بدر میں ان کے سر پر ایک سرخ عمامہ تھا۔

موتی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابودجانہ لشکروں میں سرخ عمامے سے پہچانے جاتے تھے، جو غزوہ بدر میں بھی ان کے سر پر تھا، محمد بن عمر نے کہا کہ ابودجانہ احد میں بھی شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے، آپ سے انھوں نے موت پر بیعت کی۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد میں ایک تلوار لی اور فرمایا یہ تلوار کون لیتا ہے، لوگوں نے ہاتھ بھیلادیے، ہر شخص کہہ رہا تھا کہ میں، فرمایا اے اس کے حق کے ساتھ کون لے گا، ساری قوم رک گئی، ابودجانہ (سماک بن خرمشہ) نے کہا کہ میں اُسے اس کے حق کے ساتھ لوں گا، وہ انھوں نے لے لی اور اس سے مشرکین کی کھوپریاں پھاڑ دیں۔

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ غزوہ احد میں جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ابودجانہ کو اس شرطا پر عطا فرمائی کہ وہ اس کا حق ادا کریں گے تو وہ بطور رجز کہہ رہے تھے:

- ۱۔ ابا الذی عاہد فی خلیل
میں وہ شخص ہوں کہ مجھ سے بیعت خلیل لے
- ۲۔ الا اکون اخر الا فصول
میں بھاگنے والوں کے آخر میں نہ ہوں گا
- بالشعب ذی السفح لذل النجل
باغ خرا کے پاس پہاڑ کے سیلابی راستے میں ہمدردی
- اضر بلسیف اللہ والرسول
(یہ عہد لیا ہے کہ) اللہ اور رسول کی نوا سے مارو

میون بن حمران سے مروی ہے کہ غزوہ امد میں جب لوگ واپس ہوئے تو علیؑ نے فاطمہؑ سے کہا کہ تم بغیر خوفِ مذمت تلوار لے لو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے علیؑ) اگر تم نے قتال اچھی طرح کیا ہے (تو اس میں تم متغیر نہیں ہو جاؤ) وہ حادث بن الصمہ اور ابو دجانہ نے بھی اچھی طرح کیا ہے، اور یہ اعد کا دن تھا۔

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابو دجانہ مریض تھے، ان کے پاس لوگوں کی آمد ہوئی، پوچھا گیا کہ کیا بات ہے جو آپ کا چہرہ اس قدر چمکتا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جو دو باتوں سے زیادہ قابلِ وثوق ہو، ایک تو یہ کہ میں وہ کلام نہیں کرتا جو میرے لیے مفید نہ ہو، دوسرے یہ کہ میرا قلب مسلمانوں کے لیے دوست ہے۔

مجر بن عمرؓ نے کہا کہ ابو دجانہ بہامہ میں شریک تھے، وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا ابو دجانہ اسی روز، ۱۲ھ خلافت ابو بکر صدیقؓ میں شہید ہوئے، آج ابو دجانہ کی بقیہ اولاد مدینہ و نجد میں ہے۔

ابو اسید الساعدی

نام مالک بن ربیع بن الیہ بن عامر بن عوف بن حارثہ ابی عمرو ابن الخزرج بن ساعدہ تھا، ان کی والدہ عمیر بنت الحارث بن جبل بن امیہ بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ تھیں، ابو اسید کی اولاد میں اسید اکبر اور منذر تھے، ان دونوں کی اولاد سلامہ بن سہب بن سلامہ بن امیہ بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ تھیں۔

فلین بن ابی اسید، ان کی والدہ سلامہ بنت ضحیم بن معاویہ

ابن سکن تھیں جو قیس کے بنی فزارہ میں سے تھیں۔
 اسید اصغر ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
 میمونہ ان کی والدہ فاطمہ بنت الحکم تھیں جو بنی ساعدہ پر بنی قشیرہ
 میں سے تھیں۔
 حبانہ ان کی والدہ رباب تھیں جو قیس عیلان کے بنی محارب بن حصہ
 میں سے تھیں۔

حصہ و فاطمہ ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں،
 حمزہ ان کی والدہ سلامہ بنت والان بن معاویہ بن سکن بن خدیج تھیں
 جو قیس عیلان کے بنی فزارہ میں سے تھیں۔
 ابو اسید بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، یوم فتح مکہ میں بنی ساعدہ کا جھنڈا ان کے پاس
 تھا۔

۱۰۳
 ابی بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے والد سے روایت کی
 کہ میں نے ابو اسید الساعدی کو ان کی نظر جانے کے بعد دیکھا، قصیر و
 پست قد تھے، سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے، میں نے ان کے سر کو
 دیکھا کہ اس میں بہت بال تھے،

عبید اللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ میں نے ابو اسید کو دیکھا
 کہ اپنی موچیں کترواتے تھے جیسا کہ میرے بھائی منذ اتے تھے،
 عثمان بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو اسید کو دیکھا کہ
 اپنی ڈاڑھی زرد رنگتے تھے، ہم لوگ کتب میں تھے،

عثمان بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو اسید و ابو ہریرہ
 و ابو قتادہ و ابن عمر کو دیکھا، ہمارے پاس سے گزرتے تھے، ہم لوگ
 کتب میں تھے، ہم لوگ ان کی عبیر کی خوشبو محسوس کرتے تھے (عبیر ایک
 مرکب خوشبو ہے جس کا جزو اعظم زعفران ہے)، اسی سے وہ لوگ ڈاڑھیاں
 رنگتے تھے۔

حمزہ بن ابی اسید وزبیر بن المنذر بن ابی اسید سے مروی ہے کہ ان دونوں نے (وفات کے وقت) ابوالاسید کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی اتاری حالانکہ وہ بدری تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ ابوالاسید الساعدی کی سن ۶۷۰ء میں عام الجعاۃ میں مدینے میں وفات ہوئی، اس وقت اٹھتر سال کے تھے، ان کی بقیہ اولاد مدینہ و بغداد میں ہے۔

مالک بن مسعود

ابن الیہدی بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ بدرواحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد تھی

عبد رب بن حق

ابن اوس بن قیس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ۔ موسیٰ ابن عقبہ و ابی معشر و محمد بن عمر کی روایت میں ان کا نام و نسب اسی طرح ہے، محمد بن اسحاق نے عبد اللہ بن حق کہا ہے، لیکن عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ عبد رب بن حق بن اوس بن عامر بن ثعلبہ بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ تھے۔ عبد رب بن حق بدرواحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

حلفاء بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج

زیاد بن کعب

ابن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مودعہ بن عدی بن غنم
ابن الربیعہ بن رشدان بن نفیس بن جہینہ -
بدرواحد میں شریک تھے وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی -
ان کے بھائی کے بیٹے:

ضمہ بن عمرو

ابن عمرو بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مودعہ
بدرواحد میں شریک تھے اسی روز ہجرت کے بتیویں جہینہ ثوال
میں شہید ہوئے -
لوگوں نے بیان کیا کہ ان کی بقیہ اولاد تھی جن میں بعض بس بن عمرو
ابن ثعلبہ الجہنی کی طرف منسوب تھے -

بس بن عمرو

ابن ثعلبہ بن خزیمہ بن زید بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن

قیس بن جہینہ -

بدرواحد میں شریک تھے ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

کعب بن جہاز

ابن مالک بن ثعلبہ جو غسان کے طیف تھے

محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح بیان کیا،
لیکن محمد بن اسحاق و ابو معشر نے انھیں جہینہ کی طرف منسوب کیا، موسیٰ بن عقبہ
نے ان کا اور ان کے والد کا نام بیان کیا اور انھیں کسی عرب کی طرف
منسوب نہیں کیا،

کعب بن جہاز بدرواحد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
کل نو آدمی،

تھے
بنی حشم بن الحزج کہ نبی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارہ بن زید بن حشم

بعدہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ

عبد اللہ بن عمرو بن حرام

ابن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
کنیت ابو جابر تھی، ان کی والدہ الرباب بنت قیس بن القریظ بن امیہ

ابن شان بن کوب بن غنم بن کوب بن سلمہ نخعیں رباب کی والدہ ہند بنت مالک
ابن عامر بن بیاضہ نخعیں

عبداللہ بن عمرو کی اولاد میں جابر تھے یہ عقبہ میں موجود تھے ان کی والدہ انیسہ بنت عمرو بن عدی بن شان بن نابی بن عمرو بن سواد تھیں۔

عبداللہ بن عمرو و ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے وہ بارہ نقیبوں میں سے تھے، بدر و احد میں شریک تھے، اسی روز ہجرت کے نتیجوں میں شوال میں شہید ہوئے۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب میرے والد احد میں شہید ہو گئے تو میں ان کے پاس آیا، جادر ڈھکی ہوئی تھی، ان کا چہرہ کھول کر اُسے بوسہ دینے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے تھے مگر آپ نے منع نہیں فرمایا،

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب غزوہ احد میں میرے والد
 شہید ہو گئے تو میں چار دن ان کے چہرے سے ہٹانے لگا اور رونے لگا
 اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع کرنے لگے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے
 منع نہیں کرتے تھے، میری بیوی فاطمہ بنت عمر بھی ان پر رونے لگیں تو
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان پر رو یا ان پر نہ رو، انھیں ملو کہ برابر اپنے
 بازوؤں سے ڈھانکے رہیں تم کہ یہاں تک کہ تم لوگ انھیں اٹھاؤ۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد میں میرے والد اور
 مامو شہید ہو گئے تو میری والدہ ان دونوں کو اونٹ پر باندھنے
 لے آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندادی کہ شہداء کو
 ان کی قتل گاہوں میں دفن کرو، وہ دونوں واپس کیے گئے، اور دونوں اپنی
 اپنی قتل گاہ میں دفن ہوئے۔

اپنی اصل گاہ میں دفن ہوئے۔
مالک بن انس سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن العاص کو ایک
ہی کفن میں کفنا گیا اور ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔
چاہر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہما احد

کو دفن کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے فرمایا، انھیں مع ان کے زخموں کے کھنڈو، کیونکہ میں اُن پر گواہ ہوں، کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ کی راہ میں زخمی کیا جائے اور وہ ثقیامت کے دن اس طرح نہ آئے کہ خون بہتا ہو، رنگ زعفران جیسا اور خوشبو مشک سی ہو۔

۱۰۶ جابر نے کہا کہ میرے والد کو ایک ہی چادر کا کفن دیا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ان لوگوں میں کون زیادہ حافظ قرآن تھا جب کسی شخص کی طرف اشارہ کیا جاتا تھا تو آپ قبر میں اس کے سامنے سے پہلے اُسے مقدم کرتے تھے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو بن حرام غزوہ احد میں مسلمانوں کے سب سے پہلے شہید تھے جنھیں صفیان بن عبد شمس ابو الاعور اسلمی کے باپ نے قتل کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکست کے قبل ہی اُن پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن الجموح کو ایک ہی قبر میں دفن کرو، اس لیے کہ دونوں کے درمیان صفائی و محبت تھی، دوبارہ ارشاد ہوا کہ ان دونوں کو جو دنیا میں باہم دوست تھے ایک ہی قبر میں دفن کرو۔

عبداللہ بن عمرو و سرخ آدمی تھے، چند یا پر بال نہ تھے، لانے نہ تھے، عمرو بن جموح لانے نہ تھے، دونوں پہچان لیے گئے، اور دونوں ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے، قبر سیلاب زدہ زرقے میں تھی، اس میں سیلاب داخل ہو گیا، قبر کھود دی گئی تو ان پر چادریں پڑی تھیں، عبداللہ کے چہرے پر زخم لگا تھا، ان کا ہاتھ اپنے زخم پر تھا، ہاتھ زخم پر سے ٹپایا گیا تو خون جاری ہو گیا، پھر ہاتھ اپنے مقام پر واپس کر دیا گیا تو خون رک گیا۔ جابر نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو ان کی قبر میں دیکھا تو گویا وہ سو رہے تھے، ان میں ٹھیل یا کثر کوئی تغیر نہ ہوا تھا۔

پوچھا گیا کہ کیا تم نے ان کے کفن دیکھے تھے، جواب دیا کہ انھیں صرف ایک چادر میں کفن دیا گیا تھا جس سے چہرہ تو چھپا تھا اور پاؤں پردہ تھا۔

گھاس ڈال دی گئی تھی، ہم نے چادر کو بھی اسی طرح پایا جس طرح وہ شریعہ میں تھی، گھاس جو ان کے پاؤں پر تھی وہ بھی انہی ہئیت پر تھی، حالانکہ دفن اور اس ویلے کے درمیان چالیس سال کا زمانہ گزرا تھا۔

جابر نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا کہ ان کو شک سے محط کر دیا جائے تو ان لوگوں نے انکار کیا اور کہا کہ ان میں کوئی نئی بات نہ کرو، وہ دونوں اس مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کر دیے گئے، یہ اس لیے کیا گیا کہ اپنی کاسوتہ ان پر سے گزر رہا تھا، وہ لوگ اس حالت میں نکالے گئے کہ تڑوتا زہ تھے اور کوئی آخر نہ ہوا تھا۔

جابر سے مروی ہے کہ جس وقت معاویہؓ نے نہر جاری کی تو ہمیں ہمارے شہدائے اُحد کی طرف پکارا گیا، ہم نے انھیں چالیس سال کے بعد نکالا تو ان کے جسم نرم تھے، ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے تھے۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ قبر میں میرے والد کے ساتھ ایک اور شخص بھی دفن کیے گئے تھے، میرا دل خوش نہ ہوا یہاں تک کہ انھیں نکال کر تنہا دفن کر دیا۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان سے کہا کہ مجھے امید ہے کہ میں صبح کو پہلا شخص ہوں گا جسے شہادت ہوگی، انھیں عبد اللہ کی بیٹیوں کے حق میں خیر کی وصیت کرتا ہوں، وہ شہید ہو گئے تو ہم نے دودو آدمیوں کو ایک ایک قبر میں کیا، میں نے انھیں بھی ایک دوسرے شخص کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا، ہم چھ مہینے تک ٹھہرے، میرا دل نہ مانتا تھا تا وقتیکہ میں انھیں تنہا دفن نہ کر لوں، اس لیے انھیں قبر سے نکالا، زمین نے سوائے ذرا سی ان کے کان کی لو کے اور کسی چیز کو نہیں کھایا تھا۔

۱۰۶

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میرے والد کے ساتھ ان کی قبر میں ایک یا دو آدمی دفن کیے گئے، اس سے میرے دل میں بے چینی تھی میں نے انھیں چھ مہینے کے بعد نکالا اور دوسری جگہ منتقل کر دیا، میں نے ان کی کسی چیز کو

متغیر نہیں پایا سوائے چند بالوں کے جو ان کی ڈاڑھی میں تھے اور زمین کے متصل تھے۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب ان کے والد کی وفات ہوئی تو ان پر قرض تھا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میرے والد اپنے اوپر قرض چھوڑ گئے، ہمارے پاس سوائے ان کے باغ کی پیداوار کے کچھ نہیں ہے، باغ کی دو سال کی پیداوار بھی اس مقدار کو نہیں پہنچے گی جو ان پر ہے، لہذا میرے ساتھ چلئے کہ قرض خلو مجھ سے بدکلامی نہ کریں، آنحضرتؐ کچھور کے کھلیانوں میں سے ایک کھلیان کے گرد گھومنے اور دعا کی، وہاں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ قرض خواہ کہات ہیں، جتنا ان کا تھا آپ نے انھیں ادا کر دیا، پھر بھی اتنا ہی بچ گیا جتنا آپ نے انھیں دیا تھا۔

خراش بن الصمہ

ابن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ان کی والدہ ام حبیبہ بنت عبد الرحمن بن ہلال بن عیینہ بن الاطمہ اہل طائف میں سے تھیں، خراش کو قائد الفرسین (دو گھوڑوں کا کھینچنے والا) کہا جاتا تھا۔

خراش کی اولاد میں سلمہ تھے، ان کی والدہ فکیہہ بنت یزید بن قسطنطیل ابن صخر بن غسان بن سنان بن عبید بنی سلمہ میں سے تھیں۔

عبد الرحمن وعایشہ، ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں، خراش کی بقیہ اولاد تھی جو سب مر گئے، کوئی باقی نہ رہا،

ابی جابر سے مروی ہے کہ معاذ بن الصمہ بن عمرو بن جموح خراش کے بھائی بذر میں شریک تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ یہ ثابت ہے اور نہ

اس پر اتفاق کیا گیا ہے۔
 محمد بن عمر نے کہا کہ خراش بن الصیثمہ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے جو تیر انداز بنانے کیے گئے ہیں، وہ بدر و احد میں شریک تھے، انھیں غزوہ احد میں دس زخم لگے تھے۔

عمیر بن حرام

ابن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب جو بروایت محمد بن عمرو
 عبد اللہ بن محمد بن عمارہ الانصاری بدر میں شریک تھے، موسیٰ بن عقبہ و محمد
 بن اسحاق و ابو معشر نے ان کا ذکر شرکاء بدر میں نہیں کیا، ان کی وفات
 ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

عمیر بن الحکم

ابن الجموح بن زید بن حرام بن کعب ان کی والدہ النوار بنت عامر
 ابن نابی بن زید بن حرام بن کعب تھیں۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر بن الحکم اور عبیدہ بن الحارث
 کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا، دونوں غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔
 عکرمہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر میں ایک
 خیمہ میں تھے، آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر اس جنت کی طرف جاؤ جس کی
 وسعت آسمان و زمین کے برابر ہے، اور پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی
 ہے، عمیر بن الحکم نے کہا کہ خوب، خوب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ تم کیوں تعجب کرتے ہو، عرض کیا میں امید کرتا ہوں کہ اس کا

اہل ہوں گا، فرمایا، بیشک تم اس کے اہل ہو، انہوں نے اپنے ترکش سے کھجوریں جھاڑیں اور انہیں چبانے لگے، پھر کہا کہ واللہ اگر میں ان کے چبانے تک زندہ رہا تو یہ بڑی طویل زندگی ہے کھجوریں پھینک دیں اور قتال کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

عاصم بن عمرو بن قتادہ سے مروی ہے کہ اسلام میں انصار کے سب سے پہلے شہید عمیر بن الحکم ہیں جن کو خالد بن الاعلم نے شہید کیا۔
محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ عمیر بن الحکم کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

معاذ بن عمرو

ابن الجہوج بن زید بن حرام بن کعب، ان کی والدہ ہند بنت عمرو ابن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب تھیں۔
معاذ کی اولاد میں عبد اللہ اور امامہ تھیں، ان دونوں کی والدہ ثنیۃ بنت عمرو بن سعد بن مالک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج بنی ساعدہ میں سے تھیں۔
معاذ سب کی روایت میں عقبہ میں حاضر تھے، بدر و احد میں شریک تھے وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
ان کے بھائی؛

مَعْوِذ بن عمرو

ابن الجہوج بن زید بن الحرام ان کی والدہ ہند بنت عمرو بن حرام

ابن ثعلبہ بن حرام تمیمی

بروایت موسیٰ بن عقبہ و ابی معشر و محمد بن عمر بدر میں شریک تھے
محمد بن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک بدر میں
حاضر تھے، وہ احد میں بھی شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
ان دونوں کے بھائی:

ظاد بن عمرو

۱۰۹

ابن الجحوج بن زید بن حرام، ان کی والدہ ہند بنت عمرو بن حرام
ابن ثعلبہ بن حرام تمیمی، تمام راوی تحقیق ہیں کہ وہ بدر میں شریک تھے، احد
میں بھی حاضر تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

جباب بن المنذر

ابن الجحوج بن زید بن حرام بن کعب۔
کنیت ابو عمرو تھی، ان کی والدہ الشموس بنت حن بن امہ بن حرام
تمیمی،

جباب کی اولاد میں خشرم اور ام جہل تمیمی، دونوں کی والدہ زینب
بنت صفی بن سحر بن خضار بنی عبید بن سلمہ میں سے تھیں، جباب وحی تھے
جن کے نام عمرو بن الساعدی ایک نقیب تھے، وہ (جباب) بر معونہ
میں شہید ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تیز خیمے تاکہ
مر جائیں، جباب بدر میں شریک تھے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مقام پر نزول فرمایا، جاب بن المنذر نے کہا کہ یہ منزل نہیں ہے آپ
ہمیں ایسے مقام پر لے چلیے جہاں پانی قوم کے قریب ہو کہ ہم اس پر
ایک حوض بنالیں، اس میں برتن ڈال دیں، پانی استعمال کریں، اور پھر لڑیں،
اس کے سوا جتنے کنوئیں ہوں انھیں پاٹ دیں۔

جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور
کہا کہ رائے یہی ہے جس کا جاب بن المنذر نے مشورہ دیا، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جاب تم نے عقل کا مشورہ دیا، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ نے یہ بھی کیا۔

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ یوم بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو جاب بن المنذر کھڑے ہوئے اور عرض
کی کہ ہم ماہر جنگ ہیں، میری رائے یہ ہے کہ ہم سب کنوئیں پاٹ دیں سوائے
اس ایک کنوئیں کے جس پر ہم ان لوگوں سے مقابلہ کریں۔

آپ نے یوم قرینہ اور یوم النضیر میں بھی لوگوں سے مشورہ طلب
کیا تو جاب بن المنذر کھڑے ہوئے اور کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ ہم محلات
کے درمیان اتریں تاکہ ان کی خبر ان سے اور ان کی خبر ان سے منقطع ہو جائے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کا قول اختیار کیا۔

عمر بن العیین سے مروی ہے کہ یوم بدر میں خرزج کا جھنڈا جاب
ابن المنذر کے پاس تھا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ جاب بن المنذر جب بدر میں شریک ہوئے تو
وہ تینتیس سال کے تھے، سب نے ان کے بدر میں شریک ہونے پر اتفاق
کیا۔

محمد بن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک
بدر میں شریک تھے، حالانکہ ہمارے نزدیک یہ ان کا وہم ہے، اس لیے کہ
بدر میں جاب بن المنذر کا معاملہ مشہور ہے، جاب احد میں بھی شریک تھے،
اس روز وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے،

محمّد بن عمرؓ نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے۔
حقیقہ بدر واحد میں شریک تھے، انھوں نے اس روز اپنے خود میں
سبز ٹی بطور نشان کے لگالی تھی، خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، پیامہ میں بھی شریک تھے اور اسی روز سلمہ
میں شہید ہوئے، یہ واقعہ ابو بکر صدیق رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت میں ہوا۔

منابت بن ثعلبہ

ابن زید بن حارث بن حرام بن کعب -
ان کی والدہ ام اناس بنت سعد تھیں جو بنی عذرہ پھر بنی سعد مدینیم
پھر قضاہ میں سے تھیں
یہی ہیں جن کو ثابت بن الجذع کہا جاتا ہے الجذع ثعلبہ بن زید تھے، ان کا لینام من کا
شدت قلب و خود رائی کی وجہ سے رکھا گیا، رکیو کہ جذع کے معنی درخت کے
خشک تنے کے ہیں)
ثابت کی اولاد میں عبد اللہ حارث اور ام اناس تھیں، ان کی والدہ
امہ بنت عثمان بن غلہ بن غلہ بن عامر بن زریق خزرج میں سے تھیں، ان لوگوں کی
بقیہ اولاد تھی جو ختم ہو گئی۔
محمد بن سعد نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ ایک قوم زمانہ قریب
سے ان کی طرف (ثابت کی طرف) منسوب ہے، وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ثابت
ابن ثعلبہ الجذع تھے۔

نسب کی روایت میں ثابت ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے تھے اثبات بدر واحد و خندق و حدیبیہ و خیبر و فتح مکہ و یوم طائف میں موجود تھے اور اسی روز شہید ہوئے۔



عمیر بن الحارث

ہیں۔

ابن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بروایت موسیٰ بن عقبہ عمر بن الحارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن الحارث تھے، ان کی والدہ کبشہ بنت نابیہ تھیں بن حرام بن سلمہ میں سے تھیں۔

تمام راوی متفق ہیں کہ وہ عقبہ میں موجود تھے بدر و احد میں بھی شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

حرام بن کعب کے موالی

تمیم مولائے خراش

ابن الصمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم مولائے خراش ابن الصمہ اور جناب مولائے عقبہ بن غزو ان کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا تمیم بدر و احد میں شریک تھے، جس وقت ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

حبیب بن الاسود

جو بنی حرام کے مولیٰ تھے، محمد بن اسحاق و ابو مشر و محمد بن عمر نے بھی اسی طرح حبیب بن الاسود کہا، موسیٰ بن عقبہ نے اپنی روایت میں حبیب بن سعد کہا جو بنی حرام کے مولیٰ تھے، وہ بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت بقیہ اولاد نہ تھی۔

بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ جو (دیوان میں) علیحدہ پکارا جاتے تھے

بشر بن البراء

ابن معمر بن صخر بن خضاء بن سنان بن عبید ان کی والدہ خلیدہ بنت قیس بن ثابت بن خالد اشجع کی شاخ بنی دہنان میں سے تھیں۔
سب کی روایت میں عقبہ میں حاضر ہوئے تھے اور ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے جو تیر انداز بیان کیے گئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشر بن البراء بن معمر اور واقد بن عبد اللہ التیمی حلیف بنی عدی کے درمیان عقد موافقہ کیا تھا،
بشر بدر و احد و خندق و حدیبہ و خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱۱۲ ہمرکاب تھے، انھوں نے یوم خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وہ زہرا کو دیکری کھائی جو آپ کو یہودیہ نے ہدیہ دی تھی بشر نے اپنا لقمہ نکلا تو وہ اس جگہ سے بیٹے بھی نہ تھے کہ رنگ بدل کر طیلسان کی طرح (سبز ہو گیا) درد نے انھیں ایک سال تک اس طرح بتلا رکھا کہ بغیر کروٹ بدلوئے کروٹ تک نہ بدل سکتے تھے، پھر اسی سے اس کی شہادت ہو گئی، کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے مقام سے بیٹے نہ تھے کہ ان کی وفات ہو گئی۔

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے بنی سلمہ تمھارا سردار کون ہے، ان لوگوں نے کہا کہ الجعد بن قیس، ان میں اور کوئی برائی نہیں سوائے اس کے کہ بخل ہے، فرمایا کہ بخل سے زیادہ اور کون مرض ہو گا، تمھارے سردار بشر بن البراء ابن معرور ہیں۔

عبداللہ بن الجعد



ابن قیس بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید، ان کی والدہ ہند بنت سہل، حبشہ کی شاخ بنی الربعہ میں سے تھیں، ان کے خیالی بھائی معاذ ابن جبل تھے۔

عبداللہ بدو واحد میں شریک تھے، ان کے والد الجعد بن قیس کی کنیت ابو وہب تھی، اس نے بھی اسلام ظاہر کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب جہاد بھی کیے تھے، حالانکہ وہ منافق تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کیا تو ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ”وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ اُذْنٌ لِّي وَلَا تَقْتُلْ اِلَّا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا“ (ان لوگوں میں وہ بھی ہے جو کہتا ہے کہ میں اذنیٰ (گواہی) کے لیے اور ہیں فتنے میں نہ ڈائیے۔ دیکھو خبردار یہ لوگ فتنے میں پڑ گئے ہیں۔)

عبداللہ بن الجعد کی بقیہ اولاد تھی، ان کے بھائی محمد بن الجعد بن قیس کی بقیہ اولاد تھی۔

سنان بن صیفی

————— ❦ —————

ابن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید، ان کی والدہ نائلہ بنت قیس بن النعمان بن سنان بنی سلمہ میں سے تھیں، سنان بن صیفی کی اولاد میں مسعود تھے، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
سنان سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر و احد میں بھی شریک تھے جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

عقبہ بن عبداللہ

————— ❦ —————

ابن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید، ان کی والدہ بسرہ بنت زید بن امیہ ابن سنان بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں۔
بدر و احد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

طفیل بن مالک

————— ❦ —————

ابن خنساء بن سنان بن عبید، ان کی والدہ اسامہ بنت اوس بن کعب بن سواد بنی سلمہ میں سے تھیں۔
طفیل بن مالک کی اولاد میں عبداللہ اور الربيع تھے، دونوں کی والدہ اوم

بنت قرق بن خضاء بن سنان بن عبید بن سلمہ میں سے تھیں،
طفیل بن مالک سب کی روایت میں عقبہ میں شریک تھے، بدر واحد
میں بھی تھے، ان کی بقیہ اولاد تھی جو سب کے سب ختم ہو چکے اور لا ولدم گئے۔

طفیل بن النعمان

ابن خضاء بن سنان بن عبید، ان کی والدہ خضاء بنت رباب بن النعمان
ابن سنان بن عبید تھیں جو جابر بن عبد اللہ بن رباب کی چھوٹی تھیں۔
طفیل سب کی روایت میں عقبہ میں حاضر تھے، بدر واحد میں شریک
تھے، احد میں انھیں تیرہ زخم لگے تھے، غزوہ خندق میں بھی شریک تھے اور اسی
روز شہید ہوئے، وحشی نے انھیں شہید کیا۔
وحشی کہا کرتے تھے کہ حمزہ بن عبد المطلب اور طفیل بن نعمان کا اللہ
نے میرے ہاتھ سے اکرام کیا اور ان کے ہاتھوں سے میری توہین نہیں کی
کہ میں کفر کی حالت میں قتل کر دیا جاتا۔

طفیل بن النعمان کی اولاد میں ایک بیٹی تھیں جن کا نام الریح تھا،
ان سے ابو یحییٰ عبد اللہ بن عبد مناف بن النعمان بن سنان بن عبید نے
نکاح کیا ان سے ان کے بہاں ولادت ہوئی، الریح کی والدہ اسماء بنت
قرق بن خضاء بن سنان بن عبید تھیں۔ طفیل بن النعمان کی بقیہ اولاد تھی۔

عبد اللہ بن عبد مناف

ابن النعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
کنیت ابو یحییٰ تھی، ان کی والدہ حمیمہ بنت عبید بن ابی کعب

ابن اقصین بن کعب بن سواد بنی سلمہ میں سے تھیں عبد اللہ بن عبد مناف کی ایک بیٹی تھیں جن کا نام بھی خنیسہ تھا، ان کی والدہ الربیع بنت الطفیل بن النعمان ابن خنساء بن سنان بن عبیدہ تھیں۔
عبد اللہ بن عبد مناف بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

جابر بن عبد اللہ

ابن رئاب بن النعمان بن سنان بن عبیدہ، ان کی والدہ ام جابر بنت زبیر بن ثعلبہ بن عبیدہ بنی سلمہ میں سے تھیں؛
جابر کو ان چھ آدمیوں میں بیان کیا جاتا ہے جو انصار میں سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے، جابر بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔
انکلبی نے اس آیت ”يَحْيَا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ“ (اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے) تفسیر میں ان سے بیان کیا کہ ”يَحْيَا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ“ (اللہ جو چاہتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے) (زررہ میں سے مٹا دیتا ہے اور اس میں زیادہ کر دیتا ہے)۔

میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ سے کس نے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو صالح نے جابر بن عبد اللہ بن رئاب الانصاری سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

جابر بن عبد اللہ بن رئاب الانصاری سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت ”لَسَمِ الْبَشَرِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“

(ان کے لیے حیات دنیا و آخرت میں خوش خبریاں ہیں) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ رویا صالحہ (سچے خواب) ہیں جنہیں بندہ دیکھتا ہے یا اُسے دکھائے جاتے ہیں؛

خلید بن قیس

ابن النعمان بن سنان بن عبید، ان کی والدہ ادا بنت القین بن کعب بن سواد بنی سلمہ میں سے تھیں، محمد بن اسحاق و محمد بن عمر نے خلید کو اسی طرح کہا ہے موسیٰ بن عقبہ و ابو معشر نے خلید بن قیس کہا، ان کے سوا دوسروں نے خالد بن قیس کہا، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ خالد بن قیس تھے، ان کے ساتھ ان کے ایک حقیقی بھائی بھی جن کا نام خلاد تھا، بدر میں شریک تھے۔

موسلی بن عقبہ و محمد بن عمر و محمد بن اسحاق و ابو معشر نے شرکائے بدر میں خلاد کا ذکر نہیں کیا، میں بھی اسے ثابت نہیں سمجھتا، خلید بن قیس بدر و احد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

یزید بن المنذر

ابن مروح بن خناس بن سنان بن عبید۔

سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید بن المنذر اور عامر بن الربیعہ جلیف بنی عدی بن کعب کے درمیان عقد مواخاتہ کیا، یزید بن المنذر بدر و احد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

عبد اللہ بن محمد بن حمزہ الانصاری نے بیان کیا کہ زمانہ فریب سے

ایک قوم نے یزید بن المنذر کی طرف اپنا انتساب کیا ہے، یہ باطل ہے۔
ان کے بھائی:

مقتل بن المنذر

ابن سرح بن خناس بن سنان بن عبید، سب کی روایت میں تتر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے بدر و احد میں بھی شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

عبد اللہ بن النعمان

ابن بلدہ بن خناس بن سنان بن عبید، محمد بن عمر نے اسی طرح بلدہ کہا، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر نے بلدہ کہا، عبد اللہ بن محمد ابن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ بلدہ وہ ہیں جو ابو قتادہ بن ربیع بن بلدہ کے چچا زاد بھائی تھے، عبد اللہ بن النعمان بدر و احد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

جبار بن صخر

ابن امیہ بن غنم بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، ان کی والدہ غنیمہ بنت خرشہ بن عمرو بن عبید بن عامر بن میاخذہ تھیں، جبار کی

کنیت ابو عبد اللہ تھی، سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبار بن صخر اور مقداد بن عمرو کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا۔

جبار بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں خاص رکھجوروں کا اندازہ کرنا والا بنا کے خیبر وغیرہ بھیجا کرتے تھے، جبار جس وقت بدر میں شریک ہوئے تو بتیس سال کے تھے، ان کی وفات سلسلہ میں مدینہ میں عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ضحاک بن حارثہ

ابن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، ان کی والدہ ہند بنت مالک بن عامر بن بیاضہ تھیں۔

ضحاک کی اولاد میں یزید تھے، ان کی والدہ امامہ بنت محرز بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن سلمہ میں سے تھیں، ایک زمانے سے ضحاک کی بقیہ اولاد مر چکی تھی،

ضحاک سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر میں بھی شریک تھے۔

سواد بن رزن

ابن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، ان کی والدہ ام قیس بنت القین بن کعب بن سواد بن سلمہ میں سے تھیں۔

محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے ان کا نام و نسب اسی طرح بیان کیا، موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ وہ اسود بن رزن بن ثعلبہ تھے، انھوں نے زید کا ذکر نہیں کیا، محمد بن اسحاق و ابو معشر نے اسود بن زریقی ابن ثعلبہ کہا یہ ہمارے نزدیک ان کے راویوں کی نام کے پڑھنے میں خطا ہے۔ اسود بن رزن کی اولاد میں ام عبد اللہ بنت اسود مباہیات میں سے تھیں، ام رزن بنت اسود یہ بھی مباہیات میں سے تھیں، ان کی والدہ خنساء بنت ربیع بن النعمان بن سنان بن عبیدہ تھیں۔

اسود بن رزن بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

حلفاء بنی عبید بن عدی اور ان کے موالی

حمزہ بن الحمیر

اشجع کے پھر بنی دہان کے حلیف تھے، محمد بن عمر نے اسی طرح کہا، محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے خارجہ بن الحمیر سنا ہے، محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ خارجہ بن الحمیر تھے، موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ وہ حارثہ بن الحمیر تھے۔ اور ابو معشر سے مختلف روایتیں ہیں، ان کے بعض راویوں نے کہا کہ وہ حربہ بن الحمیر تھے۔

اس پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ اشجع پھر بنی دہان حلیف بنی عبید ابن عدی میں سے تھے، بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ان کے بھائی :

عبد اللہ بن الحمیر

جو اشجع پھر بنی دہان میں سے تھے، ان کے نام میں سب کا اتفاق ہے، ان کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

نعمان بن سنان

بنی عبید بن عدی کے مولیٰ تھے، اس پر سب کا اتفاق ہے بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ

قطبہ بن عامر

ابن حدیدہ بن عمرو بن سواد، کنیت ابو زید تھی، ان کی والدہ زینب بنت عمرو بن سنان بن عمرو بن مالک بن بہتہ بن قطبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن افضل بن عمرو تھیں جو اسلم سے تھیں،

قطبہ کی اولاد میں ام حبیل تھیں کہ مبیعات میں شمار تھا، ان کی والدہ ام عمرو بنت عمرو بن خلیلہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں۔

قطبہ سب کی روایت میں دونوں عقبہ میں حاضر تھے، ان کو ان چھ آدمیوں میں بیان کیا جاتا ہے جن کے متعلق مروی ہے کہ وہ انصار میں سب سے پہلے مکے میں اسلام لائے کہ ان کے قبل کوئی مسلمان نہ ہوا تھا، محمد بن عمر نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہ تمام اقوال میں سب سے زیادہ ثابت ہے۔

قطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب میں تھے جو تیر انداز بیان کئے گئے ہیں، بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، غزوہ فتح میں بنی سلمہ کا جھنڈا انھیں کے پاس تھا، غزوہ احد میں ان کے نوزخم لگے تھے۔

ابن شعب بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطبہ بن عامر بن حدیدہ کو بیس آدمیوں کے ہمراہ خشم کے ایک قبیلے کی طرف نواح تبالہ میں بھیجا اور حکم دیا کہ ان لوگوں پر دفعۃً حملہ کر دیں۔

یہ لوگ الحاضر تک پہنچے اور سو گئے، بیدار ہو کے بڑھے اور دفعۃً حملہ کر دیا، اس قوم نے بھی حملہ کیا، باہم شدید لڑائی ہوئی جس میں فریقین کو بکثرت زخم لگے!

قطبہ کے ساتھی غالب رہے اور جس کو چاہا قتل کیا، ان کے اونٹ اور بکریاں مدینہ ہنسکا لائے، خشم نکالنے کے بعد ان کے حصے میں فی کس چار اونٹ تھے، ایک اونٹ دس بکریوں کے مساوی قرار دیا گیا، یہ سیرۃ صفر ۹ء میں ہوا تھا۔

ابو معشر نے کہا کہ قطبہ بن عامر نے غزوہ بدر میں دونوں صفوں کے درمیان ایک پتھر پھینک دیا اور کہا کہ اس وقت تک میں بھی

نہ بھاگوں گا جب تک کہ یہ پیچھ نہ بھاگے، قطبہ زندہ رہے یہاں تک کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی، ان کی بقیہ اولاد تھی۔
ان کے بھائی؛

یزید بن عامر

۱۱۸

ابن حدیدہ بن عمرو بن سواد؛
کنیت ابو المنظر تھی، ان کی والدہ زینب بنت عمرو بن منان تھیں، وہی قطبہ بن عامر کی والدہ بھی تھیں۔
یزید بن عامر کی اولاد میں عبد الرحمن اور منذر تھے، ان دونوں کی والدہ عائشہ بنت جری بن عمرو بن عامر بن عبد رزاح بن ظفر اوس میں سے تھیں۔

یزید بن عامر سب کی روایت میں شترانصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر و احد میں بھی شریک تھے، مدینہ اور بغداد میں ان کی بقیہ اولاد تھی۔

سلیم بن عمرو

ابن حدیدہ بن عمرو بن سواد، ان کی والدہ ام سلیم بنت عمرو، ابن جہاد بن عمرو بن سواد بنی سلمہ میں سے تھیں؛
تمام راویوں کا اتفاق ہے کہ وہ شترانصار کے ساتھ عقبہ میں شریک ہوئے، بدر و احد میں بھی حاضر تھے، ہجرت کے تیسویں مہینے

بماہ شوال غزوہ احد میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ثعلبہ بن عنمہ

— — — — —

ابن عدی بن سان بن ثائب بن عمرو بن سواد ان کی والدہ جہیمہ بنت الیقین بن کعب بنی سلمہ میں سے تھیں؛
سب کی روایت میں وہ ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، جب اسلام لائے تو وہ اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن ابی بنی سلمہ کے بت توڑ رہے تھے؛
بدرو احد و خندق میں شریک تھے، اسی روز شہید ہوئے، بیٹرو
ابن ابی وہب المخزومی نے شہید کیا۔

عبس بن عامر

— — — — —

ابن عدی بن سان بن ثائب بن عمرو بن سواد، ان کی والدہ ام النہیں بنت زہیر بن ثعلبہ بن عبید بنی سلمہ میں سے تھیں؛
سب کی روایت میں وہ ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدرو احد میں بھی شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ابو الیسر جن کا نام کعب بن عمرو تھا

— — — — —

ابن عباد بن عمرو بن سواد، ان کی والدہ نسیبہ بنت قیس بن الامود

ابن مَرْثَی بنی سلمہ میں سے تھیں۔
 ابولیسر کی اولاد میں عمیر تھے، ان کی والدہ ام عمرو بنت عمرو بن
 حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنیم بن کعب بن سلمہ تھیں، یہ جابر بن
 عبد اللہ اور یزید بن ابی الیسر کی پھوپھی تھیں، ان کی والدہ لبابہ بنت
 الحارث بن سعید مزینہ میں سے تھیں۔
 حبیب، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
 عائشہ، ان کی والدہ ام الرباع بنت عبد عمرو بن مسعود بن عبد اللہ
 تھیں۔

ابو الیسر سب کی روایت میں عقبہ میں حاضر ہوئے، جس وقت
 وہ بدر میں شریک ہوئے تو بیس سال کے تھے، احد و خندق اور تمام
 مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے،
 ابوالدیر قصیر و پست قد بڑے پیٹ والے آدمی تھے، ان کی
 وفات ۳۵ھ میں مدینہ میں ہوئی، یہ معاویہ بن ابی سفیان رحمہ اللہ کی
 خلافت کا زمانہ تھا، ان کی بقیہ اولاد مدینہ میں تھی۔

سہل بن قیس

— — — — —

ابن ابی کعب بن البقین بن کعب بن سواد، ان کی والدہ نائلہ
 بنت سلامہ بن نقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل اوس میں
 سے تھیں، کعب بن مالک بن ابی کعب بن البقین شاعر کے چچا زاد
 بھائی تھے۔

سہل بدر و احد میں شریک تھے، ہجرت کے بتیسویں مہینے ماہ
 شوال یوم احد میں شہید ہوئے، احد میں مشہور قبر والے ہیں، ان کی
 اولاد میں ایک مرد اور ایک خاتون باقی تھیں۔

بنی سواد بن غنم کے موالی

عنترہ مولائے سلیم

ابن عمرو بن حدیدہ بن عمرو بن سواد -
 بدر و احد میں شریک تھے، اسی روز شہید ہوئے، نوفل بن معاویہ
 الدلی نے شہید کیا، موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ وہ عنترہ بن عمرو تھے جو سلیم
 ابن عمرو کے مولیٰ تھے۔

بقیہ بنی سلمہ

معبد بن قیس

ابن صفی بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ
 ان کی والدہ الزہرہ بنت زبیر بن حرام بن ثعلبہ بن عبید بنی سلمہ
 میں سے تھیں، محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن حمادہ لا نصاریٰ نے
 اسی طرح ان کا نام و نسب بیان کیا اور اسی طرح کتاب
 نسب الانصار میں بھی ہے، لیکن موسیٰ بن عقبہ

و محمد بن اسحاق و ابو معشر و سعد بن قیس بن صخر کہتے تھے، وہ لوگ صیفی کا ذکر نہیں کرتے تھے۔
سعد بن درواحد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

عبداللہ بن قیس



ابن صیفی بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمرو و عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے عبداللہ بن قیس کا ان لوگوں کے ساتھ ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک تھے، موسیٰ بن عقبہ نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو بدر میں موجود تھے، عبداللہ احد میں بھی شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عمرو بن طلحہ



ابن زید بن امیہ بن سنان بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمرو و عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے ان کا ذکر شرکاء بدر کے ساتھ کیا ہے، لیکن موسیٰ بن عقبہ نے اپنی کتاب میں ان کو شرکاء بدر میں شمار نہیں کیا۔ وہ احد میں بھی شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔



مُعَاذِ بْنِ جَبَل

ابن عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن اوتی
ابن سعد برادر سلمہ بن سعد ان کی والدہ ہند بنت سہل بنی الرجبہ کی
شاخ جہینہ میں سے تھیں، ان کے اخیانی بھائی عبداللہ بن الجعد بن
قیس اہل بدر میں سے تھے۔

معاذ کی اولاد میں ام عبداللہ تھیں جن کا شمار مباہیات میں
تھا، ان کی والدہ ام عمرو بنت خالد بن عمرو بن عدی بن سان بن
ابی بن عمرو بن سواد بن سلمہ میں سے تھیں۔

ان کے دو بیٹے تھے ایک عبدالرحمن اور دوسرے کانام
ہم سے نہیں بیان کیا گیا، نہ ان دونوں کی والدہ کانام ہم سے بیان
کیا گیا معاذ کی کنیت ابو عبدالرحمن تھی۔

وہ سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں آئے تھے
معاذ بن جبل جب اسلام لائے تو وہ اور ثعلبہ بن عمرو اور عبداللہ بن ابی
بنی سلمہ کے بت توڑ رہے تھے۔

۱۳۱ ابن ابی عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
معاذ بن جبل اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا،
جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے، لیکن خاص محمد بن
اسحاق کی روایت میں، جس کا ان کے سوا کسی نے ذکر نہیں کیا،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل اور جعفر بن ابی طالب
کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے، حالانکہ مواخاۃ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے مدینے تشریف لانے کے بعد بدر سے پہلے ان لوگوں میں ہوئی تھی، غزوہ بدر کے بعد جب آیت میراث نازل ہو گئی تو موافقہ جاتی رہی جعفر بن ابی طالب نے اس سے پہلے ہی کے سے ملک جشہ کی طرف ہجرت کی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان جب عقد موافقہ کیا تھا تو وہ ملک جشہ میں تھے اور سات سال کے بعد آئے لہذا یہ محمد بن اسحاق کا وہم ہے۔

معاذ جب بدر میں شریک ہوئے تو جیسا کہ ان کی قوم سے مروی ہے وہ بیس یا انیس سال کے تھے، معاذ احد و خندق اور تمام مشاہد میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔

ابن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ جس وقت معاذ بن جبل کے قرض خواہوں نے ان پر سختی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں کے لئے انھیں ان کے مال سے جدا کر کے مین بیج دیا اور فرمایا کہ امید ہے کہ اللہ تمھارا نقصان پورا کر دے گا، محمد بن عمر نے کہا کہ یہ واقعہ ربیع الآخر ۳ء کا ہے۔

معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے مین بھیجا تو فرمایا کہ اگر تمھارے پاس کوئی مقدمہ آئے تو اس کا فیصلہ کاہے سے کرو گے، عرض کی، جو کتاب اللہ میں ہے اس سے فیصلہ کروں گا، فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ ہو، عرض کی کہ اس سے فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے، فرمایا کہ اگر رسول اللہ کے بھی فیصلے میں نہ ہو، عرض کی، اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوتاہی نہ کروں گا، آنحضرتؐ نے میرے سینے پر برکت کے لیے مارا، اور فرمایا کہ سب تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو اس بات کی توفیق دی جس سے وہ رسول اللہ کو راضی کرے۔

ابن ابی نجیح سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کے

پاس معاذ کو بھیجا اور لکھا کہ میں نے تم پر ایسے شخص کو بھیجا ہے جو میرے بہترین اصحاب میں سے ہے، اور ان میں بہترین صاحب علم اور صاحب دین ہے۔

یہی بن سعید سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نے کہا کہ جس وقت میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو سب سے آخر جو وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی وہ یہ تھی کہ لوگوں کے ساتھ اپنے اخلاق اچھے رکھنا۔

۱۲۲ بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل لنگڑے آدمی تھے، جب معلم بنا کر میں بھیجے گئے تو انھوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز میں اپنا پاؤں پھیلا دیا، قوم نے بھی اپنے پاؤں پھیلا دیے، جب نماز پڑھ لی تو انھوں نے کہا کہ تم لوگوں نے اچھا کیا، لیکن دوبارہ نہ کرنا، میں نے تو صرف اس لئے اپنا پاؤں نماز میں پھیلا دیا کہ مجھے تکلیف ہے۔

تحقیق سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو میں پر عامل بنایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو معاذ میں ہی کے عامل تھے، عمرؓ اس سال حج پر عامل تھے، معاذ لے آئے تو ان کے ساتھ رفیق تھا اور غلام ملحدہ تھے۔

عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ اے ابو عبد الرحمن یہ غلام کس کے ہیں، انھوں نے کہا کہ میرے ہیں، فرمایا وہ کہاں سے تمھارے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ مجھے ہدیہ دیے گئے ہیں، عمرؓ نے کہا کہ میرا کہنا مانو اور انھیں ابوبکرؓ کے پاس بھیج دو، اگر وہ خوشی سے ان کو تمھیں دیدیں تو وہ تمھارے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں اس میں آپ کا کہنا نہیں مانوں گا کہ ایک شے جو مجھے ہدیہ دی گئی ہے میں اسے ابوبکرؓ کے پاس بھیج دوں۔

رات کو سوئے، صبح ہوئی ہو تو انھوں نے کہا، اے ابن الخطاب، میں سوائے آپ کا کہنا ماننے کے اور کوئی صورت نہیں دیکھتا میں نے

راست کو خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ کی طرف بھیج دیا گیا یا
ایسا ہی کچھ کیا جا رہا ہوں، آپ میرا فیصلہ کیا۔ ہوئے ہیں، لہذا آپ
ان سب کو ابو بکرؓ کے پاس لے جائیے، انھوں نے کہا کہ تم اس کے
زیادہ مستحق ہو کہ خود لے جاؤ، ابو بکرؓ نے فرمایا کہ وہ تمہارے ہیں، تم
انھیں اپنے گھروالوں میں لے جاؤ۔

غلام ان کے چھ صنف باندھ کر نماز پڑھنے لگے، جب وہ
واپس ہوئے تو پوچھا کہ تم لوگ کس کی نماز پڑھتے ہو، سب نے کہا کہ
اللہ تبارک و تعالیٰ کی، انھوں نے کہا کہ تم لوگ جاؤ کیونکہ تم انھیں کے
موسیٰ بن عمران بن سناخ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لشکر پر آپ کے عامل معاذ بن جبل تھے۔

ذکر ان سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھتے تھے، پھر آکر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔

ان بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری امت کے سب سے زیادہ عالم حلال و حرام معاذ بن جبل
ہیں۔

عبد اللہ بن الصامت سے مروی ہے کہ معاذ نے کہا کہ جب سے
میں اسلام لایا ہمیشہ اپنی داہنی طرف تھوکا۔

حمید بن ہلال سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نے اپنی داہنی طرف
تھوکا، جب کہ وہ نماز میں نہ تھے، اور کہا کہ جب سے میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے ایسا نہیں کیا۔

محمود بن علقمہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ معاذ بن جبل
اپنے خیمے میں داخل ہوئے تو بیوی کو دیکھا کہ خیمے کے سوراخ سے
جھانک رہی ہیں، انھوں نے ان کو مارا، معاذ تر بوز کھارے تھے، ہمراہ
ان کی بیوی بھی تھیں، ان کا غلام گدرا تو بیوی نے اسے تر بوز کا ٹکڑا
جو انھوں نے دانت سے کاٹا تھا دیدیا، معاذ نے انھیں مارا۔

ابی اوریس انخولانی سے مروی ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا، اتفاق سے وہاں ایک چکیدار دانت والا شخص تھا، لوگ اس کے گرد تھے، اگر کسی بات میں اختلاف کرتے تو اس کے پاس لے جاتے، اور اس کی رائے سے رجوع کرتے، میں نے دریافت کیا تو لوگوں نے کہا یہ معاذ بن جبل ہیں۔ جب دو سہارا دن ہوا تو میں صبح سویرے گیا، وہ مجھ سے زیادہ سویرے آگئے تھے، میں نے انھیں نماز پڑھتا ہوا پایا، ان کا انتظار کیا یہاں تک کہ انھوں نے اپنی نماز ادا کر لی، پھر میں سامنے سے ان کے پاس آیا، سلام کیا اور عرض کی کہ واللہ میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں، فرمایا، اللہ کے لئے؟ عرض کی اللہ کے لئے، پھر فرمایا اللہ کے لیے؟ عرض کی اللہ کے لیے۔

انھوں نے میری چادر کا کنارہ کپڑے کے مجھے اپنی طرف گھینا اور کہا کہ تمھیں خوش خبری ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میری رحمت ان دو شخصوں کے لئے واجب ہو گئی جو میرے بارے میں باہم محبت کریں، میرے بارے میں باہم بیٹھیں، میرے بارے میں باہم اپنا مال یا طاقت خرچ کریں اور میرے بارے میں باہم زیارت کریں۔

شہر بن حوشب سے مروی ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ وہ درجن کی مسجد میں گیا، وہاں لوگوں کے حلقے میں ایک خوبصورت گندم گوں اور صاف دانت والا آدمی تھا، قوم میں وہ لوگ بھی تھے جو اس سے عمریں بڑے تھے، پھر بھی وہ اس کے پاس آتے تھے اور حدیث سنتے تھے، میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا کہ میں معاذ بن جبل ہوں۔

بابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل رحمہ اللہ صورت میں سب سے اچھے اخلاق میں سب سے پاکیزہ، دل و دست کے بحر و کمان تھے، انھوں نے بہت قرض لے لیا تو قرض خواہ ان کے

ساتھ لگ گئے یہاں تک کہ چند روز وہ اُن لوگوں سے اپنے گھر میں چھپ رہے۔

قرض خواہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کے پاس بھیج کر اُن کو بلوایا، وہ آپ کے پاس آئے، ساتھ قرض خواہ بھی تھے، اُن لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے لیے ہمارا حق ان سے لیے لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُن پر اللہ رحمت کرے جو انھیں معاف کر دے۔

کچھ لوگوں نے انھیں معاف کر دیا، دوسروں نے انکار کیا، اور کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے لئے ہمارا حق ان سے لے لیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تم اُن لوگوں کے لیے صبر کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کا مال لے لیا اور قرض خواہوں کو دیا، اُن لوگوں نے انھیں باہم تقسیم کر لیا، انھیں اپنے حقوق کے حصے وصول ہو گئے، انھوں نے کہا قرض خواہوں نے قرض کی یا رسول اللہ انھیں ہمارے لیے فروخت کر دیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں چھوڑ دو، تمہارے لیے ان پر کوئی گنجائش نہیں ہے۔

معاذ بنی سلمہ کی طرف واپس ہوئے، اُن سے کسی نے کہا کہ ابوعبد الرحمن اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگ لیتے تو بہتر ہوتا، کیونکہ آج تم نے ناداری کی حالت میں صبح کی ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ آپ سے مانگوں۔

وہ دن بھر ٹھہرے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور میں بھیج دیا اور فرمایا، امید ہے کہ اللہ تمہارا نقصان پورا کر دے اور قرض ادا کر دے، معاذ میں روانہ ہو گئے، وہ برابر واپس رہے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

وہ اس سال کے پہنے جب کہ عمر بن الخطاب نے حج کیا، اُن کو ابو بکر نے حج پر عامل بنایا تھا، دونوں یوم الزویہ (۵ رذی الحجہ) کو منیٰ

میں لے اور معاف کر دیا، دونوں میں سے ہر ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تغزیت کی پھر زمین پر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

عمرؓ نے معاذ کے پاس چند غلام دیکھے، پوچھا اے ابو عبد الرحمن یہ کون لوگ ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے انھیں اپنی ایک وجہ سے پایا ہے، عمرؓ نے کہا کہ کس وجہ سے؟ انھوں نے کہا کہ وہ مجھے ہدیہ دیے گئے ہیں اور ان کے ذریعے سے میرے ساتھ کرم کیا گیا ہے، عمرؓ نے کہا کہ یہ بات ابو بکرؓ سے بیان کرو، معاذ نے کہا کہ مجھے ابو بکرؓ سے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔

معاذ سو گئے تو انھوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا وہ آگ کے گرے پر ہیں اور عمرؓ ان کے پیچھے سے ان کا نیفہ پکڑے ہوئے آگ میں گرنے سے روک رہے ہیں، معاذ غبرا گئے اور کہا کہ یہ وہی ہے جس کا عمرؓ نے مشورہ دیا تھا، معاذ نے ابو بکرؓ سے ذکر کیا تو ابو بکرؓ نے اسے ان کے لیے جائز رکھا، انھوں نے اپنے بقیہ قرض خواہوں کو بھی ادا کر دیا، اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ امید ہے کہ اللہ تمہارا نقصان پورا کر دے۔

عبد اللہ بن رافع سے مروی ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح کی عموں کے طاعون میں وفات ہوئی تو انھوں نے معاذ بن جبل کو خلیفہ بنا دیا، طاعون بڑھ گیا تو لوگوں نے معاذ سے کہا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ اس عذاب کو ہم سے اٹھالے۔

معاذ نے کہا کہ یہ عذاب نہیں ہے، یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے اور تمہارے پہلے صالحین کی موت اسی میں ہوئی ہے، یہ شہادت ہے اس بات کی کہ تم میں سے اللہ جس کو چاہتا ہے اس کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے، اے لوگو چار خصلتیں ہیں کہ جسے یہ ممکن ہو کہ وہ ان میں سے کسی کو نہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے نہ پائے۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ایک زمانہ آئے گا

جس میں باطل ظاہر ہو گا، آدمی صبح ایک دین پر کرے گا اور شام دوسرے دین پر، وہ کہے گا، واللہ میں نہیں جانتا کہ کس دین پر ہوں، نہ بصیرت کے ساتھ وہ زندہ رہے گا نہ بصیرت کے ساتھ مرے گا، آدمی کو اللہ کے مال میں سے اس شرط پر مال دیا جائے گا کہ وہ جھوٹی باتیں بیان کرے جو اللہ کو ناراض کریں، اے اللہ تو آل معاذ کو اس رحمت (وہاب) کا پورا حصہ عطا کر۔

ان کے دونوں بیٹے طاعون میں مبتلا ہوئے، پوچھا کہ تم دونوں اپنے کو کس حالت میں پاتے ہو، انھوں نے کہا، اے ہمارے والد حق آپ کے ضرور و گار کی طرف سے ہے، لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں، انھوں نے کہا کہ انشاء اللہ مجھے تم دونوں صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔ ان کی دونوں بیویاں طاعون میں مبتلا ہوئیں اور ہلاک ہو گئیں، خود ان کے انگوٹھے میں طاعون ہوا تو اسے اپنے منہ سے یہ کہہ کر چھوٹے لگے کہ اے اللہ یہ جھوٹی سی ہے، تو اس میں برکت دے، کیونکہ تو چھوٹے میں برکت دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ بھی ہلاک ہو گئے۔

حارث بن عمیرہ الزبیدی سے مروی ہے کہ میں اس وقت معاذ ابن جبل کے پاس بیٹھا تھا جب ان کی وفات ہوئی، کبھی ان پر مہوشی طاری ہو جاتی تھی اور کبھی افاقہ ہو جاتا تھا، افاقے کے وقت میں نے انھیں کہتے سنا کہ تو میرا گلا گھونٹ کیونکہ تیری عزت کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

سلمہ بن کہیل سے مروی ہے کہ معاذ کے طلق میں طاعون کا اثر ہو گیا تو انھوں نے کہا کہ یارب تو میرا گلا گھونٹتا ہے مالا نکہ تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

داؤد بن المحصین سے مروی ہے کہ عمو اس کے سال جب طاعون واقع ہوا تو معاذ کے ساتھیوں نے کہا کہ یہ عذاب ہے جو واقع ہوا ہے،

معاذ نے کہا کہ آیاتم لوگ رحمت کو، جو اللہ نے اپنے بندوں پر کی، اس عذاب کے شل کرتے ہو جو اللہ نے کسی قوم پر کیا جن سے وہ ناراض ہوا، بیشک وہ رحمت ہے جس کو اللہ نے تمہارے لیے خاص کیا، وہ شہادت ہے جس کو اللہ نے تمہارے لیے خاص کیا، اے اللہ معاذ اور اس کے گھروالوں پر بھی یہ رحمت بھیج، تم میں سے جس شخص کو مرنا ممکن ہو، وہ قبل ان فتنوں کے، جو ہوں گے، مرا جائے قبل اس کے کہ آدمی اپنے اسلام کے بعد کفر کرے، یا کسی کو بغیر حق کے قتل کرے یا اہل بغاوت کی مدد کرے، یا آدمی یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ میں کاہے پر ہوں، اگر میں مروں یا جیوں، حق پر ہوں یا باطل پر، ابو مسلم الخولانی سے مروی ہے کہ میں مسجد جنس میں گیا تو وہاں تقریباً تیس ادھیڑ عمر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے، ان میں ایک جوان تھا جو آنکھوں میں مہر لگائے تھا، دانت چکدار تھے، وہ خاموش تھا، اور کچھ نہیں بولتا تھا، جب قوم کسی امر میں شک کرتی تھی تو اس کے پاس آکر دریافت کرتے تھے، میں نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو اس نے کہا معاذ بن جبل۔

اسحاق بن خارجہ بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ معاذ بن جبل لمبے گورے، خوبصورت دانت کے بڑی آنکھ والے تھے، جو آپس میں ملی ہوئی تھیں، گھونگر والے بال تھے، جس وقت بدر میں شریک ہوئے تو بیس یا اکیس سال کے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں تھے پھر یمن روانہ ہو گئے اس وقت وہ اٹھارہ سال کے تھے ملک شام و علاقہ اردن میں وہ بڑے عمو اس سالہ میں بخلاف عمر بن الخطاب وفات ہوئی اس وقت وہ اڑتیس سال کے تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ علی علیہ السلام جب زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تو تینتیس سال کے تھے، معاذ رحمہ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو وہ بھی تینتیس سال کے تھے۔ ۱۳۶

سعید بن ابی عروبہ سے مروی ہے کہ میں نے شہر بن حوشب کو کہتے سنا کہ عمر بن الخطاب نے

فرمایا کہ اگر میں معاذ بن جبل کو پاتا تو انہیں خلیفہ بناتا مجھ سے میرا رب انکے متعلق پوچھتا تو میں کہتا اے میرے رب میں نے تیرے بنی کو کہتے سنا کہ قیامت کے دن جب علماء جمع ہوں گے تو معاذ بن جبل بقدر پتھر پھینکنے کے ان کے آگے ہوں گے۔

ابن سعد نے کہا کہ بدر میں قبیلہ سلمہ کی کثرت کی وجہ سے سلمہ بدر کہا جاتا تھا اس قبیلے کے تین تائیس آدمی غزوے میں شریک تھے۔

بنی زریق بن عامر بن زریق بن عبد بن حارثہ بن مالک بن
غضب بن جثم بن الحخرج

قیس بن محضن

ابن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق،
ان کی والدہ انیسہ بنت قیس بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق
تھیں، محمد بن اسحاق والو معشر و محمد بن عمر نے قیس بن محضن کو اسی طرح
کہا، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ قیس بن حصن تھے،
قیس کی اولاد میں ام سعد بنت قیس تھیں، ان کی والدہ خولہ
بنت الفا کہ بن قیس بن مخلد بن عامر بن زریق تھیں،
قیس بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت مدینے میں
ان کی بقیہ اولاد تھی۔

حارث بن قیس

ابن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق ان کی کنیت ابو خالد تھی، ان کی والدہ کبشہ بنت الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔
حارث بن قیس کی اولاد میں مخلد اور خالد اور خلدہ تھے، ان کی والدہ انیسہ بنت نسر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں، واقدمی نے صرف نسر کہا۔
حارث بن قیس سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، خالد بن ولید کے ساتھ یمامہ میں بھی تھے، اسی روز انھیں ایک زخم لگا جو مندل ہو گیا، عمر بن الخطاب کی خلافت میں وہ پھٹ گیا جس سے ان کی وفات ہو گئی، اس لیے شہدائے یمامہ میں شمار کیے جاتے ہیں، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

جبیر بن ایاس

ابن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر نے جبیر بن ایاس کو اسی طرح کہا، عبد اللہ بن محمد ابن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ جبیر بن ایاس تھے۔
بدر و احد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ابو عباده

نام سعد بن عثمان بن خلدہ بن مغلہ بن عامر بن زریق تھا، ان کی والدہ ہند بنت مجلان بن غنم بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن الخزرج تھیں۔
 ابو عباده کی اولاد میں عباده تھے، ان کی والدہ سبلہ بنت مہص ابن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔
 فرورہ ان کی والدہ ام خالدہ بنت عمرو بن ودفہ بن علیہ بن عامر ابن بیاضہ بن عامر بن الخزرج تھیں۔
 عبد اللہ ان کی والدہ انیسہ بنت بشر بن یزید بن زید بن النعمان ابن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔
 عبد اللہ اصغر ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
 عقبہ ان کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔
 میمونہ (دختر) ان کی والدہ جندبہ بنت مری بن سماک بن قتیق ابن امرئ القیس بن زید بن الاشہل بن جشم تھیں۔
 غزوہ بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت مدینے میں ان کی بقیہ اولاد تھی۔
 ان کے بھائی :

عقبہ بن عثمان

ابن خلدہ بن مغلہ بن عامر بن زریق، ان کی والدہ ام حمیلہ بنت قطبہ

ابن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ تمیمی؛
بدرو احد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ذکوان بن عبد قیس

— — — — —

ابن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق، کنیت ابو سبغہ تھی، ان کی والدہ
اشجع میں سے تھیں۔

کہا جاتا ہے کہ وہ سب سے پہلے انصاریں جو اسلام لائے، وہ
اور اسعد بن زرارہ ابو امامہ، دونوں روانہ ہو کر باہم لگے جا رہے تھے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ کے پاس آکر اسلام لائے اور مدینے
واپس چلے گئے۔

ذکوان سب کی روایت میں دونوں عقبہ میں حاضر ہوئے تھے اور
۱۲۸ مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے یہاں تک کہ
آپ کے ساتھ مدینے کی طرف ہجرت کی، اسی لیے ان کو ہاجری انصاری
کہا جاتا تھا؛

بدرو احد میں شریک تھے۔ غزوہ احد میں ابو الحکم بن الاعمش
ابن شریق بن ملاح بن عمرو بن وہب الشقفی نے شہید کیا؛
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو الحکم بن الاعمش پر جو سوار
تھا حمل کیا، اس کے پاؤں پر تلوار ماری، اور آدمی ان سے کاٹ دیا
اُسے اس کے گھوڑے سے گر کر ختم کر دیا، ہجرت کے تیسویں
شوال میں ہوا، ذکوان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

مسعود بن خلدہ

— — — — —

ابن عامر بن خالد بن عامر بن زریق، ان کی والدہ انیسہ بنت قیس بن ثعلبہ بن عامر بن فہیرہ بن بیاضہ بن الخزرج تھیں۔
مسعود کی اولاد میں یزید وجیبہ تھے، ان کی والدہ الفارحہ بنت الحباب بن الربیع بن رافع بن معاویہ بن عبید بن الابرص تھیں، الابرص حذرہ ابن عوف بن الحارث بن الخزرج تھے۔

عامر، ان کی والدہ قسمہ بنت عبید بن المعثی بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید تھیں کہ غضب بن جثم بن الخزرج کی اولاد میں سے تھے، مسعود بدر میں شریک تھے، ان کی اولاد ختم ہو چکی تھی، کوئی باقی نہ رہا۔

عباد بن قیس

— — — — —

ان عامر بن خالد بن عامر بن زریق، ان کی والدہ خولہ بنت بشر ابن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن زریق تھیں۔

عباد کی اولاد میں عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ ام ثابت بنت عبید بن وہب اشجع میں سے تھیں۔

سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے بدر و احد میں بھی شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد تھی۔

— — — — —

اسعد بن یزید

۔۔۔۔۔

ابن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق، موسیٰ بن عقبہ واکوثر
و محمد بن عمر و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح کہا، صرف
محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ سعد بن یزید بن الفاکہ تھے۔
اسعد بدر واحد میں شریک تھے۔ وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد
نہ تھی۔

فاکہ بن نسر

۔۔۔۔۔

ابن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق، ان کی والدہ امامہ
بنت خالد بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔ صرف محمد بن عمر نے اسی طرح
الفاکہ بن نسر کہا، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و عبد اللہ بن
محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ فاکہ بن بشر تھے، عبد اللہ بن محمد
ابن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ انصار میں نسر کوئی نہیں سوائے سفیان
ابن نسر کے جو بنی الحارث بن الخزرج میں تھے۔
فاکہ کی اولاد میں دو بیٹیاں تھیں، ہم عبد اللہ و رطلہ ان دونوں
کی والدہ ام نطان بنت نعمان بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن قحطان بن بیاضہ تھیں۔
فاکہ بدر میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد
نہ تھی۔

معاذ بن معص

ابن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق، ان کی والدہ اشجعہ بن سے تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن معص اور سالم مولائے ابی حذیفہ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا۔

معاذ بن رفاعہ سے مروی ہے کہ معاذ بن معص بدر میں مجروح ہوئے، اسی زخم سے مدینے میں وفات پا گئے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہیں، ثابت یہ ہے کہ وہ بدر و احد و بئر معونہ میں شریک تھے، اور اسی روز صفر میں ہجرت کے چھتیسویں دینے شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
ان کے بھائی:

عائذ بن معص

ابن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق، ان کی والدہ اشجعہ بن سے تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائذ بن معص اور سویت بن عمرو العبدری کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا۔

عائذ بدر و احد اور یوم بئر معونہ میں شریک تھے، اسی روز شہید ہوئے۔

ابن سعد نے محمد بن سعد سے روایت کی کہ میں نے کسی کو بیان کرتے سنا کہ وہ بئر معونہ میں شہید نہیں ہوئے، اس روز جو شہید ہوئے وہ ان کے بھائی تھے۔

ابن ماعص تھے، عائد بن ماعص غزوہ بیرون اور خندق اور تمام شاہد
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے خالد بن ولید کے ساتھ
جنگ یمامہ میں شریک تھے، اور اسی روز ہجرت نبوی کے بارہویں سال
خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد بھی

مسعود بن سعد

—————

ابن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق -
ان کی اولاد میں عامر، ام ثابت، ام سعد، ام سہل اور ام کبشہ بنت
الفاکہ بن قیس بن مخلد بن عامر بن زریق تھیں -
مسعود پدر واحد و یوم بیرونہ میں شریک تھے اسی روز نبوت
محمد بن عمر شہید ہوئے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ
مسعود یوم خیبر میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، قیس بن خلدہ
ابن عامر بن زریق کی اولاد بھی ختم ہو گئی - ان میں سے کوئی نہ رہا -

رفاعہ بن رافع

—————

ابن مالک البجلی بن عمرو بن عامر بن زریق، ان کی والدہ ام مالک
بنت ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم الجبلی تھیں -
رفاعہ کی اولاد میں عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ ام عبد الرحمن
بنت النعمان بن عمرو بن مالک بن عامر بن البجلی بن عمرو بن عامر بن زریق
تھیں -
عبید، ان کی والدہ ام ولد تھیں -

معاذ ان کی والدہ ام عبد اللہ تھیں جو سلمیٰ بنت معاذ بن الحارث بن رفاعہ بن الحارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔
عبید اللہ النعمان، رملہ، بشیہ، ام سعد، ان کی والدہ ام عبد اللہ بنت الفاکہ بن نسر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔
ام سعد صغریٰ، ان کی والدہ ام ولد تھیں، کلثم ان کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔

رفاعہ کے والد رافع بن مالک بارہ نقیبوں میں سے ایک نقیب تھے، جو ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر تھے، بدر میں شریک نہ تھے، بدر میں ان کے دونوں بیٹے رفاعہ و خلاد فرزند ان رافع شریک تھے، رفاعہ احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ابتدائے خلافت معاویہ بن ابی سفیان میں ان کی وفات ہوئی، عقبہ اولاد بغداد و مدینے میں بہت ہے۔

خلاد بن رافع

— — — — —

ابن مالک الجملان بن عمرو بن عامر بن زریق، ان کی والدہ ام مالک بنت ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم الجملی تھیں۔
خلاد بن رافع کی اولاد میں یہ بھی تھے، ان کی والدہ ام رافع بنت عثمان بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔
خلاد بدر و احد میں شریک تھے، ان کی بہت اولاد تھی جو مر گئے، اب کوئی باقی نہیں۔

عبید بن زید

ابن عامر بن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق -
 بدرواحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد
 نہ تھی، عمرو بن عامر بن زریق کی اولاد بھی مر چکی تھی، سوائے رافع بن
 مالک کی اولاد کے کہ ان میں سے قوم کثیر باقی ہے، نعمان بن عامر کی
 اولاد میں ایک یا دو باقی ہیں۔
 جلد سولہ آدمی۔

بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن
 غضب بن جشم بن الخزرج

زیاد بن لبید

ابن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ -
 کنیت ابو عبد اللہ تھی، ان کی والدہ عمرہ بنت عبید بن مطوف
 ابن الحارث بن زید بن عبید بن زید قبیلہ، اس کے نبی عمرو بن زید سے تھیں،
 زیاد بن لبید کی اولاد میں عبد اللہ تھے، ان کی بقیہ اولاد مدینہ

اور بغداد میں ہے۔

زیاد سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، زیاد جب اسلام لائے تو وہ اور بنی بیاضہ کے دفرہ بن عمرو بت توڑتے تھے۔

زیاد مکے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ آپ کے ساتھ مقیم رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی انھوں نے بھی آپ کے ہمراہ ہجرت کی، اسی لیے زیاد کو ہاجرہمی دانصار می کہتے تھے۔

زیاد بدرواح و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

موسیٰ بن عمران بن سناخ سے مروی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرموت پر آپ کے عامل زیاد ابن لبید تھے، یمن میں جب اہل النجیر، اشعث بن قیس کے ساتھ مرتد ہو گئے تو جنگ مرتد بن انھیں کے سپرد تھی، وہ ان پر کامیاب ہوئے، انھوں نے ان میں سے جسے قتل کیا اسے قتل کیا اور جسے قید کیا اسے قید کیا، اشعث ابن قیس کو بیڑیاں ڈال کے ابوبکر کے پاس بھیج دیا۔

خلیفہ بن عدی



ابن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن بیاضہ، ابو معشر و محمد ابن عمر نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا، لیکن موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق نے صرف خلیفہ بن عدی کہا اور ان دونوں نے ان کا نسب آگے تک نہیں بیان کیا۔

خلیفہ کی اولاد میں ایک لڑکی تھی جس کا نام آمنہ تھا، اس سے

فروہ بن عمرو بن وزفہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ نے نکاح کیا۔
 خلیفہ بدر واحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ
 اولاد نہ تھی۔

فروہ بن عمرو

ابن وزفہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ، ان کی والدہ رحیمہ بنت نابیہ
 زید بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں۔
 فروہ کی اولاد میں عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ حبیبہ بنت کلیل
 ابن وبرہ بن خالد بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف تھیں،
 عبیدہ وکبشہ و ام شرجیل، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
 ام سعد، ان کی والدہ آمنہ بنت خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک
 ابن عامر بن کعب بن بیاضہ تھیں۔
 خالدہ، ان کی والدہ ام ولد تھیں، آمنہ، ان کی والدہ بھی ام ولد
 تھیں۔

فروہ بن عمرو سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں
 حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور عبد اللہ
 ابن محزمہ بن عبد العزیٰ بن ابی قیس کے درمیان جو بنی عامر بن لوی
 میں سے تھے، عقد مواخاۃ کیا،

فروہ بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ہمراہ رہے، غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے انھیں غنائم پر عامل بنایا تھا، آپ انھیں مدینے میں خالص رکھ کر
 کا اندازہ کرنے والا بنا کے بھیجا کرتے تھے، فروہ کی بقیہ اولاد تھی لیکن
 سب مر گئے، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

خالد بن قیس

ابن مالک بن العجلان بن عامر بن بیاضہ، ان کی والدہ سلمی بنت حارثہ بن الحارث بن زید مناتہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن مغنب ابن جشم بن الحزرج تھیں۔

خالد بن قیس کی اولاد میں عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ ام ربیع بنت عمرو بن ذؤفہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ تھیں۔

خالد بن قیس بروایت محمد بن اسحاق و محمد بن عمر ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، موسیٰ بن عقبہ و ابو معشر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک عقبہ میں حاضر ہوئے تھے۔

داؤد بن الحصین سے مروی ہے کہ خالد بن قیس عقبہ میں حاضر نہیں ہوئے، سب نے کہا کہ خالد بن قیس بدر و احد میں شریک تھے، ان کی قبضہ اولاد تھی مگر سب مر گئے۔

۱۴۳

رخیلہ بن ثعلبہ

ابن خالد بن ثعلبہ بن عامر بن بیاضہ، بدر و احد میں شریک تھے وفات کے وقت ان کی قبضہ اولاد نہ تھی۔
کل پانچ آدمی تھے۔

بنی جیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غصب بن جشم بن الخزرج

رافع بن معسلؓ

ابن لوزان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناة
ابن جیب بن عبد حارثہ، ان کی والدہ ادا م بنت عوف بن مبذول بن عمرو
ابن مازن بن النجار تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور صفوان بن بیضاؤ کے
درمیان عقد موافقہ کیا تھا، دونوں بدر میں شریک تھے، بعض روایات
میں دونوں اسی روز شہید ہوئے، یہ بھی روایت ہے کہ صفوان اس روز
شہید نہیں ہوئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تک زندہ رہے
جس نے رافع بن معسلؓ کو شہید کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل تھا۔

موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن
محمد بن عمارۃ الانصاری کا اس پر اتفاق ہے کہ رافع بن معسلؓ بدر میں
شریک تھے اور اسی روز شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
ان کے بھائی؛

ہلال بن معسلؓ

ابن لوزان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناة

ابن حبیب بن عبد حارثہ -
 ان کی کنیت ابو قیس تھی، ان کی والدہ اوام بنت عوف بن
 مہذول بن عمرو بن غنم بن ماؤن بن النجار تھیں۔
 موسیٰ بن عقبہ وابو معشر و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری
 نے اس پر اتفاق کیا کہ ہلال بن المعلیٰ بدر میں شریک تھے، لیکن محمد بن
 اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک بدر میں
 شریک تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ وہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ
 اولاد سے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ اس میں کوئی
 شک نہیں کہ رافع بن المعلیٰ شہید بدر میں، لیکن ہلال اس روز شہید نہیں
 ہوئے، وہ اپنے بھائی عبید بن المعلیٰ کے ساتھ احد میں بھی شریک تھے
 البتہ عبید بدر میں نہ تھے۔

ہلال کی بقیہ اولاد مدینہ و بغداد میں ہے، حبیب بن عبد حارثہ
 کی تمام اولاد سوائے اولاد ہلال بن المعلیٰ کے، سب انتقال کر چکی۔
 قبیلہ خزرج کے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں
 تھے، وہ محمد بن عمر کے شمار میں ایک سو پچتر آدمی تھے لیکن محمد بن الحنفیہ کے شمار میں ایک
 سو تتر تھے، وہ تمام ہاجرین و انصار اور وہ لوگ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 غنیمت و ثواب میں ان کا حصہ لگایا، محمد بن اسحاق کے شمار میں تین سو
 چودہ آدمی تھے۔ ہاجرین میں سے تراسی، انصار کے قبیلہ اوس میں سے اکتھ
 اور خزرج میں سے ایک سو تتر۔

ابو معشر و محمد بن عمر کے شمار میں جو لوگ بدر میں شریک تھے
 وہ تین سو تیرہ آدمی تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے یہ روایت بھی سنی کہ
 وہ تین سو چودہ آدمی تھے، اور موسیٰ بن عقبہ کے شمار میں تین سو سولہ آدمی
 تھے۔

انصار کے وہ بارہ نقیب جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منیٰ میں شب عقبہ منتخب فرمایا



عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت والوں سے جو آپ سے عقبہ میں
لے گئے تھے فرمایا: منیٰ میں تین مقام پر رمی کی جاتی ہے، ان میں سے ایک
کا نام عقبہ ہے، جو کہ سے منیٰ آنے میں سب سے پہلے ملتا ہے، اور ذیحجہ کو
اس پر رمی کی جاتی ہے، شب عقبہ شب، ازالحجہ کو کہتے ہیں۔ کہ انہی
جماعت میں سے بارہ آدمی نکال کر میرے پاس بھیجو، جو اپنی قوم کے
ذمہ دار ہوں جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم کے حواری ذمہ دار تھے، ان لوگوں
نے بارہ آدمی منتخب کر لیے۔

کسی اور راوی نے دوسری روایت میں انہا اور کہا کہ آنحضرت
نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے دل میں یہ محسوس نہ کرے کہ
دوسرے کا انتخاب کر لیا گیا، کیونکہ میرے لیے جبریل ہی انتخاب کرتے ہیں۔
عکرمہ سے مروی ہے کہ سالِ آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
انصار کے ستر آدمی لے جو آپ پر ایمان لائے، آپ نے ان میں سے
بارہ آدمیوں کو نقیب بنایا۔

محمود بن لبید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نقیبوں سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنی قوم کے ذمہ دار ہو
جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کے حواری ذمہ دار تھے، ان لوگوں نے کہا: جی ہاں۔
ابن امامہ بن سہل بن ضیف سے مروی ہے کہ بارہ نقیب تھے
جن کے رئیس اسد بن زرارہ تھے۔

عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زرارہ کو نقیبوں پر نقیب (ذمہ دار و رئیس) بنایا تھا۔

نقیب کا نام و نسب اور ان کے صفات و وفات

عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری اور دوسرے متعدد طرق سے مروی ہے کہ اوس میں سے تین نقیب تھے جن میں بنی عبد الاشہل کے حسب ذیل دو تھے۔

اسید بن الحضیر

ابن سماک بن عقیق بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل، کنیت ابو یحییٰ اور ابو الحضیر تھی، ان کی والدہ براءت محمد بن عمر ام اسید بنت النعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل تھیں، اور بروایت عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری، ام اسید بنت عکرن بن کرز ابن زعورا بن عبد الاشہل تھیں۔

اسید کی اولاد میں یحییٰ تھے، ان کی والدہ کندہ میں سے تھیں، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

ان کے والد حَضِیر الکُتَّاب جاہلیت میں شریف (سرور) تھے، اور جنگ بعاث کے دن اوس کے سرور تھے، وہ ان تمام جنگوں میں جو اوس و خزرج میں ہو کر تی تھیں آخری جنگ تھی، اسی روز حَضِیر الکُتَّاب مقتول ہوئے، یہ جنگ ہو رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں تھے، آپ نبی ہو چکے تھے اور اسلام کی دعوت دی تھی اس کے چھ سال

بعد آپ نے مدینے کی طرف ہجرت کی ؎
اشعار ذیل خفاف بن ندبة السلمی نے حفصہ الکتاب کے بارے میں
کہے ہیں۔

لو انا باحدن عن ذی صفا لحدن حفصہ الیوم خلقت و اقاما
اگر میں خود مکہ آدمی سے بھاگتیں تو وہ اس روز حفصہ سے ضرور ڈرتیں ہیں
اس نے قلعہ و اقامہ کو مفضل کر دیا تھا۔

بطوف بدحتی اذ اللیل حنہ تبوا امانہ مقعداً متناعما
وہ اسی قلعہ کے گرد گھومتا رہا یہاں تک کہ تو اس نے اس سے ایک آرام کی
شب رات نے اسے چھپا لیا۔

واقم الحفصہ الکتاب کا قلعہ تھا جو بنی عبد الاشہل میں تھا۔

اسید بن الحفصہ زمانہ جاہلیت میں اپنے والد کے بعد اپنی قوم میں
شریف تھے، اسلام میں وہ عقلائے اہل الرائے میں شمار ہوتے تھے، جاہلیت
میں بھی عربی لکھنا جانتے تھے، حالانکہ اس زمانے میں عرب میں کتابت
بہت کم تھی، وہ پیرنا اور نیر اندازی اچھی جانتے تھے، جس شخص میں یہ
صفات جمع ہوتی تھیں اسے جاہلیت کے زمانے میں کامل کہا جاتا تھا، یہ
سب خوبیاں اسید میں جمع تھیں، ان کے والد حفصہ الکتاب بھی اس میں
مشہور تھے اور ان کا نام بھی کامل تھا۔

واقد بن عمرو بن سعد بن حناظہ سے مروی ہے کہ اسید بن الحفصہ
اور سعد بن معاذ ایک ہی دن مصعب بن عمیر البیدری کے ہاتھ پر اسلام
لائے تھے اسید اسلام میں سعد سے ایک ٹھنڈے پیلے تھے، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مصعب بن عمیر ستر اصحابِ محققہ آخرہ سے
پیلے مدینے میں آکر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے تھے، انھیں
قرآن پڑھاتے تھے اور دین کا فقیہ بناتے تھے ؎

اسید سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ آخرہ میں حاضر ہوئے، اور بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن الحنفیہ اور زید بن حارثہ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا۔ اسید بدر میں حاضر نہیں ہوئے، وہ اور اکابر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نقباء و غیر نقباء تھے بدر سے پیچھے رہ گئے تھے، ان کا یہ گمان نہ تھا کہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جنگ و قتال کی فوجت آئے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہی محض قافلہ قریش کے روکنے کے لیے نکلے تھے جو شام سے واپس آ رہا تھا، اہل قافلہ کو یہ معلوم ہو گیا تو انہوں نے کسی کو کہ بھیجا کہ قریش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کی خبر دے، ان لوگوں نے قافلہ کو ساحل سے روانہ کیا اور وہ پہنچ گیا، قریش کی جنگی جماعت اپنے قافلے کی حفاظت کرنے کے لیے کئے گئے، وہ روانہ ہوئی، ان کا مقابلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے بغیر کسی قرار داد کے بدر میں ہو گیا۔

عبداللہ بن ابی سفیان مولائے ابن ابی احمد سے مروی ہے کہ اسید بن الحنفیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملے جب آپ بدر سے آگئے تھے، اور کہا کہ سب تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ کو فتح مند کیا اور آپ کی آنکھ کو ٹھنڈا کیا، یا رسول اللہ! اللہ میرا بدر سے پیچھے رہنا یہ گمان کر کے نہ تھا کہ آپ دشمن کا مقابلہ کریں گے، میرا گمان یہ تھا کہ وہ تجارتی قافلہ ہے، اگر میں یہ خیال کرتا کہ وہ دشمن ہے تو پیچھے نہ رہتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ اسید احد میں شریک تھے اس روز انھیں سات زخم لگے جس وقت لوگ بھاگے

تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے، خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ کے بلند پایہ اصحاب میں سے تھے۔ ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اسید بن الحضیر کیسے اچھے آدمی ہیں۔

ابن مالک سے مروی ہے کہ اسید بن الحضیر اور عباد بن بشر حنیفہ کی آخری تاریک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، دونوں آپ کے پاس باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ جب نکلے تو دونوں میں سے ایک کا عصا دونوں کے لیے روشن ہو گیا، اس کی روشنی میں چلتے رہے، جب رات جدا ہوا تو ان میں سے ہر ایک کا عصا اس کے لیے روشن ہو گیا جس کی روشنی میں وہ چلے

بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ اسید بن حضیر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے، بیمار ہو گئے تو انھوں نے بیٹھ کر نماز پڑھائی، سلیمان بن ہلال نے اپنی حدیث میں کہا کہ پھر لوگوں نے ان کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

محمود بن لبید سے مروی ہے کہ اسید بن الحضیر کی وفات شعبان ۲۰ھ میں ہوئی، عمر بن الخطابؓ نے محلہ بنی عبد الاشہل سے تابوت کے دونوں پاؤں لیے پکڑ لیے وسط میں بٹھا رہے اٹھا کے لے گئے، بقیع میں اتارا اور وہیں ان پر نماز پڑھی۔

ابن عمر سے مروی ہے کہ اسید بن الحضیر کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ وہ اپنے اوپر چار ہزار درم کا قرص چھوڑ گئے، ان کے مال میں ایک ہزار سالانہ کمی آمدنی ہوتی تھی، لوگوں نے اس کے بیچنے کا ارادہ کیا تو عمر بن الخطابؓ کو معلوم ہوا، انھوں نے ان کے قرص خواہوں کو بلا بھیجا اور کہا کہ آیا تمہیں یہ منظور ہے کہ تم لوگ ہر سال ایک ہزار لے لو اور اسے چار سال میں پورا کر لو، ان لوگوں نے کہا، ہاں اے امیر المومنین، لوگ جائیداد فروخت کرنے سے باز رہے

اور ہر سال ایک ہزار لیتے تھے۔
 محبوب بن لبید سے مروی ہے کہ اسید بن الحفیر کی وفات اس
 حالت میں ہوئی کہ انھوں نے قرض چھوڑا، عمر نے ان کے قرض خواہوں
 سے جہلت دینے کی گفتگو کی۔

ابو الہثم بن الیہان

۱۳۸

نام مالک تھا، بلی میں سے تھے جو بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے،
 ان کی والدہ ام مالک بنت مالک، بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاہ
 میں سے تھیں۔ وہ بھی انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے، ابو الہثم
 دونوں عقبہ اور بدر واحد اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ہمراہ رہے، ہم نے ان کا پورا حال بنی عبد الاشہل کے شرکاء
 بدر میں لکھ دیا ہے۔

بنی غنم بن السلم بن امرئ القیس بن مالک بن الاوس میں سے
 حسب ذیل ایک صحابی تھے

سعد بن خیمہ

ابن حارث بن مالک بن کعب بن النخاع بن کعب بن حارث بن

غنم بن السلم - کنیت ابو عبد اللہ تھی، ان کی والدہ ہند بنت اوس بن عدی ابن امیہ بن عامر بن خطہ بن جشم بن مالک بن الاوس تھیں۔ انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے، عقبہٴ آخرا بدر میں شریک تھے، اسی روز شہید ہوئے، ہم نے ان کا پورا حال بنی غنم بن السلم کے حاضرین بدر میں لکھ دیا ہے۔

خزرج کے نو نقیب تھے جن میں بنی النجار کے حب ذیل
ایک تھے

اسعد بن زرارہ

ابن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار - کنیت ابو امامہ تھی، ان کی والدہ سعاد تھیں، ایک روایت ہے انفریجہ بنت رافع بن معاویہ بن عبید بن الاحبس تھیں، ابوجہ حذرہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج تھے، اسعد بن معاذ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

اسعد بن زرارہ کی اولاد میں عبیدہ و کبشہ و الفرعہ تھیں جو سب مباہیات میں سے تھیں، ان کی والدہ عمیرہ بنت سہل بن ثعلبہ بن الحارث ابن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں، اسعد بن زرارہ کی اولاد نرینہ نہ تھی، اور سوائے ان بیٹیوں کی اولاد کے ان کی بقیہ اولاد نہ تھی

ان کے بھائی سعد بن زرارہ کی نقیبہ اولاد تھی۔

خبیب بن عبد الرحمن بن خبیب بن یساف سے مروی ہے کہ
اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبد قیسؓ مکہ معظمہ عقبہ بن ربیعہ کے پاس
گئے تھے، ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تو آپ کے
پاس آئے، آپ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا اور قرآن پڑھ کر
سنایا، دونوں مشرف باسلام ہوئے، پھر عقبہ بن ربیعہ کے پاس
نہ گئے، بلکہ مدینے واپس آئے، یہ دونوں سب سے پہلے شخص تھے جو
مدینے میں اسلام لے کے آئے۔

عمار بن عزیق سے مروی ہے کہ اسعد بن زرارہ سب سے پہلے
شخص ہیں جو اسلام لائے، آپ سے چھ آدمی ملے جن میں چھٹے اسعد
تھے، یہ پہلا سال تھا، دوسرے سال انصار کے بارہ آدمی آپ سے
عقبہ میں ملے، انھوں نے آپ سے بیعت کی، تیسرے سال آپ سے
ستر انصار ملے، انھوں نے آپ سے شرب عقبہ یعنی ۱۰ ارزی الحجہ کی
رات کو بیعت کی، آپ نے انھیں میں سے بارہ نقیب لائے، اسعد
بن زرارہ بھی ایک نقیب تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ اسعد بن زرارہ کو ان آٹھ آدمیوں میں شمار کیا
جانا ہے جن کے متعلق لوگوں کا گمان ہے کہ وہ انصار میں سب سے
پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قدم بوس ہوئے اور اسلام لائے،
ہمارے نزدیک چھ آدمیوں کا واقعہ تمام اقوال میں سب سے زیادہ
ثابت ہے، وہ لوگ انصار میں سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملے اور اسلام لائے، ان سے قبل انصار میں سے کوئی اسلام نہیں لایا تھا
عبادہ بن الولید بن عبادہ بن الصامت سے مروی ہے کہ
لیلۃ العقبہ میں اسعد بن زرارہ رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اے لوگو تم جانتے ہو کہ تم لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
سے کس بات پر بیعت کرتے ہو؟

تم لوگ آپ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ عرب و عجم اور
جن و انس سب سے جنگ کرو گے،
ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ اس کے لیے جنگ ہیں، جو جنگ
کرے، اور اس کے لیے صلح ہیں، جو صلح کرے، اسعد بن زرارہ نے
عرض کی یا رسول اللہ مجھ پر لازم کر دیجئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے اس
امر پر بیعت کرتے ہو کہ گواہی دو گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز پڑھو گے، زکوٰۃ دو گے، طاعت و
فرائض براداری کرو گے، اہل حکومت کے حکم میں جھگڑا نہ کرو گے، اور اس
چیز سے میری بھی حفاظت کرو گے جس سے اپنی اور اپنے اہل و عیال
کی حفاظت کرتے ہوئے

سب نے عرض کی، جی ہاں، انصار کے کسی کہنے والے نے
کہا کہ جی ہاں، یا رسول اللہ، یہ تو آپ کے لیے ہے، اور ہمارے
لیے کیا ہے، فرمایا جنت اور نصرت الہی،

بیہیجی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے مروی
ہے کہ میں نے ام سعد بنت سعد بن الربیع کو کہتے سنا جو خارجہ بن زید
ابن ثنابت کی ماں تھیں کہ مجھے النوار والدہ زید بن ثنابت نے خبر دی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے آنے سے پہلے اسعد بن زرارہ
کو خواب میں دیکھا، وہ لوگوں کو پانچوں نمازیں اور جمعہ اس مسجد میں
پڑھا رہے ہیں جو انھوں نے سہل و شہیل فرزند ان رافع بن ابی عمرو
ابن عائد بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار کے میدان میں بنائی ہے،
انھوں نے کہا کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تھی کہ جب
آپ تشریف لائے تو اسی مسجد میں نماز پڑھی اور اسے تعمیر کیا، آپ کی
وہ مسجد آج تک ہے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ مصعب بن عمیر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے حکم سے اسی جگہ لوگوں کو نماز اور جمعہ پڑھاتے تھے، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روانہ ہوئے کہ آپ کے ساتھ ہجرت کریں تو اسعد بن زرارہ نے نوٹوں کو نماز پڑھائی۔

اسعد بن زرارہ اور عمارۃ بن حزم اور عوف بن عفراء جب اسلام لائے تھے تو یہ لوگ بنی مالک بن النجار کے بت توڑ رہے تھے۔ محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے مروی ہے کہ اسعد بن زرارہ کو طانی کی بیماری ہوئی تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نسیف لائے اور فرمایا کہ داغ دو میں تمہارے بارے میں اپنے اور ملامت نہ کروں گا۔ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ کے حلق میں درد (ذبحہ) کی وجہ سے دو مرتبہ داغ اور فرمایا کہ میں اس سے اپنے دل میں کوئی تنگی نہیں چھوڑتا ہوں (یعنی جائز سمجھتا ہوں)۔

جابر سے مروی ہے کہ اسعد بن زرارہ کو ذبحہ (درد و طلق) نہ تھا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا۔ جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اکھل (رگ دست) میں دو مرتبہ داغ دیا۔

ابن شہاب سے مروی ہے کہ انھیں ابی امامہ سہل بن حنیف نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ کی عبادت فرمائی ان کے جسم پر پتی اچھل آئی تھی، جب آپ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا اللہ یہود کو غارت کرے جو کہتے ہیں کہ آپ نے ان سے اس مرض کو کیوں نہ دور کر دیا، حالانکہ میں ان کے لیے اور اپنے لیے کسی بات پر قادر نہیں، مجھے ابی امامہ کے بارے میں تم لوگ ملامت ہو کر وہ آپ نے ان کے متعلق حکم دیا تو انھیں داغ دیا گیا اور داغ سے ان کے حلق میں دائرہ کر دیا۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے مروی ہے کہ

ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کے متعلق جو تین تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت کی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عیال میں ہو گئیں، آپ کے ہمراہ ابزواج کے مکانوں میں گشت کرتی تھیں، وہ کبشہ وجبیلہ الفارحہ (الفریجیہ) دختران اسعد تھیں۔

زینب بنت فیط بن جابر زوجہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابو امامہ یعنی اسعد بن زرارہ نے میری والدہ اور خالہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت کی، وہ آپ کے پاس زیور لائے جس میں سونا اور موتی تھے، اس کا نام الرعاش (بالی یا بندہ) تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ زیور ان کو پہنا دیے، راویہ نے کہا کہ میں نے ان میں سے بعض زیور اپنے اعزہ کے پاس پائے!

۱۴۱

ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے، جو اسعد بن زرارہ کے نواسے تھے، مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو امامہ اسعد بن زرارہ ابن عدس کی عیادت فرمائی، وہ لیلۃ العقبہ میں نقبا کے رئیس تھے، ان پر پختی اچھل آئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس عیادت کو تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ یہود بھی بدترین ہیں، کہتے ہیں کہ کیوں نہ آپ نے اس مرض کو ان سے دور کر دیا، حالانکہ میں تمھارے لیے یا اپنے لیے کسی چیز پر بھی قادر نہیں، لوگ ابو امامہ کے بارے میں ہرگز ملامت نہ کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر پختی کی وجہ سے انھیں داغ دیا گیا، ان کی گردن میں داغ کا ایک طوق بنا دیا گیا پھر ابی امامہ کو بہت دیر نہ گزری تھی کہ ان کی وفات ہو گئی۔

عبد الرحمن بن ابی الرجال سے مروی ہے کہ اسعد بن زرارہ کی وفات شوال میں ہجرت کے نویں چھینے ہوئی، اس زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تعمیر ہو رہی تھی، یہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی النجار آئے اور عرض کی، ہمارے نقیب مر گئے، ہم پر کسی کو نقیب (کفیل و ذمہ دار)

بنادیکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا نقیب میں ہوں
 بیچنی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اپنے اعزاء سے روایت
 کی کہ جب اسعد بن زرارہ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان کے غسل میں تشریف لائے آپ نے انہیں تین کپڑوں
 میں کفن دیا جن میں ایک چادر تھی، آپ نے ان پر نماز پڑھی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا گیا
 اور آپ نے انہیں بقیع میں دفن کیا۔

عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ بقیع
 میں سب سے پہلے جو دفن کیا گیا وہ اسعد بن زرارہ تھے، محمد بن عمرو نے
 کہا کہ یہ انصار کا قول ہے، جاہلین کہتے تھے کہ سب سے پہلے بقیع
 میں جو دفن کیا گیا وہ عثمان بن مظعون تھے۔

بنی الحارث بن الخزرج کے حب ذیل و نقیب تھے

سعد بن الربیع

ابن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک الاغر
 ابن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج، ان کی والدہ ہزلیہ بنت عتبہ بن عمرو بن
 خدیج بن عامر بن جشم بن الحارث بن الخزرج تھیں،
 وہ انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے، بدر و احد میں حاضر
 تھے اور اسی روز شہید ہوئے۔ ہم نے ان کا حال بنی الحارث بن الخزرج
 کے شرکائے بدر میں لکھ دیا ہے۔

عبد اللہ بن رواحہ

۱۴۲

ابن ثعلبہ بن امرئ القیس بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک الاغر
ابن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج، ان کی والدہ کبشہ
بنت واقد بن عمرو بن الاطنابہ بن عامر بن زید مناة بن مالک الاغر تھیں،
وہ انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے،

بدر واحد و خندق و حدیبیہ میں شریک تھے، یوم موتہ میں شہید
ہوئے، وہ اس روز ایک امیر تھے، ہم نے ان کا حال نبی الحارث
ابن الخزرج کے حاضرین بدر میں لکھ دیا ہے۔

بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج میں سے (حسب ذیل) دو آدمی تھے

سعد بن عبادہ

ابن دلیم بن حارثہ بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج
ابن ساعدہ - کنیت ابو ثابت تھی، ان کی والدہ عمرہ تھیں جو الشائثہ
بنت مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک
ابن النجار بن الحخرج تھیں، وہ سعد بن زید الاشہلی کے جواہل بدر تھے،

خالد بن بکائی تھے۔ سعد بن عبادہ کی اولاد میں سعید و محمد عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ غزنیہ بنت سعد بن خلیفہ بن الاشرف بن ابی حزمہ بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ تھیں۔

قیس و امامہ و سدوس، ان کی والدہ فکیہہ بنت عبید بن ولیم بن حارثہ بن ابی حزمہ بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ تھیں۔

سعد جاہلیت میں بھی عربی لکھتے تھے حالانکہ کتابت عرب میں بہت کم تھی، وہ پیرنا اور تیر اندازی اچھی جانتے تھے، جو اسے اچھی طرح جانتا تھا وہ کامل کہلاتا تھا۔

سعد بن عبادہ اور ان کے قبل ان کے آبا و اجداد زمانہ جاہلیت میں اپنے قلعے پر نذا دیا کرتے تھے کہ جو گوشت اور چربی پسند کرے وہ ولیم بن حارثہ کے قلعے میں آئے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے سعد بن عبادہ کو اس وقت پایا جب وہ اپنے قلعے پر نذا دیتے تھے کہ جو شخص چربی یا گوشت پسند کرے اسے سعد بن عبادہ کے پاس آنا چاہئے، میں نے ان کے بیٹے کو اسی طرح پایا کہ وہ بھی اسی کی دعوت دیتے تھے، میں مدینہ کے راستے پر چل رہا تھا، اس وقت جوان تھا، مجھ پر عبد اللہ بن عمر گزرے جو تعالیٰ اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے، انھوں نے کہا کہ اے جوان ادھر آؤ، دیکھو آیا تمھیں سعد بن عبادہ کے قلعے پر کوئی شخص نذا دیتا ہوا نظر آتا ہے، میں نے نظر کی تو کہا نہیں، انھوں نے کہا تم نے سچ کہا۔

۱۳۳

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ سعد بن عبادہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے حمد عطا کر، اور مجھے مجد (بزرگی) عطا کر، مجد بغیر اچھے کام کے نہیں ہے، اور اچھا کام بغیر مال کے نہیں ہے، اے اللہ تھوڑا میرے لیے مناسب نہیں ہے، اور نہ میں اس پر درست

ہونگا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ سعد بن عبادہ، منذر بن عمرو اور ابو جابر جب اسلام لائے تو یہ نبی ساعدہ کے بت توڑتے تھے، سعد بن عبادہ سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے، وہ سردار سخی تھے، بدر میں حاضر نہ تھے، وہ روانگی بدر کی تیاری کر رہے تھے اور انصار کے گھروں میں آکر انہیں بھی روانگی پر راغب کرتے تھے، مگر روانگی سے پہلے وہ محتاج ہو گئے اور ٹھہر گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ سعد شریک نہ ہوئے لیکن وہ اس کے آرزو مند تھے۔

بعض نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت و ثواب میں ان کا حصہ لگایا، یہ نہ متفق علیہ ہے اور نہ ثابت راویان معارضی میں سے کسی نے بھی حاضرین بدر میں ان کا ذکر نہیں کیا، لیکن وہ احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو سعد آپ کو روزانہ ایک بڑا سیالہ بھجھتے تھے جس میں گوشت کا ٹرید (شرید = روٹی کے ٹکڑے گوشت میں کیے ہوئے) یا دودھ کا ٹرید یا سرکہ و زیتون یا گھی کا ٹرید ہوتا تھا، اکثر گوشت کا ہوتا تھا، سعد کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج کے مکانوں میں گھومتا تھا (یعنی جس روز آپ کہاں ہوتے تھے وہیں وہ پیالہ بھیجا جاتا تھا)۔

ان کی والدہ عمرہ بنت مسعود مبایعات میں سے تھیں، وفات مدینے میں اس وقت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ دومتہ الجندل کے لئے تشریف لے گئے تھے، یہ غزوہ ربیع الاول ۸ھ میں ہوا تھا، سعد بن عبادہ اس غزوہ میں آپ کے ہمراہ تھے،

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ ان کی قبر پر آئے اور ان پر نماز پڑھی۔

سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ کی والدہ کی وفات اس وقت ہوئی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے باہر تھے آپ سے سعد نے کہا کہ ام سعد کی وفات ہو گئی، چاہتا ہوں کہ آپ ان پر نماز پڑھیں، آپ نے نماز پڑھی، حالانکہ ان کو ایک ہمینہ گذر گیا تھا۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں استفتاء کیا جو ان کی والدہ پر تھی اور اس کے پورا کرنے سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے اسے ادا کرو۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ موجود نہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میری والدہ کی وفات ہو گئی میں ان کے پاس موجود نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو یہ انھیں مفید ہوگا، آپ نے فرمایا ہاں، عرض کی میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ خرما ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ سعد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ام سعد کی وفات ہو گئی، انھوں نے وصیت نہیں کی، اگر میں ان کی جانب سے خیرات کروں تو انھیں مفید ہوگا، فرمایا ہاں انھوں نے کہا کہ پھر کون سا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے، فرمایا کہ پانی پلاؤ (یعنی کنواں وقف کرو)۔

سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ ام سعد کا انتقال ہوا تو سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے، فرمایا پانی پلاؤ، حسن سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے دریافت کیا کہ آیا میں اس حوض کا پانی پیوں جو مسجد میں ہے کیونکہ وہ صدقہ (وقف) ہے۔

حسن نے کہا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ام سعد کے سفایہ سے پانی پیا ہے، پس کافی ہے۔

عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ جس وقت اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے، سعد بن عبادہ بھی ساتھ تھے، انھوں نے سعد کی بیعت کا مشورہ کیا، یہ خبر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو پہنچی، دونوں روانہ ہوئے اور ان لوگوں کے پاس آئے، ہمراہ کچھ ہتھکڑیاں بھی تھیں،

ان کے اور انصار کے درمیان سعد بن عبادہ کی بیعت کے بارے میں گفتگو ہوئی تو خطیب انصار کھڑا ہوا اور اس نے کہا ”اَنَا جَدُّهَا اَلْحَمْلُکَ وَعَدِیْقُهَا اَلْمَجْبُی“ (میں وہ شاخ ہوں جس سے اوٹ اپنا جسم کھجاتے ہیں، اور وہ بیوہ نورس ہوں جو بابرکت ہے) اے گروہ قریش ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے، پھر بہت شور ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں۔

عمر نے کہا کہ میں نے ابو بکر سے عرض کی کہ آپ اپنا ہاتھ پھیلائیے، انھوں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا تو میں نے ان سے بیعت کر لی، ہاتھکڑیاں بھی ان سے بیعت کر لی، اور انصار نے بھی ان سے بیعت کر لی، ہم سعد بن عبادہ کی طرف بڑھے، وہ چادر اوڑھے ہوئے ان لوگوں کے درمیان تھے، میں نے پوچھا کہ انھیں کیا ہوا ہے، لوگوں نے کہا کہ وہ بیمار ہیں۔

ان میں سے کسی کہنے والے نے کہا کہ تم لوگوں نے سعد کو قتل کر دیا، میں نے کہا کہ اللہ نے سعد کو قتل کیا، واللہ میں جو حالت پیش آئی تھی اس میں ہم نے ابو بکر کی بیعت سے زیادہ مستحکم کوئی امر نہیں پایا، ہمیں اندیشہ ہوا کہ اگر ہم نے بیعت نہ کی، کے قوم کو چھوڑ دیا تو وہ ہمارے بعد بیعت کر لیں گے، پھر یا تو ہم بھی ان سے بیعت کرتے جو ہماری مرضی کے خلاف تھا یا ہم ان کی مخالفت کرتے جس صورت میں کہ فساد ہوتا۔

زبیر بن المنذر بن ابی اسید الساعدی سے مروی ہے کہ ابو بکرؓ نے سعد بن عبادہ سے کہلا بھیجا کہ تم بھی آکر بیعت کر لو کیونکہ سب لوگوں نے بیعت کر لی، تمہاری قوم نے بھی بیعت کر لی، تو انھوں نے کہا کہ نہیں، دانش میں اس وقت تک بیعت نہ کروں گا جب تک کہ جتنے تیر میرے ترکش میں ہیں تم سب کو نہ مار لوں گا، اور اپنے قوم و قبیلے کے ان لوگوں کی ہمراہی میں جو میرے تابع ہیں تم لوگوں سے قتال نہ کروں گا۔

ابو بکرؓ کے پاس یہ خبر آئی تو بشیر بن سعد نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ انھوں نے انکار کیا اور اصرار کیا، وہ تم سے بیعت کرنے والے نہیں ہیں خواہ انہیں قتل کر دیا جائے، اور وہ ہرگز قتل نہیں کیے جاسکتے تا وقتیکہ ان کے ساتھ ان کی اولاد اور ان کا قبیلہ نہ قتل کیا جائے اور وہ لوگ ہرگز نہیں قتل کیے جاسکتے تا وقتیکہ خزیج کو نہ قتل کیا جائے اور خزیج کو ہرگز قتل نہیں کیا جاسکتا تا وقتیکہ اس کو قتل نہ کیا جائے، لہذا آپ لوگ انہیں نہ چھڑیے، کیونکہ آپ کا معاملہ درست ہو گیا ہے۔ وہ نہیں

نقصان پہنچانے والے نہیں ہیں، جب تک ان سے باز پرس نہ ہو وہ صرف ایک آدمی ہیں۔ ابو بکرؓ نے بشیر کی نصیحت قبول کر لی اور سعد کو چھوڑ دیا۔ جب عمرؓ والی ہوئے تو ایک روز مدینے کے راستے پر ان سے ملے

کہا کہو اے سعد، سعد نے کہا، کہو اے عمرؓ، عمرؓ نے کہا کہ تم وہی ہو جو ہو سعد نے کہا ہاں میں وہی ہوں، یہ حکومت تم تک پہنچ گئی ہے، دانش تمہارے ساتھی ابو بکرؓ ہمیں تم سے زیادہ محبوب تھے، دانش میں نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ میں تمہاری نزدیکی کو ناپسند کرتا ہوں۔

عمرؓ نے کہا کہ جو اپنے پرلوسی کی نزدیکی کو پسند نہ کرے وہ اس کے پاس سے متقل ہو جائے، سعد نے کہا کہ میں اسے بھولا نہیں ہوں اور میں ان کے پرلوس میں متقل ہونے والا ہوں جو تم سے بہتر ہیں، زیادہ زمانہ نہ گزرا کہ وہ ابتدائے خلافت عمرؓ بن الخطاب میں شام کی طرف ہجرت کر کے روانہ ہو گئے اور حوران میں ان کی وفات ہوئی۔

یہی بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ سعد بن عبادہ کی وفات حوران ملک شام میں خلافت عمرؓ کے دُعاویٰ سال بعد ہوئی۔ محمد بن عمر نے کہا کہ گویا ۱۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

عبد العزیز نے کہا کہ مدینے میں ان کی موت کا علم اس طرح ہوا کہ لڑکوں نے بر مسدیا بیرنگن میں جو دو پہر کی سخت گرمی میں کھیسے ہوئے تھے کسی کہنے والے کو کنوئیں سے پتے کہتے سنا کہ:

قَتَلْنَا سَيْدَ الْخَرْجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَمَيْنَا لَا بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نَخْطُ فَوَادَةً
(ہم نے خرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا، ہم نے انھیں دو تیر مارے، ہم نے ان کے دل پر نشانہ لگانے سے خطانہ کی)

لڑکے ڈر گئے اور اس دن کو یاد رکھا، انھوں نے اس کو وہی دن پایا جس روز سعد کی وفات ہوئی تھی، کسی سوراخ میں بیٹھے وہ پیشاب کر رہے تھے کہ قتل کر دیے گئے اور اسی وقت مر گئے، لوگوں نے ان کی کھال کو دیکھا کہ سبز ہو گئی تھی۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، جب واپس آئے تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں جراثیم محسوس کرتا ہوں، ان کی وفات ہو گئی تو لوگوں نے جن کو ٹپتے سنا۔

قَتَلْنَا سَيْدَ الْخَرْجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَمَيْنَا لَا بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نَخْطُ فَوَادَةً
(ہم نے خرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا، ہم نے انھیں دو تیر مارے، ہم نے ان کے دل پر نشانہ لگانے سے خطانہ کی۔)

منذر بن عمرو

ابن جنیس ابن لوزان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خویج بن ساعدہ ان کی والدہ ہند بنت المنذر بن الجحوح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں۔

سب کی روایت میں وہ ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے اور بارہ نقیبوں میں سے تھے، بدر واحد میں شریک تھے، بیر معونہ میں شہید ہوئے، ان کا حال بنی ساعدہ کے حاضرین بدر میں لکھ دیا ہے۔

بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارہ بن تزدین بن جشم بن الحزرج کے (حسب ذیل) نقیب تھے

براء بن مسرور

ابن صخر بن خضاء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ان کی والدہ الریاب بنت النعمان بن امرأ القیس بن زید ابن عبد الاشہل بن جشم بن الاوس تھیں۔

براہ کی اولاد میں بشر بن البراء تھے جو عقبہ اور بدر میں حاضر ہوئے تھے، ان کی والدہ خلیدہ بنت قیس بن ثابت بن خالد وہان کی شاخ شیبہ میں سے تھیں۔ منثور بنہ سلافہ، الرباب، مبایعات میں سے تھیں، ان کی والدہ حمیمہ بنت صیفی بن صخر بن خضاء بن سنان بن عبید بن سلمہ میں سے تھیں۔

براء بن معرور سب کی روایت میں عقبہ میں حاضر تھے، انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے، لیلۃ العقبہ میں جس وقت ستر انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قدموں ہوئے کہ براہ انصار میں سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے کلام کیا، ان لوگوں نے آپ سے بیعت کی، آپ نے ان میں سے نقیب بنائے۔

براء کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کی اور کہا کہ سب تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس نے محمد کے ذریعے ہمیں بزرگی دی اور آپ کو ہمیں عطا کیا، ہم لوگ ان میں سب سے پہلے ہوئے جنہوں نے قبول کیا، ان میں سب سے آخر ہوئے جن کو آپ نے دعوت دی۔ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت قبول کی اور سنا اور فرماں برداری کی، اے گروہ اوس و خزرج، اللہ نے اپنے دین سے تمہارا اکرام کیا ہے، اگر تم نے فرماں برداری اطاعت اور شکرگزاری اختیار کی ہے تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر وہ بڑھے گئے۔

ابن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ براہ بن معرور سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ کی طرف منہ کرنے سے پہلے حیات و وفات میں قبلہ کی طرف منہ کیا، انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یکدم دیا کہ وہ بیت المقدس کی طرف منہ کریں، براہ نے نبی علیہ السلام کی اطاعت کی،

جب ان کی وفات کا وقت آیا تو اپنے اعزہ کو حکم دیا کہ وہ ان کا منہ مسجد حرام کی طرف کر دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاجر ہوئے

آئے تو آپ نے چھ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی، پھر قبلہ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ ۱۴۷

ابو محمد بن معبد بن ابی قتادہ سے مروی ہے کہ ہرا بن معمر انصاری پہلے شخص ہیں جنہوں نے قبلہ کی طرف رخ کیا، وہ سترس سے ایک نقیب تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے مدینے آئے اور قبلہ کی طرف نماز پڑھنے لگے، وفات کا وقت آیا تو اپنے ثلث مال کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وصیت کی کہ آپ اُسے جہاں چاہیں خرچ کریں، اور کہا کہ مجھے میری قبر میں رو بقبلہ رکھنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی وفات کے بعد آئے اور آپ نے ان پر نماز پڑھی۔

مطلب بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ہرا پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے ثلث مال کی وصیت کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے جائز رکھا،

ابن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ ہرا بن معمر نے وفات کے وقت وصیت کی کہ جب انہیں قبر میں رکھا جائے تو ان کا منہ کعبہ کی طرف کیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی موت کے کچھ ہی روز بعد مکے سے ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے اور آپ نے ان پر نماز پڑھی۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والدین سے روایت کی کہ جب قبلہ پھیرا گیا تو ام بشر نے کہا یا رسول اللہ یہ ہرا کی قبر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع اپنے اصحاب کے اس پر تکبیر کہی (کہ وہ پہلے ہی سے قبلہ رخ تھے)۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والدین سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینے تشریف لائے تو ہرا بن معمر پہلے شخص ہیں جن پر آپ نے نماز جنازہ پڑھی آپ اپنے اصحاب کو لگائے

ان کے پاس صفت باندھی اور کہا کہ اے اشدان کی مغفرت کر، ان پر حجت کر، ان سے راضی ہو جا، اور تو نے یہ سب بکھریا۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ براء بن معرور کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے آنے سے پہلے ہوئی، جب آپ تشریف لائے تو ان پر نماز پڑھی۔

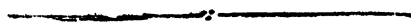
کسی اہل مدینہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نقیب کی قبر پر نماز پڑھی، محمد بن عمر نے کہا کہ براء بن معرور ہی تھے جن کی نقباء میں سب سے پہلے وفات ہوئی۔

عبداللہ بن عمرؓ



۱۴۸ ابن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ، ان کی والدہ الرباب بنت قیس بن القریم بن امیہ بن سنان بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں۔

وہ جابر بن عبد اللہ کے والد تھے، سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے اور بارہ نقیبوں میں سے تھے بدر واحد میں شریک تھے اور اسی روز شہید ہوئے ہم نے ان کا حال بنی سلمہ کے حاضرین بدر میں لکھا ہے۔



تواقله کے نقیب

عبادہ بن الصامت

ابن قیس بن اصرام بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف
ابن الخزرج -

ان کی والدہ قرۃ العین بنت عبادہ بن نضله بن مالک بن العجلان
ابن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج تھیں، کنیت
ابو الولید تھی۔

عقبہ میں تترانصار کے ساتھ حاضر ہوئے مجھ اور بارہ نقیبوں میں
سے تھے، بدر واحد و خندق اور تمام مشاہدیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ تھے، ہم نے تواقله کے حاضر بنیں ان کا حال لکھا ہے۔

بنی زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب

ابن جشم بن الخزرج کے نقیب

رافع بن مالک

ابن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق -

ان کی والدہ معاویہ بنت الجحلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف
ابن عمرو بن عوف بن الحزرج تھیں، ان کی کنیت ابو مالک تھی۔
رافع بن مالک کی اولاد میں رفاعہ و خلاد تھے یہ دونوں بدر میں
حاضر تھے، اور مالک تھے ان سب کی والدہ ام مالک بنت اُبی بن
مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم الجعلی تھیں، رافع بن مالک
کاملین میں سے تھے، زمانہ جاہلیت میں کامل وہ ہوتا تھا جو کھانا اور پیرنا
اور تیر اندازی اچھی طرح جانتا تھا، رافع ایسے ہی تھے، مالا ملکہ کتابت قوم
میں کم تھی۔

کہا جاتا ہے کہ رافع بن مالک اور معاذ بن عمرو انصاری پہلے
شخص ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکے میں قدموں ہو کر اسلام
لائے اور اپنے ساتھ مدینے میں اسلام لائے، اس امر میں ان دونوں
کے لیے ایک روایت ہے، رافع کو ان آٹھ آدمیوں میں شمار کیا جاتا
ہے جن کے متعلق یہ روایت ہے کہ وہ پہلے انصاریں جو مکے میں اسلام
لائے اور ان کو ان چھ آدمیوں میں شمار کیا جاتا ہے جن کے متعلق یہ روایت
ہے کہ وہ انصاریں سب سے پہلے اسلام لائے کہ ان کے قبل کوئی اسلام
نہ لایا تھا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ہمارے نزدیک چھ آدمی والا معاملہ تمام
اقوال میں سب سے زیادہ ثابت ہے واللہ اعلم،
رافع بن مالک سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں
حاضر ہوئے، رافع بن مالک بدر میں حاضر تھے، بلکہ ان کے دو بیٹے
رفاعہ و خلاد حاضر تھے، لیکن احد میں حاضر تھے اور اسی روز ہجرت کے
بتیسویں مہینے شوال میں شہید ہوئے۔

عبد الملک بن زید نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع بن مالک الزرقی اور سعید بن زید بن عمرو
ابن نوفل کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا۔

یہیں وہ اصحاب جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم پر نقیب بنایا تھا، اور جو تعداد میں بارہ تھے۔

کلثوم بن ہدم العمری اور وہ لوگ جن کے متعلق غیر مصدق روایت ہے کہ بدر میں حاضر تھے

کلثوم بن الہدم

ابن امرئ القیس بن الحارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک ابن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس۔

ابن عباس سے (متعدد طرق سے) مروی ہے کہ کلثوم بن الہدم شریف آدمی اور بہت بوڑھے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے تشریف لانے سے پہلے اسلام لائے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور بنی عمرو بن عوف میں اترے تو آپ کلثوم بن الہدم کے پاس اترے، آپ سعد بن خثیمہ کی منزل میں حدیث بیان کیا کرتے تھے اور اس کا نام منزل العتاب تھا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ اسی لیے کہا گیا کہ آپ سعد بن خثیمہ کے پاس اترے، ہمارے نزدیک کلثوم بن الہدم العمری کے پاس آپ کا اترنا ثابت ہے،

کلثوم کے پاس اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت بھی اتری تھی، جن میں ابو عبیدہ بن الجراح، مقداد بن عمرو، جناب بن الارت

سہیل و صفوان فرزندان بیضاء عیاض بن زہیر، عبد اللہ بن محزمہ و ہب
 ۱۵۰ ابن سعد بن ابی سرح، معمر بن ابی سرح، عمرو بن ابی عمرو جو بنی محارب بن
 ہنر میں سے تھے اور عمیر بن عوف مولائے سہیل بن عمرو تھے، یہ سب لوگ
 بدر میں حاضر تھے،

کلثوم بن الہدم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے آنے کے
 بعد بہت دن نگزرے تھے کہ ان کی وفات ہو گئی، یہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر جانے سے کچھ ہی پہلے ہوا، ان کے اسلام میں
 ان پر کوئی نکتہ چینی نہیں کی گئی، اور وہ مرد صالح تھے۔

حارث بن قیس



ابن ہشیم بن الحارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو
 ابن عوف بن مالک بن الاوس۔

ان کی والدہ زینب بنت صیفی بن عمرو بن زید بن عشم بن حارثہ
 ابن الحارث بن الاوس تھیں،

ان کے بھائی حاطب بن قیس وہ شخص تھے جن کے بارے میں
 اوس و خزرج میں جنگ ہوئی تھی، اس کا نام حرب حاطب تھا،
 حاطب کی والدہ بھی زینب بنت صیفی بن عمرو تھیں، وہی قتیک
 ابن قیس کی بھی والدہ تھیں، حارث اور حاطب اور قتیک فرزندان
 قیس بن ہشیم جبر بن قتیک بن قیس بن ہشیم کے چچا تھے۔

عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے بیان کیا کہ حارث بن قیس
 بدر میں حاضر تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے کسی کو یہ بیان کرتے سنا، حالانکہ یہ ثبات
 نہیں ہے۔

موسس بن عقبہ و محمد بن اسحاق والو مشر نے حارث بن قیس کو ان لوگوں میں بیان نہیں کیا جو ان کے نزدیک بدر میں حاضر تھے۔
تمام علمائے انسساب انہی روایت میں اس امر پر متفق ہیں کہ ان کے بھائی کے بیٹے جبر بن عتیک بدر میں حاضر تھے، انہوں نے ان کے نسب میں غلطی کی اور انھیں جبر بن عتیک بن الحارث بن قیس بن ہیشہ کہہ دیا، انہوں نے ان کو ان کے چچا کی طرف منسوب کر دیا حالانکہ ایسا نہیں ہے، وہ جبر بن عتیک بن قیس تھے، جو حارث بن قیس کے بھائی کے بیٹے تھے۔

سعد بن مالک

ابن خالد بن ثعلبہ بن حارث بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ بن کعب ابن الخزرج۔
ان کی والدہ بنی سلیم میں سے تھیں، کہا جاتا ہے کہ وہ الجموح بن زید بن حرام کی اولاد میں بنی سلمہ سے تھیں۔
سعد بن مالک کی اولاد میں ثعلبہ تھے جو احد میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی سعد بن سعد، عمرو اور عمرہ ان کی والدہ ہند بنت عمرو بنی عذرہ میں سے تھیں،
سعد بن سعد کے بیٹے سہل بن سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی۔ ان کی والدہ اُبیہ بنت الحارث بن عبد اشبن کعب بن مالک بن خشم تھیں۔

ابی بن عباس بن سہل بن سعد البساعدی نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ سعد بن مالک نے بدر جانے کی طیاری کی تھی، مگر بیمار ہوا اور مر گئے، ان کی قبر کا مقام دار بنی قارظ کے پاس ہے، رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت و ثواب میں ان کا حصہ لگایا،
عبداللہ بن عباس نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ
سعد بن مالک کی وفات الروحاء میں ہوئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا
حصہ لگایا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے کسی کو بیان کرتے سنا کہ بدر میں جو حاضر
تھے وہ سعد بن سعد بن مالک بن خالد تھے اور سہل بن سعد الساعدی کے
والد تھے۔

عبداللہ بن محمد بن عمار الانصاری نے کتاب نسب الانصار
میں ان لوگوں کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم نے اپنی
اس کتاب میں بیان کیا ہے، انہوں نے یہ نہیں بیان کیا کہ ان دونوں
میں سے کوئی بھی بدر میں حاضر تھا۔ میں عبداللہ کے بدر میں تذکرہ نہ کرنے
کو سولے اس کے اور کچھ نہیں سمجھتا کہ وہ روانگی بدر سے پہلے بیمار ہو کے
مر گئے، جیسا کہ ابی و عبداللہ بن فرزدان عباس نے اپنے باپ دادا سے
روایت کی۔

سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ان کے والد سعد بن سعد بن مالک
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وصیت کی جو اپنے کچا وے کے آخری
حصے میں لکھ دی، انہوں نے آپ کے لیے اپنے کچا وے اور اپنے اونٹ
کی اور پانچ دسوق جو کی وصیت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول
کر لیا اور اسے ان کے ورثہ پر واپس کر دیا۔

محمد بن سعد نے کہا کہ یہ شخص اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ
جن کا ذکر بدر میں کیا گیا ہے وہ سعد بن سعد بن مالک تھے، ان کی وفات
اس وقت ہوئی جب وہ بدر کی طیاری کر رہے تھے۔ انہیں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ وصیت کی۔

ابی اور عبداللہ بن فرزدان عباس نے اپنے باپ دادا سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں ان کا حصہ لگایا۔

یہ ثابت نہیں ہے، راویان مغازی میں سے کسی نے اس کو بیان نہیں کیا۔
 موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر نے سعد بن مالک اور
 ان کے فرزند سعد بن سعد کا ان لوگوں میں ذکر نہیں کیا جو ان کے نزدیک
 بدر میں حاضر تھے۔

ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہے کہ ان دونوں میں سے
 کوئی بدر میں حاضر نہ تھا۔ شاید وہ روانگی کی طیاری کر رہے ہوں،
 اور پھر اس کے قبل مر گئے ہوں، جیسا کہ ابی و عبدالمہمین فرزند ان
 عباس نے اپنی حدیث میں روایت کی، سعد بن سعد بن مالک کی بقیہ
 اولاد ہے۔

مالک بن عمرو النجاری



ہم نے کتاب نسب الانصار میں دیکھا کہ اس میں ان کا نسب نہیں
 پایا، ہم نے مالک بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول پایا، وہ عامر
 بن مالک بن النجار تھے، مالک بن عمرو وہی ہیں جنہیں ہم نے نسب الانصار
 میں اس طرح پایا کہ حارث بن الصمہ بن عمرو کے چچا ہیں، میں انہیں
 یہ نہیں سمجھتا۔

۱۵۲

یعقوب بن محمد الطبری نے اپنے والد سے روایت کی کہ
 مالک بن عمرو النجاری وفات جمعہ کے روز ہوئی، جب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اندر گئے اور آپ نے اپنی زرہ پہنی کہ اعدروانہ
 ہوں تو آپ اس وقت نکلے جب مالک تمام جنازہ کے پاش رکھے ہوئے
 تھے۔ آپ نے ان پر ناز پڑھی پھر اپنا گھوڑا مانگا اور سوار ہو کر
 اعدروانہ ہو گئے۔



خلاد بن قیس

ابن النعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
ان کی والدہ ادا م بنت القین بن کعب بن سواد بنی سلمہ
میں تھیں۔

عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے بیان کیا کہ وہ اپنے بھائی
خلاد بن قیس بن النعمان بن سنان بن عبید کے ساتھ بدر میں حاضر
تھے۔

محمد بن اسحاق و موسیٰ بن عقبہ و ابو معشر و محمد بن عمر نے ان کو
ان لوگوں میں بیان نہیں کیا جو بدر میں شریک تھے۔

محمد بن سعد نے کہا کہ میں اسے (یعنی قول عبد اللہ) کو درست
نہیں سمجھتا، اس لیے کہ یہ لوگ (یعنی موسیٰ بن عقبہ وغیرہ) یہ نسبت
اوروں کے سیرت و منازی کے زیادہ جاننے والے ہیں، عبد اللہ بن
محمد بن عمارۃ الانصاری نے جو روایت کی میں اسے درست نہیں
سمجھتا۔

خلاد بن قیس کا اسلام قدیم تھا۔

عبد اللہ بن خنیسہ

ابن قیس بن صیفی بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن
سلمہ۔

ان کی والدہ عائشہ بنت زید بن ثعلبہ بن عبید بن سلمہ بن قیس
 عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے بیان کیا کہ وہ اپنے دونوں
 چچا سعد و عبد اللہ فرزند ان قیس بن صیفی کے ہمراہ بدر میں حاضر تھے۔
 موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر نے ان کا ذکر
 ان لوگوں میں نہیں کیا جو بدر میں حاضر تھے۔
 عبد اللہ بن خثیمہ کی جب وفات ہوئی تو ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔



حَسْبُكَ

تصحیحات



طبقات ابن سعد ج ۱ و ۲

(طبقة انصار اولیٰ)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۲	۹	مم سے	ہم سے
۳۶	۱۶	دھیللا	دھیللا
۴۶	۹	ان کی	ان کی
۶۹	۸	اخیر	خیر
۷۴	۷	عمارة انصاری	عمارة الانصاری
۷۵	۵	ابن میشہ	ابن میشہ
۷۷	۱۰	انفرد	انفرد و اخفا
		اخفا	
۸۱	۱۷	محمد	محمد
۱۱۰	۲۱	اس رو	اس رو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۳۵	۱۸	بن ثعلبہ	بن ثعلبہ
۱۳۶	۲	جنائے کی نماز	جنائے کی نماز
۱۳۳	۱۴	اتفاق	اتفاق
۱۴۵	۱۰	بن الجذع	بن الجذع
۷	۱۱	جدع	جدع
۱۴۸	۱۹	بارے میں	بارے میں
۲۴۰	۸	مے	تھے
۲۴۶	۳۱		اعد

